ذِکر فَاِنَّ الذِّکرٰی تَنفَعُ المُؤمِنِین

(خدا کی یاد دلایے کہ یاد دلانا مومنوں کو نفع پہنچاتا ہے)

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

المسٹے پہ

محافل میلاد مبارک

میں پڑھنے کیلئے نہایت مستند

ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

ازقلم

مبلغ اعظم حضرت علامہ شاہ عبد العلیم الصدیقی القادری الرضوی رحمۃ اللہ علیہ

والدِ گرامی

قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ

ذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ

(خدا کی یاد دلائیے کہ یاد دلانا مومنوں کو نفع پہنچاتا ہے)

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

المسمّٰی بہ

محافل میلاد مبارک

میں پڑھنے کیلئے نہایت مستند

ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم

مبلغ اعظم حضرت علامہ شاہ عبد العلیم الصدیقی القادری الرضوی رحمۃ اللہ علیہ

والدِ گرامی

قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

marfat.com

جملہ حقوق بحق کمپوزنگ بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب.......... ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

ازقلم.......... شیخ حرم حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم الصدیقی القادری الرضوی رحمۃ اللہ علیہ

تقریظ.......... قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام.......... شیخ محمد سرور اویسی

تعداد.......... 1100

سن اشاعت.......... یکم دسمبر 2010ء

صفحات.......... 160

ہدیہ.......... 120 روپے

ملنے کے پتے

جلالیہ صراط مستقیم گجرات / نظامیہ کتاب گھر اُردو بازار لاہور
رضا بک شاپ گجرات / مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ
مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام سرکلر روڈ گوجرانوالہ
مکتبہ فیضانِ مدینہ سرائے عالمگیر، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر
مکتبہ فیضانِ اولیاء کامونکی / مکتبہ فیضانِ مدینہ گھکڑ
مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / کرمانوالہ بُک شاپ اُردو بازار لاہور
صراط مستقیم پبلی کیشنز 5,6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
سنی پبلکیشنز گوجرانوالہ، مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ راولپنڈی
مکتبہ مہریہ کاظمیہ جامعہ انوارالعلوم نیو ملتان / مکتبہ صابریہ لاہور

marfat.com

﴿حُسنِ ترتیب﴾

(حصہ اوّل)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
پیش لفظ........................	5	اولاد کے حقوق........................	60
عرضِ اوّل........................	9	تفصیل حقوق اولاد........................	61
ثمراتِ محبوبیت........................	15	لڑکیوں کا خاص حق........................	62
اللہ والوں کی پہچان........................	25	پردہ کے احکام........................	65
ایمان کا بیان........................	30	ظہورِ قدسی........................	68
اعمالِ صالحہ........................	33	ولادت باسعادت........................	69
ابتداء وحی........................	35	قیام برائے ادائے سلام......	74
نماز کا بیان........................	37	عرضِ سلام بدرگاہِ خیر الانام......	74
حقیقت نماز........................	38	رضاعت........................	77
روزہ کی حقیقت........................	40	یتیمی و بچپن........................	77
زکوۃ مال........................	42	عالمِ شباب........................	77
حج کی حقیقت........................	44	بعثت........................	77
اتباعِ سنت........................	48	ہجرت........................	78
حقوق والدین........................	49	رحلت........................	79
بھائی بہن کے حقوق........................	53	دُعا........................	80
حقوق زوجین........................	55	فریاد بہ بارگاہ سرکار بغداد......	82

marfat.com

حُسنِ ترتیب

(حصہ دوم)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نغمہ توحید..........	84	محفل میلاد مبارک..........	142
ترانہ نعت..........	87	تعین وقت..........	145
مقصد تخلیقِ اِنسانی..........	88	محفل کی زینت..........	146
تزکیہ باطن..........	112	مسند و منبر و نعت خوانی..........	146
گناہ اور اس کی حقیقت..........	114	حُلیہ مبارک..........	151
شرک و کفر..........	114	عرض سلام بہ حالتِ قیام..........	156
تکبّر..........	116	دُعاء..........	158
جھوٹ..........	127	پاکستانی حکومت..........	160
توبۃ النصوح..........	129	....	

marfat.com

پیش لفظ

میرے حضرت والدِ ماجد حضرت مبلغِ اسلام مولانا شاہ محمد عبدالعلیم الصدیقی القادری الرضوی قدس سرہٗ العزیز اپنی بے حد تبلیغی مصروفیات کے باوجود جب بھی فرصت پاتے تو اپنی روحانی تسکین کے لیے "ذکرِ حبیب" اپنا وظیفہ نظم ونثر فرمایا کرتے تھے۔

اَلحمدللہ ثم اَلحمدللہ کہ حضرتِ اقدس قدس سرہٗ کی وصایا شریفہ میں یہ بات بھی تھی کہ آپ کے افکارِ عالیہ کی طباعت کی ہر عاشقِ نبی و مُحِبِّ رسول کو اجازت ہے۔ مسلمانانِ عالم کے لیے حضرت والد ماجد علامہ شاہ محمد عبدالعلیم الصدیقی القادری الرضوی کی تمام تالیفات مشعلِ ہدایت اور منارۂ نور ہیں۔

شاہ احمد نورانی الصدیقی

marfat.com

تعارفِ مصنف

محسنِ ملّت، نازشِ اہلِ سنت، مبلّغِ اِسلام، حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبدالعلیم الصدیقی میرٹھی ابن حضرت مولانا محمد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ ۱۵رمضانُ المبارک، ۳/اپریل (۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء) کو میرٹھ (یو۔پی انڈیا) میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ ماجد عظیم المرتبت درویش صفت عالمِ دین اور بلند پایہ شاعر تھے اور جوشؔ تخلص کرتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نہایت پاکباز خاتون تھیں، ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ صرف ۱۲رسال کے ہی تھے کہ شفیق والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا، یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ہی تھیں جنہوں نے بہترین تربیت کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ میں اعلیٰ صفات وصلاحیتیں پیدا کیں۔ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی، چار سال دس ماہ کی عمر میں قرآنِ پاک پڑھ لیا، اُردو، فارسی، اور عربی کی ابتدائی تعلیم والدِ گرامی سے حاصل کی، بعد ازاں جامعہ قومیہ میرٹھ میں داخل ہوئے اور سولہ سال کی عمر میں درسِ نظامی کی سند حاصل کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شروع ہی سے تبلیغ اِسلام کا شوق تھا اِس لئے علومِ جدیدہ حاصل کرنے کے لئے اٹاوہ ہائی سکول سے میٹرک پاس کیا اور پھر ڈویژنل کالج میرٹھ میں داخلہ لیا (جو اَب میرٹھ یونیورسٹی ہے) ۱۹۱۷ء میں بی۔اے کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا، کالج کی چھٹیوں کے دنوں میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بریلی شریف حاضر ہوکر اکتسابِ فیض کرتے رہے اور بالآخر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے اور خلافت واجازت سے سرفراز ہوئے، اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اِرشاد پر اپنی زندگی تبلیغ دین اور خدمتِ اِسلام کے لئے وقف کر دی اور اَپنے نجی خرچ پر پیغامِ اِسلام دُنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔میرٹھ کالج کی تعلیم کے دوران ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آل برما ایجوکیشنل کانفرنس کا صدر منتخب کیا گیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکیم اِحتشام الدین سے فنِ حکمت سیکھا۔مختلف قوانین کی کتب کا مطالعہ بھی کیا۔اِس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا عبدالباری فرنگی محلی، شیخ احمد شمس مدینہ منورہ اور شیخ شنوی

marfat.com

(لیبیا) سے بھی علم حاصل کیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۹ رسال کی عمر میں میرٹھ کی جامع مسجد میں محفلِ میلاد کے جلسے میں پہلی تقریر کی اور سامعین کو محوِ حیرت کر دیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ شعلہ بیان خطیب' بلند پایہ اَدیب' اور عظیم مفکرِ اسلام تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی نغمہ ریز آواز میں دلائل و براہین سے اِسلام کی حقانیت بیان کرتے تو حاضرین پر سکوت چھا جاتا اور بڑے بڑے سائنسدان' فلاسفر اور دہریہ قسم کے لوگ آپ کے دستِ اَقدس پر حلقہ بگوشِ اِسلام ہو جاتے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً دُنیا کی ہر زبان میں اِس روانی سے تقریر کرتے تھے کہ خود اہل لسان ورطہ حیرت میں رہ جاتے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوری قوت اور بے باکی سے دِینِ فطرت' اِسلام کا پیغام دُنیا کے گوشے گوشے میں پہنچایا' جس کے نتیجے میں پچاس ہزار سے زائد غیر مسلم مشرف بہ اِسلام ہوئے۔یہ وہ نا قابلِ فراموش کارنامہ ہے جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

۱۹۵۱ء میں آپ نے پوری دُنیا کا تبلیغی دورہ کیا جس میں قابلِ ذکر ممالک انگلستان، فرانس، اٹلی، برٹش گیانا بڑغا سکر، سعودی عرب، ٹرینی ڈاڈ، امریکہ، کینیڈا، فلپائن، سنگاپور، ملائشیا، تھائی لینڈ، انڈونیشیا، سیلون، برما، انڈوچائنا، چین، جاپان، ماریشس، جنوبی و مشرقی افریقہ، عراق، اُردن، فلسطین، شام، مصر تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوتِ اِسلام دی اور ہر زبان میں اِسلام کا لٹریچر شائع کیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیماتِ اِسلامیہ کو عام کرنے کے لئے ہر پہلو پر توجہ دی' متعدد مساجد تعمیر کرائیں جن میں سے حنفی جامع مسجد کولمبو، سلطان مسجد سنگاپور اور مسجد ناگریا جاپان زیادہ مشہور ہیں۔

یہ امر ہمارے بہت سارے قارئین کے لئے باعثِ حیرت ہوگا کہ اَب سے کچھ عرصہ پہلے سعودی حکومت نے حج کے لئے آنے والوں پر حج ٹیکس نافذ کر رکھا تھا' یہ ٹیکس سراسر غیر شرعی تھا اور لاکھوں مسلمان اِس سے متاثر تھے۔اِس ٹیکس کو ختم کروانے کے لئے آپ نے سعودی حکومت کے اربابِ حل و عقد سے ملاقاتیں کیں' علماء حجاز سے مباحثے کیے' عالمِ اِسلام کے مفتیوں سے فتاویٰ حاصل کیے' اُن فتاویٰ کو عربی میں ترجمہ کروا کے شائع کروایا' اور بالآخر سعودی حکومت کو ٹیکس ختم کرنے پر مجبور کر دیا۔یہ آپ کا وہ کارنامہ ہے جو رہتی دُنیا تک زندہ و پائندہ رہے گا۔

آپ کی شبانہ روز کاوشوں سے برِّ اعظم افریقہ' یورپ اور مشرقی ایشیا میں شمعِ اِسلام روشن

marfat.com

ہوئی۔ آپ نے دُنیائے اِسلام میں قادیانیت کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کا سدِّ باب کیا۔ جس سے لاکھوں غیر مسلم و مرتدین حلقہء بگوش اِسلام ہوئے۔

آپ کی متحرک اور تاباں شخصیت سے لاکھوں مسلمانوں نے دینی اور دُنیاوی برکتیں حاصل کیں۔ لاتعداد اِسلامی تبلیغی ادارے، مساجد، اسکول، ہسپتال، لائبریریاں، بیت المعذورین، یتیم خانے اور مجلات آپ کی تبلیغی کوششوں سے وجود میں آئے۔

آپ نے تبلیغ کے سلسلے میں تقاریر کے علاوہ تصنیف و تالیف پر بھی خاطر خواہ توجہ دی اور کثیر تعداد میں قابلِ فخر تصانیف کا یادگار ذخیرہ چھوڑا۔ چند نام یہ ہیں......

(۱) ذکرِ حبیب ﷺ (۲) اِسلام کے اصول (۳) اَحکامِ رمضان (۴) کتابِ تصوف (۵) بہارِ شباب (۶) سائنس کے فروغ میں مسلمانوں کا حصہ (۷) اِنسانی مسائل کا حل (۸) کمیونزم کا توڑ (۹) دیوبندی مولویوں کا ایمان (۱۰) مرزائی حقیقت کا اظہار (۱۱) تبلیغِ اِسلام کے اصول و فلسفہ (۱۲) شاہ عبدالعلیم صدیقی اور برنارڈ شا۔

تقریباً چالیس سال تک دُنیا بھر میں تبلیغِ اِسلام کا فریضہ انجام دے کر ۲۲ رذوالحجہ/ ۱۲ راگست (۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۴ء) کو مدینہ منورہ میں اَپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملے اور تعلیماتِ اِسلامیہ کی تبلیغ و اشاعت کے اِنعام کے طور پر جنت البقیع میں جگہ ملی۔ اِس نابغہء روزگار ہستی کے وصال سے تاریخ اِسلام کا ایک روشن ورق اُلٹ گیا۔

آپ کی نمازِ جنازہ دُنیائے اِسلام کی عظیم روحانی شخصیت حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔

﴿نوٹ:- مندرجہ بالا تمام کتب کو حضرت علامہ مولانا محمد نعیم اللہ خاں قادری (بی ایس سی، بی ایڈ، ایم اے اُردو، پنجابی، تاریخ) نے بڑی محنت و کوشش کے ساتھ تلاش کر کے "تبرکاتِ عالمی مبلغِ اِسلام سفیرِ اسلام حضرت علامہ عبدالعلیم میرٹھی صدیقی" کے نام سے ایک جلد میں شائع کر دیا ہے۔ یہ آپ کی انتہائی اہم اور گراں قدر کاوش ہے جو آپ نے بزرگوں کے تبرکات کو محفوظ کر کے عالمِ اِسلام پر احسان کیا ہے...... ریاست علی مجددی﴾

marfat.com

مُبَسْمِلاً وَّ حَامِدًا وَّ مُحَمِّدًا ﷺ
وَمُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا مُّحَمَّدًا ﷺ

عرضِ اوّل

بفحوائے!

محبت جس کی ہوتی ہے اُسی کا ذکر کرتے ہیں
زباں پر میری جز نامِ محمد ﷺ اور کیا آئے

ذکرِ محبوب' جانِ اہلِ ایمان اور دردِ دِل' اہلِ محبت کا درمان
پیارے کی پیاری باتوں میں جو لذت' وہ چاہنے والوں پر عیاں
پھر محبوب بھی وہ محبوب جو نہ صرف محبوبِ خلق و جہاں
بلکہ محبوب و حبیب خالقِ کون و مکاں

اِنعقاد محافلِ میلاد حبیب و محبوب ﷺ اِسی لیے اہلِ محبت کو محبوب و مرغوب کہ وہاں محبوب کی محبوب باتوں کا بیان۔

ایک طرف اہل محبت اِس ذکر سے تسکین پائیں' دوسری طرف بیان سیرت طیبہ واخلاقِ جیدہ سے اِتباع سنت سنیہ نبویہ صلی صاحبہا التحیہ' کی تحریص ہو' تا کہ اس اسوۂ محمودہ مرضیہ پر چل کر محبوبِ الٰہی بن جائیں۔ چونکہ اس ذکر خیر کے لیے ہر جگہ مستند' معتمد' صحیح العقیدہ' جید علماء و خطباء کا میسر آنا دشوار، لہٰذا اسلاف کبار و آئمہ اطہار میں

marfat.com

سے بعض اولی الابصار نے اِس موضوع پر رسائل مختصرہ تالیف فرمائے تاکہ جہاں ایسے سمجھدار علماء وخطباء نہ پائے جائیں، معمولی زبان دان اِن ہی رسائل کی تلاوت فرمائیں۔

جن دیار وامصار میں زبان عربی لغت، خواص وعوام "مولد برزنجی وشرف الانام" مقبول ومعمول خاص وعام رہے اور ہیں۔ اِسی سنت متقدمین پر اُردو داں متاخرین بھی عامل ہوئے اور اُردو زبان میں ذکرِ میلاد کے مختلف رسائل ترتیب دیئے۔ "سرورُ القلوب فی ذکر المحبوب" اِس باب میں ایک مبسوط ومعتبر ومستند کتاب مگر اب کمیاب، "تواریخ حبیب اللہ" راحتُ القلوب، بہارِ جنت، گلستانِ لطافت" بھی علماء معتمد کی تالیفات اور صحیح الروایات مگر قلیل الاشاعت، جن رسائل کی طباعت بکثرت ہوئی اور ہو رہی ہے۔ ان میں اکثر رطب ویابس کا مجموعہ، ضعیف روایات کیسی جابجا موضوعات۔ نعت نگاری کے لیے بھی بعض قلم اِس انداز میں اُٹھے کہ کہیں محبوبِ حقیقی صلی اللہ علیہ وسلم سے عامیانہ وسوقیانہ انداز میں تخاطب، کہیں منصبِ نبوت والوہیت میں وحدت، نہ آداب کی رعایت نہ الفاظ میں تناسب۔ ایسی کتب کے مطالعہ سے شرعاً اِجتناب واجب اور بہتر نمونہ پیش کرتے ہوئے اِصلاح ودرستی، ہر خادمِ دین کا فرض منصبی، نظر بریں حالات کئی بار اَحباب کا اصرار ہوا کہ ضرورتِ وقت کے مطابق آسان وسلیس زبان میں اِس موضوع پر لکھا جائے تاکہ وہ اہلِ محبت جو میلاد خوانی کی سعادت پائیں، اِس تالیف کو اَپنا معمول بنائیں اور اِس صورت سے تبلیغ دین کی خدمت بجالائیں۔ بغیر نیتِ جلبِ منفعت جس قدر ہو سکے اِس کی اشاعت کی جائے تاکہ ادنیٰ واعلیٰ ہر ایک فائدہ پائے۔

بیرونِ ہند تبلیغی اسفار کے دوران میں کام کا انبار، اس وقت ایسی تالیفات کے لئے فرصت دشوار، البتہ ان دنوں میں جن کو میں وقت راحت اور فی الجملہ "رخصت"

marfat.com

سے تعبیر کیا کرتا ہوں۔ تحقیق و مطالعہ کے بعد قدرے مہلت ملتی ہے۔ چنانچہ اِنہی اُوقات میں سے چند ساعات اِس خدمت کی نذر کیں۔

چند روز ہوئے نورِ نظر، لختِ جگر، دُختَرِ بلند اَختَر، اَمۃُ السُّبُّوح سجیہ سلمہا الاکبر نے اصرار کیا، اُن کے پڑھنے کے لئے ایک مضمون لکھا دیا۔ میرے محترم بھائی صوفی سیّد بشارت علی صاحب قادری، نقشبندی، مجددی، توکلی، محبوبی کا دیرینہ اِرشاد تھا کہ اِس موضوع پر کسی رسالہ کی اشاعت کی جائے۔ خدائے قدوس انہیں جزائے خیر عطا فرمائے کہ اُن کی بدولت یہ کتابی صورت اختیار کرتے ہوئے ہدیہ ناظرین ہے۔ کاش! مالکِ عالم شرفِ قبول سے نوازے اور اِس ناچیز خدمت کو مقبول خاص و عام بنائے۔

آمین ثم آمین، بجاہِ طٰہٰ ویٰسین ﷺ

محمد عبدالعلیم الصدیقی القادری

محلۃ المشائخ شہر میرٹھ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ :اَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ط

﴿پارہ ۳ سورہ ال عمران: آیت ۳۱﴾

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهُ الْكَرِيْمُ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ط

الٰہی وہ زباں دے جو ثنا خوانِ محمد ﷺ ہو ○ ثناء ایسی جو ہر آئینہء شایانِ محمد ﷺ ہو

وہ جانِ پاک دے یارب جو قربانِ محمد ﷺ ہو ○ وہ دل دے جو شکارِ تیرِ مژگانِ محمد ﷺ ہو

جنونِ عشق و گرما گرمی سوزِ محبت سے ○ یہ آوارہ ہو اور دشت و بیابانِ محمد ﷺ ہو

شرابِ شوق سے لبریز ہو پیمانہ اُلفت ○ نگارِ حسن ہو، میں ہوں، خیابانِ محمد ﷺ ہو

مقامِ لی مع اللہ تک بھلا کس کی رسائی ہو ○ جب اُس خلوت کدہ میں خاص جاناں محمد ﷺ ہو

بدل جائے شبِ بختِ سیہ صبحِ دل آرا سے ○ اگر جلوہ نما روئے درخشانِ محمد ﷺ ہو

علیم خستہ جاں تنگ آ گیا ہے دردِ ہجراں سے ○ الٰہی کب وہ دن آئے کہ مہمانِ محمد ﷺ ہو

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں آدمی بنایا، قسم قسم کی نعمتیں عطا فرمائیں لیکن سب نعمتیں بیکار تھیں اگر ہمیں اِن نعمتوں کے کام میں لانے اور خدا کی دی ہوئی اِن چیزوں کے اِستعمال کرنے کا طریقہ نہ معلوم ہوتا بلکہ خود ہمارا وجود ہی بے کار تھا۔ اگر ہمیں یہ معلوم نہ ہوتا کہ ہم کس لئے بنے اور کیوں اِس دُنیا میں آئے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اُس نے ہم کو ہماری زندگی کا مقصد اور دُنیا میں رہنے اور اُس کی نعمتوں کو صحیح طور پر

marfat.com

استعمال میں لانے کا طریقہ بتانے کے لئے اُپنے سب سے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ساری دُنیا کے لئے اَپنا پیغام لانے والا بنا کر بھیجا۔

دُنیا کا قاعدہ ہے کہ اِنسان بچپن ہی سے ایک نمونہ کا محتاج ہوتا ہے۔ بچوں کے سامنے جیسی بولی ہم اور آپ بولتے ہیں۔ بچے اُسی کی نقل کرتے ہیں۔ جو کام ہم کو کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اُس کی نقل خود بھی اُتارتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عرب کے بچے عربی بولتے، ہندوستان کے بچے اُردو بولتے اور وہی طریقہ سیکھتے ہیں جو آپنے ماں باپ اور گھر والوں کو کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

بڑے ہو کر لکھنا' پڑھنا' سینا' پرونا' کھانا پکانا' غرض ہر کام کے لئے اِس کی ضرورت ہے کہ کوئی عمل کر کے دکھائے' سیکھنے والے اُس نمونہ کو دیکھ کر اُسی طرح خود بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِسی لئے ہمارے واسطے رسولوں اور پیغمبروں کو اِس دُنیا میں بھیجا۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے وہ باتیں سیکھیں جو اُس کو پسند ہیں۔ پھر وہی باتیں دُنیا والوں کو زبان سے بتائیں اور کر کے دکھائیں تاکہ وہ بھی وہی کام کر کے اللہ کے پیارے بن جائیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

مجھے اُن کا جلوہ دکھا دے خدایا ◻ جسے تو نے آئینہ اپنا بنایا
نبی کی حقیقت کے ہوں ہم شناسا ◻ وہ چشمِ بصیرت عطا کر خدایا
محمد ﷺ وہ پیارے کہ خاص اُن میں تو نے ◻ دکھانا تھا جو کچھ وہ سب کو دکھایا
خدا نور ہے آسمان و زمین کا ◻ محمد ﷺ ہے اُس نور کا پہلا سایہ
خدا کے حبیب آپ ہیں یا حبیبی ◻ رسولوں میں یہ مرتبہ کس نے پایا
الٰہی بحق شفیع قیامت ◻ مرے سر پہ ہو ابرِ رحمت کا سایا
یہ مختار عاصی بھی پہنچے مدینہ ◻ کوئی راہ ایسی بتا دے خدایا

marfat.com

شروع میں قرآن شریف کی جو آیت تلاوت کی گئی اُس میں اللہ تعالیٰ نے اَپنے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں فرمایا ہے کہ اے ہمارے پیغمبر آپ دُنیا والوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو (یعنی ہر کام جس طرح میں کرتا ہوں اُسی طرح تم بھی کرو) تو اللہ تعالیٰ تمہیں اَپنا پیارا بنا لے گا۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیارے ہیں اور اگر ہم دُنیا میں ویسے کام کریں جیسے اُنہوں نے کیے تو ہم بھی اللہ کے پیارے بن جائیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو اِتنے پیارے ہیں کہ اُس نے قرآن شریف میں جا بجا اُن کی تعریف فرمائی، اَپنے نام کے ساتھ اُن کا نام لیا اور اَپنے ذِکر کے ساتھ اُن کا ذِکر کیا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

آنکھوں کی جلا دل کی ضیا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۞ محبوب ہے کیا صلِّ علیٰ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے نام کے ساتھ اپنے لکھا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۞ اللہ رے رفعت کہ سرِ عرش خدا نے

مرقوم رسالت سے کیا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۞ جب لوح پہ توحیدِ خدا لکھی قلم نے

جب نوح نے کشتی پہ لکھا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۞ آئی یہ ندا اَب ہوئی کامل تری کشتی

ہے نامِ اِلٰہی سے ملا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۞ تکبیر میں کلمہ میں نمازوں میں اذاں میں

جاں آ گئی تن میں جو لیا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۞ اِس نام کی لذت دلِ عُشّاق سے پوچھو

یا نامِ خدا لب پہ ہے یا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۞ وردِ اَپنا ہمیشہ یہی دو نام ہیں بیدلؔ

marfat.com

ثمراتِ محبوبیت

اللہ تعالیٰ نے اَپنے ان محبوب رسول کو تمام مخلوق پر عزت بخشی اور سارے جہاں پر اختیار عطا فرمایا۔ بعض مغرور اور سرکش اِنسان جو ان کا کہنا نہیں مانتے ،اُس کی سزا کبھی کبھی دُنیا میں اُن کو دے دی جاتی ہے اور مرنے کے بعد جہنم میں سخت عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ باقی زمین سے لیکر آسمان تک تمام عالم پر اِس رسول کی حکومت ہے۔ انسان' حیوان' فرشتے' جانور' پتھر سب اِن کا کہنا مانتے اور اِن کے اختیار کو جانتے ہیں۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ہمارے رسول ﷺ ایک گاؤں میں تشریف لے گئے۔ گاؤں کی ایک عورت نے جب سنا تو آپ کو آزمانے اور دیکھنے کے لئے کہ آپ خدا کے کیسے پیارے ہیں۔ آپکی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اُس عورت کی گود میں دودھ پیتا ہوا بچہ تھا۔ جس نے ابھی بولنا بھی نہ سیکھا تھا۔ وہ اُس بچے کو لئے ہوئے حضور ﷺ کے سامنے پہنچی۔ بچہ نے اُس کی گود سے سر نکالا اور

گفت کودک سَلَامُ اللہُ عَلَیْکَ

یَا رَسُوْلَ اللہِ قَدْ جِئْنَا اِلَیْکَ

بچہ بولا کہ اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو ہم آپکی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ بچہ کو اِس طرح بولتا ہوا دیکھ کر بہت تعجب ہوا اور حیرت کے ساتھ بچہ سے پوچھنے لگی کہ "تجھے بات کرنا کس نے سکھایا' تجھے بولنا کیونکر آیا' تو نے کیسے جانا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور تجھے انہیں سلام کرنا چاہیئے"۔ بچہ نے پھر اَیسے ہی صاف لفظوں میں اَپنی ماں کو جواب دیئے۔

marfat.com

؎ گفت حق آموخت وآنگہ جبرئیل

در بیاں باجرئیلم من رسیل

کہ مجھے خدا نے سکھایا اور مجھ سے اللہ کے فرشتے جبرئیل علیہ السلام نے کہلوایا

بچہ کے اِس جواب کو سن کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پیار کے ساتھ فرمایا کہ

''میاں تمہارا نام کیا ہے؟''

؎ گفت نام پیش حق عبدالعزیز

عبدِ عُزیٰ پیش ایں یکمشت خیز

بچہ نے جواب دیا ''میرا نام اللہ نے تو عبدالعزیز رکھا مگر میری ماں نے میرا نام عبدالعزیٰ رکھ دیا ہے''۔ (عزیٰ ایک بت کا نام تھا جسکی پوجا وہ عورت کرتی تھی' اُس نے اپنی بیوقوفی سے اُس بچہ کو اُس بت کا بندہ سمجھا اور عزیٰ اُس کا نام رکھا) مگر بچہ نے صفائی کے ساتھ کہا کہ

من زعزیٰ پاک و بےزار و بری

حق آنکہ دادت ایں پیغمبری

(مثنوی معنوی)

یارسُول اللہ میں تو عزیٰ سے بےزار ہوں مجھے اُس سے کچھ واسطہ نہیں' خدا تو وہ ہے جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔

اَب آپ نے غور کیا کہ نا سمجھ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیارے رسول ہیں۔ بڑے ہو کر دُنیا کی باتوں میں اُلجھ کر ماں باپ جیسا سدھاتے ہیں۔ اُن کے کہنے میں آجاتے ہیں اور خدا اور رسول کو بھول جاتے ہیں۔ ورنہ اِنسان تو اِنسان جانور بھی اُن کے مرتبہ کو پہچانتے ہیں۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل میں سے گزرے جہاں ایک ہرنی درخت سے بندھی ہوئی تھی۔

marfat.com

ہرنی نے آپ کو دیکھتے ہی اَدب سے سلام کیا اور عرض کرنے لگی۔

یا رَسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدد کیجئے مری ۞ آپ ہی فریاد سُن لیجئے میری
میرا بچہ دودھ پیتا ہے ابھی ۞ اس کو کھانے کی نہیں عادت ہوئی
چر رہی تھی گھاس کو میں بے خبر ۞ ہو گیا اس جا شکاری کا گزر
مجھ کو پکڑا اور باندھا ہے یہاں ۞ اور تڑپتا ہے میرا بچہ وہاں
دودھ میں کیونکر پلاؤں اَب اُسے ۞ سینہ سے اَپنے لگاؤں کب اُسے
کھول دیجئے میری رسی یارسُول ۞ عرض میری آپ کر لیجئے قبول
دودھ مَیں اُس کو پلا کر آؤں گی ۞ بلکہ اُس کو ساتھ اَپنے لاؤں گی
سن کے یہ حضرت نے فرمایا رہا ۞ اور واپس آنے کا وعدہ لیا
بھاگتی اور دوڑتی ہرنی گئی ۞ کچھ شکاری کو خبر اس کی نہ تھی
اِتنے میں آیا شکاری بھی وہاں ۞ اور پوچھا ہے مری ہرنی کہاں
آپ نے اُس سے کہا تو ٹھہر جا ۞ میں نے کھولا اُس کو اور وعدہ لیا
اُس کا بچہ بھوک سے بے چین تھا ۞ اِس لئے ہم نے کیا اُس کو رہا
دودھ بچہ کو پلا کر آئے گی ۞ بلکہ بچہ بھی ساتھ اَپنے لائے گی
باتیں اُس سے ہو رہی تھیں یہ ابھی ۞ دیکھتے ہیں کیا کہ ہرنی آ گئی
دیکھ کر حیرت شکاری کو ہوئی ۞ آپ کی وہ بات پوری ہو گئی
پوچھا ہرنی سے شکاری نے کہ تو ۞ کرتی ہے اِنسان کی سی گفتگو
وعدہ کرکے اُسکو پورا بھی کیا ۞ یہ سبق تجھ کو بھلا کس نے دیا
بولی ہرنی یہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۞ حق کے پیارے اور حبیبُ اللہ ہیں
حکم اِن کا ٹالتی کیونکر بھلا ۞ لازمی وعدہ تھا جو پورا کیا
معجزہ دیکھا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ۞ اور شکاری بھی مسلمان ہو گیا

marfat.com

اِسی طرح نہ صرف جانور بلکہ گھاس پات اور درخت بھی حضور ﷺ کا کہنا مانتے ہیں۔ایک مرتبہ حضورِ اکرم ﷺ ایک جنگل میں کھڑے ہوئے تھے۔اتفاقاً ایک گاؤں کا رہنے والا آیا اور کہنے لگا کہ اِس کا کیا ثبوت ہے کہ آپ اللہ کے پیارے رسول ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:"تو کس قسم کا ثبوت چاہتا ہے"۔وہ کہنے لگا"اگر یہ کھجور کا دَرخت جو دُور جنگل میں کھڑا ہے آپکے اللہ کا پیارا رسول ہونے کی گواہی دے تو میں ابھی مسلمان ہو جاؤں گا"۔آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا کہ"اُس درخت کے پاس جا اور اُس سے کہہ دے کہ تجھے اللہ کے رسول نے بلایا ہے"۔وہ اعرابی فوراً گیا اور جیسے ہی درخت کو حکم سنایا' درخت جھومنے لگا' اَپنی جڑوں کو ہلایا اور زمین کو چیرتا ہوا حضور ﷺ کے سامنے حاضر ہوا' اور عرض کیا:"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ" یہ سن کر اعرابی نے فوراً کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

مظہر شانِ خدا ہو یا حبیبِ کبریا ❖ تم نبی الانبیا ﷺ ہو یا حبیبِ کبریا
جس کو حق نے نور سے اَپنے کیا ہے جلوہ گر ❖ تم ہی وہ نورِ خدا ہو یا حبیبِ کبریا
اللہ اللہ کنزِ مخفی کا ہوا جس سے ظہور ❖ تم ہی وہ شمعِ ہدیٰ ہو یا حبیبِ کبریا
جس کے اَنوارِ ہدایت سے منور ہے جہاں ❖ تم ہی وہ شمس الضحیٰ ہو یا حبیبِ کبریا
نور نے جس کے کیا ہے کفر کی ظلمت کو دور ❖ تم ہی وہ بدرُ الدجیٰ ہو یا حبیبِ کبریا
سب سے اعلیٰ مرتبہ جس کا ہے مخلوقات میں ❖ تم ہی وہ صدرُ العلیٰ ہو یا حبیبِ کبریا
حق نما آئینہ جس کا ہے جمالِ باکمال ❖ تم ہی وہ نامِ خدا ہو یا حبیبِ کبریا
مجھ کو بھی اَپنی زیارت سے مشرف کیجئے ❖ میری جاں تم پر فدا ہو یا حبیبِ کبریا
شوقِ دیدارِ الٰہی میں ہو مستغرق حکیم ❖ روح جب تن سے جدا ہو یا حبیبِ کبریا

ہرے بھرے درخت ہی نہیں' سوکھی لکڑیاں تک ہمارے رسول اللہ ﷺ کا کہنا

marfat.com

مانتی بلکہ آپ کی محبت میں انسانوں کی طرح تڑپتی اور بے چین ہوتی' جب ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں پہنچے تو وہاں ایک مسجد بنائی جس میں فقط کھجور کی سوکھی لکڑیوں کے ستون کھڑے کر کے اوپر کھجور کی شاخوں کا ہی سائبان بنالیا تھا۔ جب کبھی وعظ کہنے کیلئے اُس مسجد میں کھڑے ہوتے تو کھجور کی لکڑی کے ستون سے کمر مبارک لگالیا کرتے تھے۔ جب رفتہ رفتہ نمازی بڑھ گئے' ضرورت ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونچی جگہ کھڑے ہوں تاکہ سب کو آواز پہنچ جائے۔ اِس لئے منبر بنوایا گیا اور جب پہلے پہل منبر پر چڑھے، تمام مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمانا شروع کیا کہ اِتنے میں ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی بچہ بِلک بِلک کر روتا ہے۔ سب نمازی حیران تھے کہ رونے کی آواز کہاں سے آرہی ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اُترے اور جس ستون سے کمر لگا کر آپ کھڑے ہوا کرتے تھے۔ اُسے کلیجہ سے لگالیا۔ وہ ستون سبکیاں لینے لگا۔ آپ نے محبت کے ساتھ دلاسا دے کر فرمایا......

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ❖ گفت جانم از فراغت گشتہ خوں

مُسندت من بودم از من تافتی ❖ بر سرِ منبر تو مسند ساختی

ستون بولا کہ 'یارسول اللہ آپکی جدائی میں میری جان کا خون ہو رہا ہے' پہلے آپ مجھ سے تکیہ لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے' اَب میں اِس دولت سے محروم ہو گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے جدا ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر اپنی مسند بنالی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منبر کا ہونا تو بہت ضروری ہے اَب تو یہ بتا کہ تیری اِس محبت کے بدلے ہم تجھ کو کیا عطا فرمائیں۔

گر میخواہی ترا نخلے کنند

شرقی و غربی ز تو میوہ چُنند

marfat.com

اگر تو چاہتا ہے تو تجھ کو ابھی ہرا بھرا درخت بنا دیں کہ قیامت تک ہر طرف سے آنے والے تبرک کے طور پر تیرا میوہ کھایا کریں اور اگر چاہے تو تجھے جنت میں پہنچا دیں۔ ستون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں وہ بات چاہتا ہوں جو ہمیشہ رہے۔

چنانچہ اُس ستون کو مردہ آدمیوں کی طرح دفن کر دیا گیا تا کہ قیامت کے دن وہ بھی مدینہ کے مسلمانوں کے ساتھ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ...... وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

درخت اور لکڑی ہی نہیں، پتھر بھی حضور ﷺ کا کلمہ پڑھتے، حضور ﷺ کو سلام کرتے۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مکان کی دیوار کا ایک پتھر ہمارے حضور ﷺ کے ساتھ اِس قدر محبت رکھتا تھا کہ جب کبھی حضور نبی کریم ﷺ اُس گلی سے گزرا کرتے تو وہ پتھر حضور ﷺ کی خدمت میں نہایت اَدب کے ساتھ سلام عرض کیا کرتا۔ حضورِ اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اُس پتھر کو اچھی طرح پہچانتا ہوں ہم جب کبھی اَپنے بچپن میں اُس طرف سے گزرتے تھے تو وہ ہم کو سلام عرض کیا کرتا تھا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ...... وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

ہاں شفیعُ المذنبین تم ہی تو ہو ❖ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْن تم ہی تو ہو
کنجیاں ہیں آپ ہی کے ہاتھ میں ❖ گنجِ قُدرت کے امیں تم ہی تو ہو
دو جہاں میں آپ ہی کا راج ہے ❖ صاحب تاج ونگیں تم ہی تو ہو
ہیں منوّر ہر دو عالم آپ سے ❖ نور رَبُّ العالمین تم ہی تو ہو
حسن والے جس کی طلعت پر فدا ❖ وہ ملیح و مہ جبیں تم ہی تو ہو
چاند شرمائے تمہارے سامنے ❖ حسن میں یکتا حسیں تم ہی تو ہو
دستگیر بے کساں کیجئے مدد ❖ سارے عالم کے معیں تم ہی تو ہو

marfat.com

دو جہاں میں لاج رکھ لیجئے میری ❖ مالکِ دُنیا و دیں تم ہی تو ہو
ڈوبتی کشتی مری منجدھار سے ❖ کھینے والے بالقیں تم ہی تو ہو
آپکی فرقت میں دل بے چین ہے ❖ راحت جانِ حزیں تم ہی تو ہو
دینے والے اپنی نذر غوث کو ❖ دولتِ علم و یقین تم ہی تو ہو

ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن مکہ معظمہ میں ابوجہل تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خدا کا پیغام سنانا شروع کیا' بتوں کی پوجا سے روکا' نماز پڑھنے کا حکم دیا تو بتوں کے پجاریوں کو بہت ناگوار گزرا' وہ ہر طرح آپ کو ستاتے اور بُری باتیں آپ کی شان میں بکتے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ......

سنگہا اندر کف بوجہل بود
گفت اے احمد بگوئیں چیست زود

اَبوجہل اَپنی مٹھی بند کئے ہوئے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا "آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) آسمان کی چھپی ہوئی باتیں بتاتے اور رسول ہونے کا دعویٰ فرماتے ہیں۔ بھلا یہ تو بتائیے کہ میری مٹھی میں کیا ہے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......

گر تو می خواہی بگویم کاں چہاست
یا بگویند آنکہ ماہیم در است

"میں بتاؤں کہ تیری مٹھی میں کیا ہے یا کہ جو چیز تیری مُٹھی میں ہے اُس سے پچھوادوں کہ میں خدا کا پیارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں"۔ اَبوجہل نے کہا یہ دوسری بات تو بہت ہی عجیب وغریب ہے۔ میری مٹھی کی چیز کیسے بول سکتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......

گفت شش پارہ حجر در دستِ تست
بشنواز ہر یک تو تسبیح درست

marfat.com

''تیری مٹھی میں پتھر کی چھ کنکریاں ہیں' ہر کنکری سے ہمارا کلمہ سن لے''۔ آپ ﷺ کے یہ فرماتے ہی اُس کی مٹھی میں ہر ہر کنکری نے کلمہ پڑھنا شروع کیا اور صاف صاف آواز سب کے کانوں میں آئی کہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' یہ معجزہ دیکھ کر ابو جہل کم بخت کو غصہ آیا۔ کنکریوں کو زمین پر پھینک مارا اور آپ (ﷺ) کو جادوگر اور کیا' کیا کہتا چلا گیا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

زمین ہی نہیں آسمان پر بھی ہمارے سرکار ﷺ کی ایسی ہی حکومت ہے۔ ایک دن چند کافر آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ (ﷺ) زمین کی چیزوں پر تو حکومت کی شان دکھاتے ہی رہتے ہیں۔ یہ دکھایئے کہ آسمان پر چمکنے والے اس چودھویں رات کے چاند پر بھی آپ (ﷺ) کو آپ (ﷺ) کے خدا نے اِختیار دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فوراً اپنی اُنگلی سے اِشارہ فرمایا' چاند کی ٹکیہ کے دو ٹکڑے ہو گئے' آدھا ٹکڑا پہاڑ کی ایک جانب نظر آیا تھا اور آدھا دوسری جانب۔

ایک دِن کا ذکر ہے کہ حضرت محمد ﷺ کسی لڑائی سے واپس آتے ہوئے جنگل میں ٹھہرے ہوئے تھے' سفر کے تکان کے باعث آپ ﷺ تو عصر کی نماز پڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھٹنے پر سر رکھ کر سو رہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس وقت تک عصر کی نماز نہ پڑھی تھی' اَب یہ فکر درپیش ہوئی کہ اگر نماز کے لئے اُٹھتے ہیں تو حضورِ اکرم ﷺ کے آرام میں خلل پڑتا ہے اور اگر نہیں اُٹھتے تو نمازِ عصر جاتی ہے۔ سوچتے سوچتے وقت تنگ ہونے لگا اور سورج ڈوبنے کے قریب پہنچ گیا۔ اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نماز نہ پڑھنے کا صدمہ اِس قدر رہا کہ چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ اِتفاقاً حضور ﷺ کی آنکھ کھلی، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پریشانی کا سبب پوچھا تو اُنہوں نے عرض کیا کہ ''میں نے نمازِ عصر نہیں پڑھی اور سورج غروب ہو گیا۔'' یہ ہیں ایمان والے جن کو نماز میں دیر

marfat.com

ہو جانے کا اِس قدر صدمہ کہ چہرے کا رنگ زرد ہو گیا۔ آنکھوں میں ہلکے پڑ گئے، دِل سخت گھبرانے لگا، آج ہم ہیں کہ جان بوجھ کر نماز جیسی دَولت کو چھوڑتے ہیں۔ جس بندہ کو اللہ کے دربار میں حاضری کی اِجازت ملتی اور اللہ سے باتیں کرنے کی عزت بخشی جاتی ہے۔ الغرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اِس قدر بے قرار دیکھا تو فرمایا کہ گھبراؤ نہیں اور فوراً اپنی انگشتِ شہادت سے سورج کو اِشارہ فرمایا کہ اُوپر کو ہو جائے، اِشارہ ہوتے ہی سورج فوراً بلند ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عصر کا عمدہ وقت پا کر نماز کو ادا کیا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

عرش ہے مسندِ رِفعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ❖ دیکھی ہے حشر میں عزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارہ سے ہو شق ❖ منکرو دیکھو ہے قدرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

یہ سب کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا محبوب ہونے کے سبب سے عطا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ اِن رسول کے رستہ پر چلنے والے بھی اللہ کے پیارے بن جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت غوث الاعظم بڑے پیر دستگیر رضی اللہ عنہ جو یہ اعلان فرماتے ہیں کہ میں حضرت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بہ قدم چلتا ہوں۔ حضور کے رستہ پر چل کر اللہ کے ایسے پیارے بنتے ہیں کہ زمین و آسمان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ماتحتی میں اُن کی حکومت چلتی ہے پانی اُن کی دُعاؤں سے برسے، روزی اُن کی دُعاؤں سے ملے، اولاد اُن کی دعاؤں سے عطا ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی کسی مشکل میں مبتلا ہو اوّل وضو کرے، دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد درود شریف پڑھ کر کھڑے ہو کر گیارہ قدم بغداد کی جانب چلے (جو یہاں ہندوستان میں قبلہ کے رُخ سے ذرا دائیں ہاتھ کی جانب ہے) اور ہر قدم پر یوں کہے یَا شَیْخ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِی شَیْئاً

لِلّٰہ (کہ اے شیخ عبدالقادر جیلانی اللہ کے واسطے مجھے بھی خدا سے کچھ دلوایئے) گیارہ قدم پورے کر کے کھڑے کھڑے دُعا مانگے تو اِن شاء اللہ جو حاجت ہو پوری ہو گی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا ○ اُونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا ○ اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا ○ شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا
قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے ○ پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا
کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے ○ کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا
حسن نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں ○ آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا
اے رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو ○ سیّد جید ہر دہر ہے مولیٰ تیرا

حدیث میں آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے پیارے بن جاتے ہیں، اُن کی شان کو جتاتے ہیں کہ "پھٹے پرانے حال میں رہنے والے اللہ کے پیارے معمولی آدمی نہ سمجھ لینا رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ حَلَفَ بِاللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ"۔

بعضے میلے کچیلے، خستہ حال اللہ کے ایسے مقبول ہوتے ہیں کہ اگر وہ کسی بات کے لیے قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ ویسا ہی کرتا ہے جیسا کہ وہ کہہ بیٹھتے ہیں۔ پس اَب ہمیں سوچنا چاہیے کہ وہ کون سا طریقہ ہے جس پر چل کر ہم بھی اللہ کے اَیسے پیارے اور مقبول بن جائیں۔ جیسے ہم سے پہلے اللہ کے بہت سے بندے۔ تھے اور اَب بھی اَیسے اللہ والے دُنیا میں موجود ہیں۔ ہمیں اُس اللہ تعالیٰ کے کلام ہی میں دیکھنا چاہیے کہ وہ اَپنے اِن مقبول بندوں کی پہچانیں کیا بتاتا ہے، جن سے وہ راضی ہوا اور بندے اُس سے راضی ہوئے۔

marfat.com

اللہ والوں کی پہچان

پارہ تیس کی سورۃ بینہ میں ہے......

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ۔ ﴿البینۃ: آیت: ۷۔۸﴾

جو لوگ ایمان لاتے اور نیک کام کرتے ہیں اُن کیلئے عمدہ عمدہ باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے (یہ وہ لوگ ہیں) کہ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوئے۔ یہ مقامات انہیں کو ملیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں سے راضی ہوگا اور انہیں کو راضی کریگا' (جو اپنے رب سے ڈرے)۔

خدا کی رضا مندی اور پیار حاصل کرنے کے لئے اِس جگہ تین شرطیں بتائی جارہی ہیں۔ بیان کے اوّل حصہ میں جو آیت ہم نے پڑھی ہے اِس میں بتایا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے بن جاتے ہیں۔ یہاں اس پیروی کی تفصیل بتائی جاتی ہے اور تین باتیں ذکر کی جاتی ہیں۔ غور کرو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی انہی تین باتوں کا نام ہے۔ پہلی بات یہ کہ ایمان لائیں' دوسری یہ کہ اچھے کام کریں' لیکن یہ دونوں باتیں بھی اگر خدا کیلئے نہیں بلکہ کسی اور مقصد سے کی گئیں تو بیکار ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَّا نَوٰی'' تمام کاموں کا دارومدار نیت اور اِرادہ پر ہے اور ہر ایک شخص کو نیت ہی کا پھل ملتا ہے۔ پس اگر کوئی

marfat.com

شخص دُنیا کے دکھانے کے لیے کہتا ہے کہ وہ مومن ہے' دُنیا میں نمازی کہلانے کے لیے نماز پڑھتا ہے' روزہ دار' سخی اور حاجی کہلانے کیلئے روزہ رکھتا ہے' خیرات کرتا ہے، حج ادا کرتا ہے تو یہ سب اللہ کے نزدیک بیکار۔

قیامت کے دن اللہ کے دربار میں کچھ لوگ حاضر کیے جائیں گے جن کو اپنے نیک کاموں پر ناز ہوگا۔ وہ سمجھیں گے کہ ہم نے نمازیں پڑھی ہیں' روزے رکھے ہیں' خیرات کی ہے' حج کیا ہے وغیرہ وغیرہ' اللہ پاک فرمائے گا کہ سنو تم نے نماز اس لئے پڑھی تھی کہ لوگ تمہیں نمازی کہیں۔ لوگوں نے تم کو دُنیا میں نمازی کہا' تمہاری نمازوں کا بدلہ مل گیا۔ تم نے روزہ رکھا' اِس لئے کہ لوگ تمہیں روزہ دار اور نیک آدمی سمجھیں۔ دُنیا نے تمہیں اَیسا ہی سمجھا' پس اُس کا بدلہ مل گیا۔ حاجی کہلوانے کے لیے حج کیا لوگوں نے تمہیں حاجی کہا' بدلہ مل گیا۔ دُنیا کو دکھانے اور سخی کہلائے جانے کے لیے خیرات کی' لوگوں نے تم کو اَیسا سمجھا' تمہاری شہرت ہوئی' بڑے دیندار' حاجی' نمازی' سخی مشہور ہو گئے' اَب مجھ سے کیا بدلہ مانگتے ہو۔

خاص میرے لیے یہ نیک کام کرتے تو مجھ سے بدلہ لیتے۔ یہ سن کر وہ سب لوگ شرمندہ ہوں گے اور ہاتھ ملیں گے کہ ہائے ریا اور دکھاوے کی نیت نے ہماری تمام محنت کو ضائع اور برباد کر دیا۔ لہٰذا سب سے پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ تمام اچھی باتوں کی جان نیت کا دُرست ہونا ہے۔ جو کام کرو محض اللہ کے لئے ہو' اُس میں کسی دوسرے کو دکھانے اور نام پانے کا خیال اور وہم تک نہ آنے پائے۔ دکھاوا اور ریا نیکیوں کو اِس طرح کھا جاتا ہے جیسے لوہے کے میل کو آگ کھا جاتی ہے۔ پھر یہ کہ نہ صرف لوگوں کے دکھانے کا خیال بلکہ خود اَپنے نفس کو خوش کرنے کا خیال بھی نہ ہو۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

ہے تو ہی تو اگر پہچان جائیں ہم ○ پھریاں سے کیوں بہ حسرت وارمان جائیں ہم
وہ علم دے ہمیں کہ تجھے جان جائیں ہم ○ بندے ہیں تیرے اور کو کیوں مان جائیں ہم
ہر شان میں ہے جلوہ نما تو ہی اے خدا ○ آنکھیں عطا ہوں کاش کہ پہچان جائیں ہم
یارب ہمارے ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم ہوں میزبان ○ جب حشر میں بصورت مہمان جائیں ہم
شان جنابِ احمد مرسل حبیبِ حق صلی اللہ علیہ وسلم ○ گر حق نما نظر ہو عطا، جان جائیں ہم
برقع اُٹھایئے رُخِ روشن سے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ○ اللہ کے حبیب ہو قربان جائیں ہم
لَا تَقْنَطُوْا ہے سامعہ افروز جان حکیم ○ واعظ کے قیل وقال کو کیوں مان جائیں ہم

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه ...... وَسَلَّمْ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

ایک دفعہ مسلمانوں اور آگ کے پوجنے والے کافروں کے درمیان لڑائی ہو رہی تھی۔ کافروں میں سے ایک بہادر نے آگے بڑھ کر للکارا کہ مسلمانوں میں ہے کوئی بہادر جو میرے مقابلہ میں آئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سینہ سپر ہو کر آگے بڑھے اس پر حملہ کیا اور پہلے ہی حملہ میں اُسے زمین پر گرا کر اُس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھے اور خنجر نکال کر اُس سے کہا کہ کلمہ پڑھو اور فوراً مسلمان ہو جاؤ' اِس کا وعدہ کر کہ ہم سے نہ لڑے گا' اَمن چین سے رہے گا' اور اگر یہ دونوں باتیں منظور نہیں تو یہ خنجر ہے' تیرا سینہ ابھی ذبح کیے دیتا ہوں، اتنا سنتے ہی......

او خداوند اخت بر روئے علی
افتخارِ ہر نبی و ہر ولی

اس نے بجائے اس کے کہ کوئی جواب دیتا، بے تحاشہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منہ پر تھوک دیا۔ جونہی اُس نے تھوکا' آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً خنجر کو الگ پھینکا اور اُسے چھوڑ کر دور کھڑے ہو گئے۔ وہ شخص حیران ہوا کہ تھوکنے کے سبب تو انہیں جلدی سے مجھے قتل کرنا چاہیئے تھا۔ اِس لئے کہ میں نے اُن کی توہین کی' یہ کیا الٹی بات ہوئی کہ مجھے چھوڑ

marfat.com

کر الگ ہو گئے' وہ بھی لڑائی بھول گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ "آپ نے مجھے کیوں چھوڑا اور علیحدہ ہو کر کیوں کھڑے ہو گئے"۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا......

چوں خداوندا ختی بر روئے من ○ نفس جنبید و تبہ شد خوئے من
نیم بہرِ حق شد و نیمے ہوا ○ شرکت اندر کارِ حق نبود روا

"ہم تجھ سے محض اس لئے لڑ رہے تھے کہ تو خدا کا دشمن اور اُس کے دین کے پھیلانے میں آڑے آتا ہے' اِسی لیے ہم نے تجھ کو گرایا' چھاتی پر چڑھے کہ تو ایمان لائے' خدا کی دشمنی سے باز آئے یا کم از کم ہم سے نہ اُلجھے' چپ چاپ بیٹھے اور ہمیں خدا کے دِین کو دُنیا میں پھیلانے دے۔ ہمارا لڑنا محض خدا کے لئے تھا نہ کہ بہادر کہلوانے یا بادشاہ بننے اور حکومت و سلطنت پر قبضہ کرنے کے لئے۔ ہم نے اِسی نیت سے خنجر اُٹھایا تھا مگر جب تو نے ہمارے منہ پر تھوکا' تو ہمارے نفس کو بہت برا معلوم ہوا اور اُس نے خواہش ظاہر کی کہ چونکہ تو نے ہماری توہین کی' ہمیں ذلیل سمجھا' اِس لئے تجھے جلد قتل کر کے تکے بوٹی کر ڈالیں۔ جونہی نفس میں یہ خواہش پیدا ہوئی' اب اگر تجھے مارتے تو اس مارنے میں ہمارا نفس بھی آدھے کا شریک ہو جاتا اور ہم خدا کے کام میں اپنے نفس کو شریک نہیں کیا کرتے' خدا اگر ہم سے یوں فرمائے کہ تم نے اُس کافر کو تھوکنے کے سبب ہی تو نہ مارا تھا۔ خالص میرا دشمن ہونے کے سبب ہی تو نہ مارا تھا تو ہم کیا جواب دیں گے۔ اِس لئے ہم نے تجھے چھوڑ دیا کہ ہمارے اخلاص وللّٰہیت میں فرق نہ آ جائے"۔
اِس گفتگو نے اُس شخص کے دل پر عجیب اثر کیا اور وہ کہنے لگا کہ "اَے علی ہمیں خبر نہ تھی کہ مسلمان خدا سے اِس قدر ڈرتے ہیں اور جو کام کرتے ہے فقط خدا کیلئے کرتے ہیں۔ ہم تو یہی سمجھتے تھے کہ جیسے اور بادشاہ دُنیا کیلئے لڑا کرتے ہیں۔ تم بھی اِسی واسطے لڑتے ہو۔ اَب معلوم ہوا ایسا پیارا دین تو مجھے بھی سکھاؤ جو انسان کو خدا کا ایسا سچا عاشق اور پیارا بندہ بنا دے۔ آپ نے فرمایا پڑھ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

marfat.com

(صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)۔

اُس نے فوراً کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوا اور اُسے دیکھ کر اُس کی فوج کے پچاسیوں آدمی فوراً مسلمان ہو گئے۔

یہ ہے نمونہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا اور یہ اَثر ہے اُن تعلیمات پر عمل کرنے والوں کے مخلصانہ اعمال کا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ...... وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

عجب کرم شہ والا تبار کرتے ہیں ○ کہ نا امید کو امیدوار کرتے ہیں
جما کے دل میں صفیں حسرت وتمنا کی ○ نگاہِ لطف کا ہم انتظار کرتے ہیں
ہمارے دل کی لگی وہی بجھا دیں گے ○ جو دَم میں آگ کو باغ و بہار کرتے ہیں
اشارہ کر دو تو بادِ خلاف کے جھونکے ○ اَبھی ہمارے سفینے کو پار کرتے ہیں
تمہارے در کے گداؤں کی شان عالی ہے ○ وہ جس کو چاہتے ہیں تاجدار کرتے ہیں
تمام خلق کو منظور ہے رضا جنکی ○ رضا جو حضور کی وہ اختیار کرتے ہیں
کبھی وہ تاجورانِ زمانہ کر نہ سکیں ○ جو کرم آپکے خدمت گزار کرتے ہیں
حسنؔ کی جان ہو اِس وسعت کرم پہ نثار ○ کہ اک جہان کو اُمیدوار کرتے ہیں

marfat.com

ایمان کا بیان

آپ نے دیکھا عمل میں اخلاص اور للّٰہیت اُسے کہتے ہیں کہ دُنیا کے اور آدمی تو کیسے خود اَپنے کو بھی خدا کے کام میں شریک نہ کیا جائے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ سب سے پہلے خدا کا ڈر اپنے دل میں بٹھائیں، جو کام بھی کریں وہ اللہ کے لیے کریں کہ وہ اللہ ہر حال میں ہمیں دیکھنے والا بلکہ ہمارے دل کے چھپے ارادوں کو بھی جاننے والا، یہ سمجھیں اور یقین کریں کہ ہم اسکی نظر سے ایک آن بھی چھپ نہیں سکتے، وہ سننے والا ہے، دیکھنے والا ہے، اندھیری کوٹھری میں جنگل بیابان میں، کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں وہ ہمیں نہ دیکھ رہا ہو، بلکہ ہمارے دِل کے ارادوں اور نیتوں کو بھی جان رہا ہے۔ اُسی اللہ نے ہمیں بتایا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس خدا پر ایمان رکھتے اور ایمان کی حقیقت کو اِس طرح بیان فرماتے ہیں کہ ''ایمان خوف اور اُمید کے درمیان ایک درجہ کا نام ہے''۔ یعنی خدا سے ڈر کر اِس قدر مایوس بھی نہ ہو جائے کہ بس ہماری زندگی کا ایک حصہ برائیوں میں گزرا، اَب ہماری نجات کی کوئی صورت نہیں، بلکہ خدا کے ڈر کے ساتھ یہ اُمید بھی رکھے کہ وہ یقیناً قہار ہے، عذاب دینے والا ہے اور اُس کا عذاب اِس قدر سخت ہے کہ جہنم بھی اُس کے غضب سے تھراتا ہے۔ لیکن وہ رحمٰن بھی ہے، رحیم بھی ہے، غفار بھی ہے، ستار بھی ہے، ہم پر مہربانی کی نظر کرتا ہے، ہم سچے دِل سے توبہ کرتے ہیں، اُس کے سامنے روتے ہیں، وہ ہمارے گناہوں کو بخشتا ہے، ہمارے عیبوں کو چھپاتا ہے، ماں اَپنی اولاد پر کیا مہربان ہو گی اُس سے ستر درجہ زیادہ محبت اللہ کو ہمارے ساتھ ہے۔ پس ایمان اِسی

marfat.com

کا نام ہے کہ خدا سے ڈر کر بری باتوں سے بچیں اور اللہ کی رحمت پر بھروسہ کرتے ہوئے اُس سے معافی کی اُمید رکھیں' اُس کی اِس مہربانی کو مانیں کہ اُس نے ہمیں اندھیرے میں بھٹکنے نہ دیا بلکہ ہمیں اچھی باتیں بتانے اور ٹھیک رستہ سکھانے کے لیے نبیوں رسولوں کو بھیجا۔ جن میں سے بعض کے نام ہمیں قرآن میں بتادیئے اور باقی کے متعلق یہ عام بات سنادی کہ ''اللہ نے ہر قوم کی ہدایت کے لئے کسی نہ کسی پیغمبر کو بھیجا''۔ اللہ کو ماننے کے معنیٰ یہی ہیں کہ جن کو اُس نے نبی بنا کر بھیجا' انہیں اُس کا نبی اور رسول مانیں۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ہندو' پارسی' عیسائی' یہودی اگرچہ زبانوں سے یوں کہتے ہیں کہ وہ خدا کو مانتے ہیں' لیکن وہ بے ایمان ہیں۔ اِس لئے کہ اللہ نے جن کو اپنا پیارا رسول اور نبیوں اور رسولوں کا سردار اور آخری نبی بنا کر بھیجا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہ انہیں نہیں مانتے' اگر خدا کو مانتے تو اُس کے اِن پیارے پیغمبر کو بھی ضرور مانتے اللہ کے ماننے کی یہ صورت ہے کہ جو حکم اُس نے بھیجے' جو کتابیں اس نے ہماری ہدایت کے لئے اپنے نبیوں پر اُتاریں' اُن سب کو سچی کتابیں مانیں' جن میں سب سے آخری اور پوری کتاب ''قرآن مجید'' ہے۔

دوسری قوموں نے اپنے نبیوں کی لائی ہوئی کتابوں کو کھو دیا یا ان میں گھٹا بڑھا دیا لیکن ''قرآن مجید'' جیسا اُترا ویسا ہی اَب تک موجود ہے' اُس میں نہ کوئی کمی ہوئی نہ کوئی زیادتی ہوئی۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله
وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ الله

نورِ دل روشنی جان ہے قرآن شریف = ہادیٔ انس و جنی جان ہے قرآن شریف
کہتا ہے دل یہ میرا ایمان ہے قرآن شریف = جان کہتی ہے میری جان ہے قرآن شریف

marfat.com

دین وایمان کی پہچان ہے قرآن شریف = کرتا کافر کو مسلمان ہے قرآن شریف
ملتی ہر حرف کے پڑھنے میں ہیں دس دس رحمت = واہ کیا رحمتِ رحمٰن ہے قرآن شریف
دس گنہگاروں کو لے گا وہ جہنم سے بچا = حفظ رکھتا جو مسلمان ہے قرآن شریف
مانو قرآن کے فرمان مسلمانو تم = دیکھو اللہ کا فرمان ہے قرآن شریف
بے وضو ہاتھ لگاتے نہیں اِس کو مومن = کیا ہی ذی عزت و ذیشان ہے قرآن شریف
تاج اُس شخص کے ماں باپ کے سر پر ہو گا = پڑھتا جو عاشقِ قرآن ہے قرآن شریف
جس کا جی چاہے رہے سیرِ چمن میں بیدلؔ = اپنا منظر تو یہ بستان ہے قرآن شریف

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

بندہ کو چاہیے کہ اللہ کو مانے اور اِس طرح مانے کہ وہ اللہ جس نے ہمیں پیدا کیا' ساری دُنیا کو بنایا' ایک دِن تمام جہان کو مٹا دے گا پھر مکرر عالم بنائے گا۔ سب اِنسانوں کو قبروں سے اُٹھائے گا اور جو کچھ اُنہوں نے دُنیا میں کیا ہے قیامت کے دِن اُن کا حساب لے گا۔ حساب کے بعد جس کو چاہے گا جنت میں داخل کرے گا (جو انعام کی جگہ ہے) جنہوں نے دنیا میں اُس کا کہنا نہیں مانا اُن کو جہنم میں ڈالے گا (کہ وہ سزا کا مقام ہے) اگرچہ ساری طاقتیں خدا ہی کی طرف سے ہیں لیکن اَللہ نے اِنسان کو ہر قسم کی طاقت دے کر برائی' بھلائی سمجھا کر اِنسان کو اُس کے کاموں کا ذمہ دار بنایا۔ اِسی لئے نیک کاموں کا اچھا بدلہ دے گا اور بری باتوں پر سزا۔

marfat.com

اعمالِ صالحہ

اس ایمان کے ساتھ خدا سے ڈرتے ہوئے دیکھنا چاہیئے کہ نیک عمل اور اچھی باتیں جن کے بدلہ میں جنت ملتی اور اللہ کا پیار ہوتا ہے' وہ کیا ہیں؟ یوں تو اگر ایک ایک چیز کو گنایا جائے تو دفتر درکار' اللہ تعالیٰ نے یہ بتا کر کہ میرے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ سارے نیک عملوں کی ایک تصویر ہمارے سامنے کھینچ دی اور وہ بھلی باتوں کی مجسم تصویر ہمارے آقا' ہمارے مولیٰ' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو تمام گناہوں سے معصوم اور ہر عیب سے بالکل پاک اُن کی صورت ایسی موہنی صورت کہ حسن خوبی کا اُس سے اچھا نقشہ نہ کھچا ہے' نہ کھچے گا' نہ کھنچ سکتا ہے۔ اُن کی سیرت' اُن کی عادت ایسی پیاری عادت کہ اُن سے بہتر نہ کوئی ہوا' نہ ہوگا' نہ ہو سکتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
وہی لامکاں کے مکیں ہوئے' سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
یہ نبی ہیں جن کا مکان ہے' وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
بخدا خدا کا یہی ہے در' نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو' یہیں آکے ہو' جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
سرِ عرش پر ہے تری گزر' دلِ فرش پر ہے تری نظر

marfat.com

ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں، وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جان فدا، نہ بس ایک جاں، دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کرے مدح اہل دول رضا، پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا، مرا دین پارۂ ناں نہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اَدَّبَنِی رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ مجھ کو میرے رَب نے اَدب سکھایا اور کیسا اچھا ادب سکھایا، ہم اپنے بچوں کو سدھاتے ہیں اور جیسی عادتیں سکھاتے ہیں وہ ویسے ہی بن جاتے ہیں۔ اَپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خود سکھایا اور انہیں ایسی اچھی عادتوں والا بنایا کہ خود قرآن مجید میں اُن کی عادتوں کو یہ کہہ کر جتایا "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ" ﴿سورۃ القلم:۴﴾ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو بڑے اخلاق والے ہیں۔ دُنیا میں اِنسان کی عادتوں کے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ وہ اللہ کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے، دوسرے یہ کہ وہ اللہ کے بندوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتا ہے۔ یہ تو ہم ابھی بتا چکے کہ تفصیل کے ساتھ ایک ایک چیز کا ذکر کرنا دشوار، یہ وہ دریا ہے جس کو کوزہ میں بند کرنا مشکل، ہم اِس وقت مختصر طور پر ان دونوں پہلوؤں کے متعلق چند ایسی باتیں بتاتے ہیں جن پر عمل کر کے ہم اَللہ کے پیارے بن سکتے ہیں۔

marfat.com

ابتداءِ وحی

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں پیغمبری کا اعلان فرمانے سے پہلے بھی اللہ کے ساتھ اِس قدر دھیان لگاتے تھے کہ اُس بستی کو چھوڑ کر جہاں بتوں کے پجاری دُنیا کی ہر قسم کی گندگی میں مبتلا رہتے ہیں۔ دو دو' تین تین دِن کا ناشتہ اپنے ساتھ لے کر، ایک پہاڑ کے غار میں تنہا جا بیٹھتے' وہاں ٹھہر کر اپنے اللہ سے دھیان لگاتے اور اُس سے دُعائیں کرتے۔ اِسی حال میں ایک دِن وہیں بیٹھے تھے کہ خدا کی طرف سے اُس کے سب سے بڑے فرشتے جبریل علیہ السلام آسمان سے آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ''پڑھیے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں (چونکہ آپ نے نہ کبھی کسی دنیوی اُستاد سے پڑھا نہ کسی سے لکھنا سیکھا) جبریل علیہ السلام نے پھر کہا ''پڑھیے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا۔ جبریل علیہ السلام نے یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گلے لگایا، خوب زور سے دبایا اور پھر چھوڑ کر خدا کے کلام کی آیتیں آپ کو سنائیں۔ ''اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ'' اُس رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ انسان کو خون سے بنایا۔ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ۔ ﴿سورۃ العلق: ۱تا۵﴾ پڑھیے: آپ کا رب تو ایسا کرم کرنے والا ہے کہ اُس نے قلم کے ذریعہ انسان کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو وہ نہ جانتا تھا۔ اِن آیتوں کو سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُسی طرح اُن کو پڑھا' اُس کے بعد جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے کا طریقہ سکھایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی طرح نماز پڑھی، گھر تشریف لائے اور اپنی

marfat.com

بی بی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یہ سارا حال سنایا۔ وہ آپ ﷺ کو اپنے رشتہ دار ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو خدا کی اگلی کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ اُنہوں نے یہ حال سنتے ہی کہا کہ یہ آنے والے جبریل علیہ السلام وہی ہیں جو اور نبیوں، رسولوں کے پاس بھی آتے تھے اور اُسی طرح خدا کا کلام لاتے تھے۔ عنقریب آپ کو خدا کی طرف سے حکم ملے گا کہ آپ خدا کا یہ کلام اُس کے بندوں کو سنائیں اور خدا کی عبادت کا یہ طریقہ جو اللہ نے آپ کو بتایا ہے، دوسروں کو بھی سکھائیں۔ اُس وقت مکہ کے لوگ آپ ﷺ کو بہت ستائیں گے۔ اِس لئے کہ آپ ﷺ اُن کو بتوں کی پوجا سے منع فرما کر اُن کے سر کو خدا کے سامنے جھکائیں گے۔ میں تو بہت بوڑھا ہو گیا ہوں، کاش! اُس وقت تک زندہ رہتا تو آپ ﷺ کی مدد کرتا۔ آپ ﷺ کی بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا اُسی وقت مسلمان ہو گئیں اور آپ ﷺ سے نماز کا طریقہ سیکھ کر خدا کی عبادت میں وہ بھی مشغول ہوئیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ...... وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

بشارت ہو نبی آئے ہمارے رہنما بن کر = حبیب کبریا ہو کر شفیع دوسرا بن کر
کہے یہ کس طرح کوئی نبی آئے خدا بن کر = مگر وہاں آئے اس کی ذات ہی کا آئینہ بن کر
اگر چشم بصیرت ہے رسول اللہ کو دیکھو = ہوا ہے جلوہ گر نورِ خدا نورُ الہدیٰ بن کر
کہاں ہیں تشنگانِ دید حق اُن کی تسلی کو = یہ آیا عکس نورِ حق جمالِ مصطفےٰ بن کر
محمد مصطفےٰ ﷺ نور ظہور کنز مخفی ہیں = ہدایت کے لئے آئے نبی الانبیاء بن کر
گنہگارو چلو خوش ہو بڑی تقدیر ہے اپنی = کہ وہ آئے شفیع المذنبین صاحب لوا بن کر
زبان کھلتی نہیں مختار کی شرم معاصی سے = دلِ مجبور خود حاضر ہے عرض مدعا بن کر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ...... وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

marfat.com

نماز کا بیان

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نماز میں ایسا لطف آتا تھا کہ ساری ساری رات خدا کی عبادت میں گزارتے۔ اس کے بہت دنوں بعد پانچ وقت کی نمازیں فرض ہوئیں اور ہمیں تمہیں پانچ وقت کی نماز کے لئے تاکیدی حکم دیا گیا' مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ رات بھر کھڑے ہوئے نماز پڑھتے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر بھی سوج جاتے' آج ہمیں فرض نماز پڑھنا دشوار معلوم ہوتا ہے جس کے لئے اِس قدر تاکید کی گئی کہ حدیث میں آیا "جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا اُس نے دِین ہی چھوڑ دیا"۔ اُسے خدا سے کیا واسطہ رہا۔ ہمیں دکھایا کہ خدا کی پوجا اِس طرح کرو اور خدا سے اَپنا رشتہ اِس طرح جوڑو۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

جلوہ ہے خاص رحمتِ حق کا نماز میں ...... انوارِ قدس کا ہے نظارہ نماز میں
جب ہاتھ اُٹھائے باندھ کے نیت تو یوں سمجھ ...... دونوں جہاں سے ہاتھ اُٹھایا نماز میں
مولیٰ سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں ...... اُٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں
آ پہنچا خاص اپنے شہنشاہ کے حضور ...... جب بندہ ہاتھ باندھ کے آیا نماز میں
مت کر قضا نماز کھڑی سر پہ ہے قضا ...... سن مالک قضا کا تقاضا نماز میں
گر قبر کی اندھیری سے ڈرتا ہے پڑھ نماز ...... ہے ظلمتِ لحد کا اُجالا نماز میں
بیدل نماز کیوں نہ ہو معراج مومنین ...... پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز میں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

حقیقت نماز

اِنسان کے وجود میں دو چیزیں ہیں ایک جسم دوسری روح' جس طرح جسم کو غذاؤں کی ضرورت اِسی طرح روح کو بھی غذا کی حاجت' جسم کی غذا مختلف قسم کا کھانا' جس کا مزا سب سے پہلے زبان کو ملتا ہے اسی طرح روح کی غذا خدا کی عبادت اور خدا کا ذکر' اس کی لذت سب سے پہلے دل پاتا ہے اِسی لئے قرآنِ پاک میں فرمایا جاتا ہے کہ......

"اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ" ﴿سورۃ الرعد:۲۸﴾

بے شک خدا کے ذکر سے دِل اطمینان پاتے ہیں

نماز ہی سے دل آرام پائے' روح کو چین ملے' پانچ وقت کی نماز اسی لئے فرض کی گئی کہ دن رات میں کم از کم پانچ بار لازمی طور پر یہ غذا روح کو پہنچائی جائے۔ اگر نہ پہنچائی جائے گی تو روح میں بھی اسی طرح کمزوری پیدا ہوگی جیسی جسم کو کھانا نہ پہنچنے کے سبب ہوتی ہے۔ آپ کو تجربہ ہے کہ دن رات میں جو اوقات ہم نے کھانے کے لئے مقرر کئے ہیں اُن میں سے ایک وقت بھی اگر کھانا نہ ملے تو ہمارا کیا حال ہوتا ہے اور اگر اِسی طرح لگاتار چند وقت بے کھائے گزر جاتے ہیں تو کیا نوبت پہنچتی ہے کہ چلنا' پھرنا' ہلنا جلنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح بار بار نماز کے چھوڑنے اور خدا کے ذکر کی غذا روح کو نہ پہنچانے کے سبب روحانی فاقہ سے روح بھی اِس قدر کمزور ہو جاتی ہے کہ کسی نیک کام کی قوت نہیں معلوم ہوتی' وعظ میں دل نہیں لگتا' وظیفہ پڑھنے بیٹھتے ہیں تو دل گھبراتا ہے۔ ہاں گانے باجے' کھیل کود اور فضول کاموں میں دلچسپی ہوتی

marfat.com

ہے۔ نہ نیند ہے نہ کسل، اس کی وجہ اصل میں یہی ہے کہ ہم نے نمازیں چھوڑ کر خدا کے ذکر سے غافل رہ کر اپنی روح کو کمزور بنا دیا ہے جیسے کمزور بدن بھاری کام سے گھبراتا ہے۔ کمزوری کے سبب اَب یہ کام، روح پر بھی بار بار معلوم ہوتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اے فخر رسل شہ ہر دوسرا ' کرو قید الم سے جلد رہا

مجھے رنج و فکر نے گھیر لیا ' میرے دردِ دل کی تمہیں ہو دوا

رہے ذوق عبادت دل میں مرے ' اِسی شوق میں ہوا انجام مرا

کوئی حارج راہِ خیر نہ ہو ' کروں گوشہ میں بیٹھ کے یادِ خدا

نہ میں طالب دولت دُنیا ہوں ' نہ امارت و عیش کی خواہش ہے

تری اُلفت میں دیوانہ رہوں ' مجھے طالب صادق اپنا بنا

ترے عشق میں اے محبوب خدا ' مری عمر عزیز گزر جائے

نہ کسی کی محبت دل میں رہے ' نہ کسی سے تعلق ہووے مرا

کوئی مونس حال زار نہیں ' مری جانِ حزیں ہے اور غم ہے

کروں کس سے میں شکوۂ جورِ فلک ' مری کون سنے گا تیرے سوا

میں بشر ہوں بھلا کیوں کر جھیلوں ' یہ ستم یہ جفا یہ رنج و الم

مجھے چین سے رہنا مشکل ہے ' مرا ضبط پہ بھی قابو نہ رہا

کرو مجھ پہ نگاہِ کرم جو شہا ' ابھی بگڑی ہوئی بن جائے مری

ہوا اشرفی مسکیں کے لئے ' دوران آمادۂ جور و جفا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

روزہ کی حقیقت

قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے......

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ۔ ﴿سورہ یوسف: ۵۳﴾

نفس تو برائی ہی کی طرف بلاتا ہے

ہمارا نفس ہم کو دُنیا کی باتوں اور مزیدار چیزوں کی طرف کھینچتا ہے۔ شیطان الگ راہ زنی کرتا ہے کہ یہ دونوں بڑے دشمن ہیں اور اِن دشمنوں کا مقابلہ سب سے مقدم ہے۔ ہمارا حال یہ ہے کہ روح تو عبادت نہ کرنے کے سبب کمزور ہوگئی اور نفس اور شیطان اپنی دلچسپیوں کی چیزیں پا کر تروتازہ اور تیز ہوتے گئے۔ اَب خدا کی طرف دھیان جمے تو کیوں جمے۔

اِسی لئے خدا نے بارہ مہینہ میں سے ایک مہینہ کے روزے مقرر کئے کہ رمضان میں صبح سے شام تک اِس نفس کو جو ناجائز باتوں کی طرف لے جاتا ہے۔ حلال چیزوں کے کھانے، پینے وغیرہ سے بھی روکو اور اِس کو جتادو کہ ہم خدا پر ایمان لائے ہیں۔ اُس کے کہنے سے نفس کو حلال چیز بھی نہ دیں گے۔ اگر واقعہ اِس نیت اور پکے ارادہ سے ایسا روزہ رکھا جائے کہ اس میں غیبت کرنا، گالی بکنا، کوسنے دینا، جھوٹ بولنا، گندی باتیں کرنا، کیسا فضول اور بے ہودہ قصہ، کہاں کے کھانے پینے اور غیر ضروری باتوں سے بھی روکا گیا۔ مہینہ بھر کی یہ ریاضت اور ورزش اگر باقاعدہ کی جائے تو اُمید ہے کہ باقی گیارہ مہینہ تک نفس خبیث سر نہ اُٹھائے اور بندہ برے کاموں سے بچ کر خدا کی

marfat.com

اطاعت میں لگا رہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

روزہ کیا چیز ہے بتائیں تمہیں — حرص کی قید نفس کی تہدید
تین دن بھوک پیاس کو روکو — یہ ریاضت ہے آدمی کو مفید
سب کو بھولو کرو خدا کو یاد — سب کو چھوڑو بجز خدائے وحید
دو جہاں میں اسی کا جلوہ ہے — ہے وہی مثل آفتاب پدید
دل کی آنکھوں سے دیکھئے لیکن — کہ خدا را بچشم نتواں دید
وحدہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو — کچھ نہیں ہے سوائے رب مجید
تا بمقدر کیجئے تہلیل — تابا مکان چاہیے تجید
معتکف خانۂ خدا میں بنو — کچھ تو سیکھو طریقہ تجرید
رمضان کا مہینہ یوں گزارا — ختم روزے ہوئے تو آئی عید

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

زکوٰۃِ مال

مال کی محبت بھی ایک ایسی چیز ہے، جو اِنسان کو خدا کی یاد سے غافل کرتی ہے، مگر اس کی ضرورت ظاہر اِسی لئے ایک طرف ہمارے دین میں مال جمع کرنے کی اجازت دی گئی بلکہ نبی کریم ﷺ نے اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللهِ (کمانے والا خدا کا پیارا ہوتا ہے) فرما کر دولت کمانے کا حکم سنایا۔ مگر دوسری طرف مال کی محبت میں گرفتاری سے بچنے کے لئے زکوٰۃ کی فرضیت کا اعلان فرمایا اور بتایا کہ ''جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا دونوں چیزیں مل کر کسی ایک کی قیمت کے برابر ہو جائیں اور ایک برس تک اُس کی ملک میں رہیں، تو ایک برس پورا ہونے پر اُس میں سے چالیسواں حصہ یعنی ایک روپیہ پانچ آنے کے قریب گویا سو میں سے ڈھائی روپیہ ہزار میں سے پچیس روپیہ۔ اس ایک سال کی زکوٰۃ مستحق مسلمانوں کو دے کر اَپنے مال کو پاک کرے اور دِل سے مال کی محبت کم کرتے ہوئے نفس کو یہ سبق دے کہ میں خدا کا بندہ، میری جان، میرا مال، سب اُسی کا، جان بھی اسی کی راہ میں حاضر، اور مال بھی اُس کے نام پر قربان۔

marfat.com

صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ
وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اہل حاجت کو دیتے ہیں جو زکوٰۃ — اُن سے راضی ہے قاضی الحاجات
کیا مولیٰ نے فرض بندوں پر — حصہ چالیسواں کریں خیرات
ایک دیں سات کا پائیں ثواب — ایک سے سات سو ملیں درجات
ہائے مونہہ موڑو ایسے محسن سے — اے بخیلانِ تارکانِ زکات
موت آئے جب ان بخیلوں کو — ہاتھ مل مل کے یہ کہیں ہیہات
ہائے کیوں ہم نے خرچ کر نہ لیا — اب چلے چھوڑ کر یہ سب ترکات
دل پر اُس دم ہو حسرتوں کی مار — جان پر ہووے موت کی سکرات
ہو وہ حالت کہ بس خدا نہ دکھائے — وہ قلق وہ تڑپ وہ تکلیفات
لپٹے محشر ہیں ان کو بن کر سانپ — ان کا مال و متاع و فخر و نات
کہے وہ سانپ میں وہی ہوں مال — جان دیتے تھے جس پر تم دن رات
کر کے گرم ان کا سب زر و زیور — داغ دیں جسم پر بصد صدمات

صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ
وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

marfat.com

حج کی حقیقت

بال، بچے، گھربار، یہ بھی وہ چیزیں ہیں جو دھیان کو ہٹاتی اور خدا سے غافل بناتی ہیں۔ اِسلام نے ایک طرف یہ اجازت ہی نہیں بلکہ حکم دیا کہ خدا کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھاؤ، بال بچے، گھربار سب سے محبت کرو، مگر محبت خدا کے لئے ہو اور اُس کا ثبوت اِس طرح دو کہ اگر اتنا روپیہ پاس ہے کہ بیوی بچوں کا نفقہ دے کر مکہ معظمہ تک سواری ہو کر کھاتے پیتے، آرام سے پہنچ کر واپس ہونے کے لئے کافی ہو تو خدا کے گھر کی طرف اِس شان سے بڑھو کہ احرام بندھا ہو، نہ بناؤ سنگار کا دھیان ہو، نہ غیر ضروری آرام و راحت کی فکر، مکہ پہنچو، کعبہ کے پاس جاؤ اور اس کے چاروں طرف سات بار گھومو، جیسے پروانہ چراغ کے چاروں طرف گھومتا ہے اور اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتا۔ طواف کے بعد صفا و مروا کے درمیان دوڑ کر یہ ظاہر کرو کہ جس طرح کسی زمانہ میں یہاں حضرت ہاجرہ اپنے دودھ پیتے بچے اسماعیل علیہ السلام کو اِس جنگل میں چھوڑ کر پانی کی تلاش میں چکر لگا رہی تھیں۔ ہم اپنے محبوب، مالک اللہ جل جلالہ سے ملنے کی تمنا میں انہی گھاٹیوں کے چکر لگا رہے ہیں۔ پھر عرفات کے میدان پہنچو اور لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ کہو یعنی عرض کرو اے خدا میں تیرے دربار میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، تمام تعریف تیرے لئے، سب نعمتیں تیری طرف سے، سارا ملک تیرا ہی ہے، تیرا کوئی ساجھی نہیں۔

marfat.com

اِسی کا نام ہے حج اور یہ ہیں اِسلام کے پانچ ستون۔ (۱) کلمہ شہادت کا اقرار و اعلان (۲) پانچ وقت نماز پڑھنا (۳) رَمضان کے روزے رکھنا (۴) مال دار ہو تو زکوٰۃ دینا (۵) اِستطاعت ہو تو حج کرنا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَسَلَّمُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

حج اَدا کرنے کے لئے جب عاشق جانباز حاضری حرم کعبہ کی سعادت پاتا ہے وہ بصد ذوق وشوق یہ ترانہ سناتا ہے۔

حضورِ کعبہ حاضر ہیں' حرم کی خاک سر پر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے' مقدر یاوری پر ہے
نہ ہم آنے کے قابل تھے' نہ مونہہ قابل دکھانے کے
مگر ان کا کرم' ذرّہ نواز و بندہ پرور ہے
خبر کیا ہے بھکاری' کیسی کیسی نعمتیں پائیں
یہ اونچا گھر ہے' اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے
تصدق ہو رہے ہیں' لاکھوں بندے گرد پھر پھر کر
طواف خانہ کعبہ عجب دلچسپ منظر ہے
خدا کی شان یہ لب اور بوسہ سنگ اسود کا
ہمارا مونہہ اور اس قابل' عطائے ربِّ اکبر ہے
جو ہیبت سے رُکے مجرم' تو رحمت نے کہا بڑھ کر
چلے آؤ چلے آؤ' یہ گھر رحمٰن کا گھر ہے
مقامِ حضرتِ خُلّت پدرسان مہربان پایا
کلیجہ سے لگانے کو حطیم' آغوش مادر ہے

marfat.com

لگاتا ہے غلاف پاک کوئی چشم پر نم سے
لپٹ کر ملتزم سے کوئی محو وصل دلبر ہے
وطن اور اس کا تڑکا' صدقے اس شامِ غریبی پر
کہ نورِ رکن شامی رُوکشِ صبح منور ہے
ہوئے ایمان تازہ بوسہء رکنِ یمانی سے
فدا ہو جاؤں یمن و ایمنی کا پاک منظر ہے
یہ زمزم اس لئے ہے جس لئے اس کو پئے کوئی
اسی زمزم میں جنت ہے اسی زمزم میں کوثر ہے
شفا کیونکر نہ پائیں' نیم جاں' زہر معاصی سے
کہ نظارہ عراقی رکن کا تریاق اکبر ہے
صفائے قلب کے جلوے، عیاں ہے سعی مَسعٰی سے
یہاں کی بے قرار بھی سکون جان مضطر ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

دُنیا میں جنتی آدمی کی شکل

ایک روز ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گاؤں کے رہنے والے صاحب تشریف لائے اور عرض کیا کہ ”حضرت میں کامی آدمی ہوں“۔ مجھے ایک ایسا آسان طریقہ بتا دیجئے کہ میں بھی جنت میں داخل ہو جاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کلمہ پڑھو“۔ انہوں نے کلمہ پڑھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: ”پانچ وقت نماز پڑھنا‘ رمضان کے روزے رکھنا‘ حج کرنا‘ زکوٰۃ دینا‘ انہوں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بس“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بس“ وہ کہنے لگے کہ ”قسم اُس اللہ کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، نہ میں اِس میں زیادتی کروں گا نہ کمی“۔ یہ کہہ کر وہ تو چل دیئے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا ”اگر تم چاہتے ہو کہ دُنیا میں کسی جنتی کی صورت دیکھو تو اِس آدمی کی شکل دیکھ لو“۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ...... وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں — جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں — جلتے بجھا دیئے ہیں‘ روتے ہنسا دیئے ہیں
اُن کے نثار کوئی‘ کیسے ہی رنج میں ہو — جب یاد آگئے ہیں‘ سب غم بھلا دیئے ہیں
اللہ کیا جہنم‘ اَب بھی نہ سرد ہوگا — رو رو کے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریا بہا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر‘ قطرہ کسی نے مانگا — دریا بہا دیئے ہیں‘ دُربے بہا دیئے ہیں
ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم — جس سمت آگئے ہو‘ سکے بٹھا دیئے ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ...... وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

marfat.com

اتباعِ سنت

اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے عالم کے لئے نمونہ بنایا، پس ہم پر لازم ہے کہ خدا کی عبادت اِس طرح کریں جس طرح اُس کے حبیب نے کی اور اپنی زندگی اس انداز پر گزاریں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گزاری، ذرہ برابر بھی اُن کے طریق سنت سے منہ نہ موڑیں۔ اُن کی شان دیکھو کہ خود ساری ساری رات خدا کی عبادت کرتے اور ہمیں پانچ وقت کی نماز لازمی طور پر ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ خود اکثر روزہ رکھتے، ہم پر صرف ایک مہینہ کے روزہ مقرر فرماتے ہیں، خود جو مال پاتے، خدا کی راہ میں لٹاتے، ہم سے صرف چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا مطالبہ فرماتے ہیں۔ خود ہمیشہ راہِ خدا میں جہاد کے لئے کمر باندھے رہتے، ہمیں صرف ایک ہی حج کی تاکید فرماتے ہیں۔ افسوس ہمارے حال پر ہے کہ ہم سے یہ فرائض بھی پورے طور پر ادا نہیں ہوتے۔

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ بندہ کا تعلق ایک طرف اپنے خالق و مولیٰ کے ساتھ ہے، دوسری طرف مخلوق خدا کے ساتھ، خدائے قدوس نے جہاں ہم کو یہ رستہ بتایا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا نمونہ دکھایا کہ خدا کے ساتھ اپنا رشتہ اِس طرح جوڑو اور اُس کی عبادت اِس انداز پر بجالاؤ، وہیں ہم کو اپنی مخلوق کے ساتھ معاملات طریق بھی تعلیم فرمادیے۔ (اگر بیان کو مختصر کرنا ہے تو حقوق العباد کے حصہ کو چھوڑ کر ''ظہورِ قدسی'' کے عنوان سے ربط دیں یا ان مختلف ابواب میں سے حسب موقعہ کوئی باب بیان فرمادیں)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

حقوقِ والدین

دُنیا میں اِنسان کا سب سے پہلا رشتہ ماں باپ سے ہوتا ہے۔ لہٰذا قرآن شریف میں جہاں اَللہ کی عبادت کا حکم دیا گیا' وہیں والدین کے ساتھ اِحسان وسلوک کی تاکید بھی فرمائی گئی اور اس کو اِسی شدت کے ساتھ جتایا گیا' جیسے اَپنی عبادت کو۔

چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے......

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

﴿پارہ ۵ سورۃ النسآء: آیت ۳۶﴾

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اُس کا ساجھی نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ؕ ﴿پارہ ۱۵ / سورہ بنی اسرآئیل / رکوع ۳ / آیت ۲۳۔۲۴﴾

ترجمہ:- آپ کے پرؔوردگار نے حکم دے دیا ہے کہ اس اللہ کے سوا کسی کی پوجا نہ کرو اور ماں باپ کیساتھ اچھا معاملہ کرو۔ اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو خبردار! اُنہیں اُف بھی نہ کہنا' نہ ان کو جھڑکنا' بلکہ اُن سے بہت ہی اَدب کے ساتھ بات کرنا' اُن کے سامنے اَپنے آپ کو ذلیل سمجھ کر کاندھے جھکا دینا اور اُن کے لیے یوں دُعا کرنا کہ اے پروردگار! تو بھی اُن پر اُسی طرح رحم کر جیسے

marfat.com

اُنہوں نے ہمیں بچپن میں مہربانی کے ساتھ پالا۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ۔ ﴿سورۂ لقمٰن، پارہ ۲۱ رکوع ۱۱ر آیت: ۱۴﴾

ہم نے اِنسان کو وصیت کی کہ اَپنے ماں باپ کے ساتھ اَچھا سلوک کرے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ تو ماں باپ کا اُدب کرنے اور اُن کے ساتھ اِحسان وسلوک عمل میں لانے کے لیے کس قدر تاکید فرمارہا ہے مگر ہم غور کریں کہ ہمارا کیا حال ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک صحابی نے عرض کیا کہ ''یارسول اللہ ﷺ مجھے کس کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہئے''۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ماں کے ساتھ۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ ماں کا حق باپ پر مقدم ہے۔

دوسری حدیث میں آیا حضور ﷺ نے فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والا، جوکوئی بھی ماں باپ کی طرف محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ دیکھنے کے بدلہ میں اُسے ایک مقبول (نفل) حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اگر دن میں سو بار دیکھے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''ہاں'' یعنی سو حج کا ثواب لکھا جائے گا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے اور اللہ کا غضب ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

ایک صحابی نے ایک بار حضور ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ والدین کا حق اولاد پر کیا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تیرے لیے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی اگر اُن کو راضی کرلیا تو تجھے جنت مل جائے گی اور وہ ناراض رہے تو جہنم میں جائے گا۔ پس اختیار ہے چاہے ماں باپ کی خدمت کی بدولت جنت لے لو یا انہیں ناراض کرکے جہنم میں جا پڑو۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

ایک حدیث میں آیا کہ "اللہ پاک جن گناہوں کو چاہے بخش دیتا ہے۔ لیکن ماں باپ کے ناراض کرنے کے گناہ کو نہیں بخشتا"۔ حضورِ اکرم ﷺ کی یہ شان تھی کہ ایک دِن آپ مقام جعرانہ پر ٹھہرے ہوئے تھے' ایک خاتون آپ کے پاس آنے لگیں، جونہی کہ وہ قریب آئیں' حضور ﷺ نے اپنی چادر کاندھوں سے اُتار زمین پر اُن کے لئے بچھادی کہ وہ اُس پر بیٹھ جائیں۔ ایک صحابی نے پوچھا کہ "یہ کون ہیں؟" لوگوں نے بتایا کہ "یہ حضورِ اکرم ﷺ کی دودھ پلانے والی دایہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا ہیں" ۔ حضورِ اکرم ﷺ نے دودھ پلانے والی ماں کا جب اِس قدر اَدب کیا تو سوچو کہ حقیقی ماں کا کیا مرتبہ ہوگا۔ آج نوجوان لڑکیاں اور لڑکے خدا کے غضب سے نہیں ڈرتے، ماں باپ کے ساتھ تُو تُو' میں میں کرتے انہیں ستاتے اور جو منہ میں آتا بکتے بکاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اِن کو ہدایت عطا فرمائے۔

ایک مرتبہ حضورِ اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے مرنے کا وقت قریب آیا۔ نزع کی حالت طاری ہوئی۔ (ایسے موقع پر یہ چاہیئے کہ پاس کے بیٹھنے والے ذرا بلند آواز سے کلمہ پڑھیں تاکہ مرنے والا بھی اُن کو پڑھتے ہوئے سن کر خود بخود کلمہ پڑھنے لگے، اس سے پڑھنے کو نہ کہیں ممکن ہے تکلیف کی حالت میں پڑھنے سے انکار کردے تو بہت برا ہوگا) چنانچہ سب نے کلمہ پڑھنا شروع کیا۔ حضورِ اکرم ﷺ خود بھی کلمہ پڑھتے جاتے' مگر اُن مرنے والے کی زبان کلمہ کے لئے نہیں کھلتی تھی۔ جب دیر گزری تو حضور ﷺ نے اُن کی والدہ کو بلایا اور اُن سے پوچھا کہ "کیا تم اَپنے اِن صاحبزادے سے ناراض ہو۔" انہوں نے عرض کیا کہ "ہاں! یارسول اللہ ﷺ انہوں نے مجھے بہت ستایا" میرا دل بہت دکھایا یقیناً میں اِن سے ناراض ہوں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے اِسی جرم کی سزا ہے کہ مرتے وقت اِن سے کلمہ نہیں پڑھا جاتا' تم ان کو معاف کردو، ورنہ یہ ایسی حالت میں مرجائیں گے اور زیادہ دُکھ پائیں گے۔ اُن

marfat.com

خاتون نے معاف کرنے میں عذر کیا۔ آپ ﷺ نے دو تین بار فرمایا۔ آخر حضور ﷺ کی سفارش پر اُنہوں نے معاف کیا۔ جونہی ماں کی زبان سے معافی کا لفظ نکلا' اُن کی زبان پر کلمہ جاری ہوا اور ایمان کے ساتھ دُنیا سے رُخصت ہوئے۔

یہاں سے اندازہ کرو کہ ماں باپ کی ناراضی کس قدر سخت عذاب میں مبتلا کرنے والی ہے اور اُن کی رضا مندی عذاب سے چھڑانے والی پھر یہ بھی غور کرو کہ ماں کو بھی اپنی اولاد سے کس قدر محبت ہوتی ہے اور یہ بھی سوچو کہ ماں باپ کو جس قدر محبت ہوتی ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کو اِس سے کہیں زائد ہم سے محبت ہے اور اللہ تعالیٰ کو تو اُس سے بھی زائد محبت۔

ایک حدیث میں آیا کہ ''ایک شخص نے حضورِ اکرم ﷺ سے دریافت کیا ''یارسول اللہ ﷺ! ماں باپ کے اِنتقال کے بعد بھی میرے لئے کوئی ایسا طریقہ باقی ہے جس کے ذریعہ میں اُن کے ساتھ نیک سلوک کروں۔ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اُن کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعا مانگو' جو وعدے انہوں نے کئے تھے انہیں تم پورا کرو' اُن کے دوستوں کی عزت کرو''۔ یہ بھی فرمایا ''ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ ''جن سے انہیں محبت تھی تم بھی اُن کے ساتھ نیک سلوک کرو''۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

بھائی بہن کے حقوق

ماں باپ کے بعد بھائی' بہن بھی ماں باپ ہی کی جگہ ہیں' جیسا کہ حدیث میں آیا کہ بڑے بھائی کا حق' چھوٹے بھائیوں پر وہی ہے جو باپ کا حق اپنی اولاد پر ہے۔ ماں باپ' بھائی' بہن کے ساتھ اچھے سلوک کرنے کی جس طرح تاکید قرآن وحدیث میں بیان کی گئی۔ اِسی طرح ''ذِی الْقُرْبٰی'' قریبی رشتہ داروں کا ذِکر قرآن پاک میں کرتے ہوئے یہ جتایا گیا ہے کہ ماں باپ کے بعد اپنے رشتہ داروں کے ساتھ احسان کرو۔ اُن میں جو زیادہ قریب وہی زیادہ مستحق۔

ہندوستان کے ہندوؤں کا یہ رواج ہے کہ لڑکیاں اپنے ماں باپ کی جائیداد میں سے کوئی حصہ پانے کی مستحق نہیں' لیکن اِسلام نے بیٹیوں کا حصہ بھی مقرر کیا۔ صرف اِتنا فرق ہے کہ لڑکی چونکہ بیاہی جاتی ہے اور اُس کا خرچ شوہر کے ذمہ ہو جاتا ہے' اِس لئے اُس کو اِس قدر ضرورت نہیں جتنی بیٹے کو' لہٰذا لڑکے کا حصہ لڑکی سے دوگنا رکھا گیا۔ مسلمان عورتوں نے ہندوؤں کی دیکھا دیکھی یہ شروع کیا کہ بہنیں' بھائیوں سے حصہ نہ مانگیں اور ہندوؤں کی یہ رسم کو اختیار کیا کہ دھیانی بن کر نیگ جوگ کے نام سے بھات اور چھوچک کہہ کر بھائیوں سے لیں' اِس کی صورت یہ ہے کہ اگر بہن اپنا جائیداد کا حصہ بھائیوں کو ہبہ کر دے ان سے نہ لے' یہ اُسے اختیار ہے لیکن اس کے بعد اس کا بدلہ سمجھ کر حقوق مقرر کر کے مانگنا ایک نہایت مکروہ بات کہ اِس طرح اپنے ہبہ کرنے کے اِحسان کا بدلہ مانگتی ہے' اِس سے بہتر تو یہ تھا کہ وہ اپنے حصہ کی جائیداد انہیں نہ دیتی کہ

marfat.com

اِس طرح وہ نیکی کر کے اُس کا اِحسان جتائے۔

بھائیوں کا یہ فرض ویسے بھی تھا اور جائیداد پانے کے بعد بھی ہے اور اپنی ضرورت منذ بہن کے ساتھ سلوک کریں اور اگر بہن مالدار ہے تو اُس کا بھی اِسی طرح فرض ہے کہ اَپنے بھائی کی مدد کرے' غرض یہ ہے کہ اِن چیزوں کو حق کہنا اور سمجھنا جن کو خدا نے حق نہیں بنایا اور معین نہیں کیا' ایک زیادتی ہے اور اَپنے حق سے بے وجہ دبے ضرورت محروم ہونا بھی فضول بات ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اِس زمانہ میں بعض بہنیں بھائیوں سے ناراض ہوتی ہیں کہ اُنہوں نے ہمارا فلاں نیگ یا حق نہ دیا بلکہ شادی بیاہ کے لئے جھگڑتی ہیں۔ اگر یہ اصرار محبت کے سبب ہے اور نہ دینے پر کوئی ناراضی یا دل میں ادنیٰ کدورت بھی نہیں تو کوئی مضائقہ نہیں' لیکن اگر ناگواری کا اندیشہ ہو تو یقیناً اس سلسلہ ہی کو بند کر دینا چاہیے کہ اِحسان وسلوک محض اللہ کے لئے محبت کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اگر کوئی کرے تو بہتر' نہ کرے تو اس پر نہ کوئی طعن وتشنیع ہو نہ کسی قسم کی پکڑ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

حقوق زوجین

میاں بیوی کے درمیان جو تعلق ہوتا ہے' وہ اصل میں ایک معاہدہ ہے کہ عورت ایک شخص کو اپنا شوہر تسلیم کرتے ہوئے جائز باتوں میں اُس کی فرمانبرداری کا عہد کرتی ہے' شوہر اُس کو بیوی کی حیثیت سے قبول کرتا اور اُس کے تمام ضروری جائز خرچوں کی ذمہ داری اپنے سر پر لیتا ہے۔ اِس رشتہ میں بھی یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حقیقتاً حق کس قدر ہے اور احسان وسلوک کی صورت کیا؟ اللہ کا احسان ہے کہ اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ساری باتیں کھول کھول کر بتا دیں۔

سب سے پہلا حق جو عورت کا مرد کے ذمہ ہے وہ مہر ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے۔

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ ﴿النساء: ۲۴﴾

جن عورتوں سے نکاح کرنا چاہو اُن کے مہر مقرر شدہ انہیں دو اور مقرر شدہ مہر کے بعد، تمہارے آپس میں جو رضامندی ہو جائے اُس میں کچھ گناہ نہیں۔

مہر تو مقرر شدہ ہے اُس کا دینا تو لازمی اور اُس کے سوا اگر محبت کے ساتھ میاں بیوی کے آپس میں کوئی اور وعدہ ہو جائے مثلاً مرد کہے میں تجھ کو فلاں زیور' یا اِتنے روپیہ دوں گا' وہ بالکل علیحدہ چیز ہے' اُس کے ذمہ حق نہیں اگر وعدہ پورا کرے اور دے تو بہت بہتر ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن بیبیوں کے ساتھ نکاح کیا سب کا مہر مقرر کیا اور وہ اُن کو ادا کیا۔ البتہ مہر کی مقدار معین کرنے کے متعلق یہ ارشاد فرمایا کہ ''سب سے اچھا مہر وہ ہے جس کو مرد آسانی کے ساتھ ادا کر سکے''۔

marfat.com

حدیث میں آیا جو شخص نکاح کرے اور نکاح کے وقت نیت یہ ہو کہ مہر ادا نہ کروں گا تو وہ جس دن مرے گا اُس کا شمار برا کام کرنے والوں میں ہوگا۔ اِسی لئے ہمارے اماموں نے حدیثوں پر نظر کر کے یہ فرمایا کہ "مہر معین کرتے وقت عورت کی عزت وجاہت، اُس کی خاندانی شرافت و مالی حیثیت کو ملحوظ رکھا جائے، تاہم اِس کا خیال رہے کہ جس قدر آسانی کے ساتھ مرد اَدا کر سکے وہی معین کیا جائے۔

مہر کے بعد مرد کے ذمہ یہ مقرر کیا گیا ہے کہ اُس کو کھانا کپڑا اور رہنے کے لئے مکان، بالکل اِسی قسم کا دے، جیسا کہ خود اِستعمال کرتا ہے، یعنی خود بڑھیا کھانا، بڑھیا کپڑا، بڑھیا مکان استعمال میں لاتا ہے تو بیوی کو بھی بڑھیا ہی دے اور اگر خود کم درجہ کا استعمال کرتا ہے تو اُسے بھی ویسا ہی دے۔

اس کے مقابلہ میں عورت کے ذمہ مرد کا یہ حق ہے کہ وہ ہر طرح، ہر کام میں اُس کی فرمانبرداری کرے اور اُس کے مرتبہ اور عزت کو نگاہ رکھے۔ قرآنِ کریم میں اِرشاد ہوا کہ

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ۔ ﴿النساء:۳۴﴾

مرد عورتوں کے نگران ہیں

اس میں مردوں کے مرتبہ اور ان کی عزت کا اظہار کیا گیا ہے۔ اِسی طرح مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ......

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ ﴿النساء:۱۹﴾

عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک سے زندگی گزارو۔

پھر یہ بھی فرما دیا گیا کہ......

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ

عورتوں کا حق بھی مردوں پر اُسی طرح مقرر ہے

جیسے عورتوں کے ذمہ مردوں کا حق ہے۔

marfat.com

عورتوں کو چاہئے کہ مردوں کی عزت کریں اُن سے بے اَدبی کے ساتھ بات چیت بھی نہ کریں، بعض عورتیں جو اَپنے شوہروں سے تو تو، میں میں کرتی اور جھگڑتی ہیں، اِن اَحادیث سے سبق لیں اور خدا کے عذاب سے ڈریں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

حدیث میں آیا حضور ﷺ نے فرمایا ''اگر کسی شخص کو کسی مخلوق کے لئے سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں''۔ نیز فرمایا ''قسم ہے اُس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، عورت اَپنے خدا کا حق ادا نہ کرے گی، جب تک کہ اَپنے شوہر کے تمام حقوق کو ادا نہ کرے''۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اگر شوہر نے عورت کو اَپنے پاس بلایا اور عورت نے انکار کر دیا، مرد نے غصہ میں رات گزاری تو صبح تک اُس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تک شوہر اُس سے راضی نہ ہو جائے، اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض رہتا ہے''۔ نیز حدیث میں آیا ''حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''جب عورت اَپنے شوہر کو ستاتی ہے تو حورعین کہتی ہیں کہ ''اے عورت! خدا تجھے قتل کرے، اِسے مت ستا یہ تو تیرے پاس چند روز کا مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا'' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''جو عورت خدا کی فرمانبرداری کرے، شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے، شوہر کا حق ادا کرے، شوہر کو نیک کاموں کی یاد دلائے، اَپنی عصمت کی حفاظت کرے، تو اُس کے اور شہید کے درمیان جنت میں فقط ایک درجہ کا فرق رہے گا۔ پھر اگر وہ شوہر ایماندار، نیک عادت والا اور جنتی ہے تو اُس کی یہ نیک بی بی جنت میں بھی اُس کی بی بی بنے گی اور اگر وہ مرد بے ایمانی مرا اور دوزخی ہوا تو یہ عورت حوروں کی طرح کسی شہید کے ساتھ رکھی جائے گی۔

حدیث میں آیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''شوہر کا عورت پر یہ حق ہے کہ اَپنے نفس

marfat.com

کو اُس سے نہ روکے' فرض کے سوا بغیر اُس کی اجازت کے روزہ بھی نہ رکھے' بغیر اُس کی اجازت کے گھر سے نہ جائے' اگر ایسا نہ کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ اور اُس کے فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہتے ہیں''۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ''اگر شوہر ظالم ہو'' حضور ﷺ نے فرمایا ''اگرچہ شوہر ظالم ہو مگر عورت کا یہی فرض ہے''۔ (شوہر اپنے ظلم کے گناہ کی سزا خود پائے گا) نیز فرمایا کہ عورت ایسے شخص کو اپنے مکان میں بھی نہ آنے دے کہ جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو''۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

خلّاقِ دو جہاں کی ہدایت نکاح ہے — جاری پیمبری کی شریعت نکاح ہے
وہ حکم جو کبھی نہ ہوا فسخ اور نہ ہو — آدم سے لے کے تابقیامت نکاح ہے
رکھنا جو چاہو پاک نگاہ اور خیال کو — دِل کی پناہ آنکھ کی عصمت نکاح ہے
دُنیا میں ہے نشاط تو عقبیٰ میں ہے ثواب — دُنیا کی اور دِین کی نعمت نکاح ہے
دو بول پڑھ کے ہوتے ہیں دو غیر ایک جان — دو جان کو جو دیتا ہے وحدت نکاح ہے
کثرت ہوئی ہے وحدتِ آدم نکاح ہے — وحدت کو کرتا مظہر کثرت نکاح ہے
تعریف کیوں نہ کیجئے بیدلؔ نکاح کی
اپنے رسولِ پاک کی سنت نکاح ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے خاص طور پر عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے عورتو! خدا سے ڈرو اور ہمیشہ اِس بات کی کھوج میں رہو کہ شوہر کس بات سے راضی ہوتا ہے' اِس لئے کہ اگر عورت کو یہ معلوم ہو جاتا کہ شوہر کا اُس پر کیا حق ہے تو یہ سمجھتی کہ اس کو اُس کی خاطر یہاں تک برداشت کرنی چاہیئے کہ جب تک وہ کھانا کھائے یہ اُس کے سامنے کھڑی رہے۔

marfat.com

حدیث میں آیا وہ عورت جس کا شوہر ناراض ہے اُس کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی ' نیز یہ فرمایا کہ اگر کوئی عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے ' رمضان کے روزے رکھے ' اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو اُس کے لئے جنت کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اُسے اجازت ہوتی ہے کہ وہ جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے"۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو عورت ایماندار اِس حال میں مرے کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی تھا وہ یقیناً جنت میں داخل ہو گی۔

اِسی طرح مردوں کو تنبیہ فرمائی جاتی ہے کہ "خبردار' خبردار! اپنی بیوی کو ہرگز نہ مارو' حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مردو! میں تمہیں عورتوں کے بارہ میں بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ تم میری اِس وصیت کو قبول کرو"۔ نیز فرمایا کہ "مسلمان مرد اپنی مومن بیوی سے نفرت نہ رکھے اگر اُس کی ایک عادت بری معلوم ہوتی ہے تو دوسری عادت اچھی بھی ہو گی یعنی تمام عادتیں خراب ہی نہ ہوں گی۔ جب اچھی بُری ہر قسم کی عادتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہیئے کہ ہر وقت بُری ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بُری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے"۔ کھانا' کپڑا' مکان تو مرد کے ذمہ لازم کیا گیا لیکن اُس کے بعد اگر مرد اپنی بیوی کے لئے زیور بنوائے' غیر معمولی کپڑے بنائے' اپنی طرف سے خاص طور پر مہر کے علاوہ اُسے روپیہ یا جائیداد دے تو یہ مرد کا اِحسان ہے۔ عورت کو چاہیئے کہ اس کے بدلہ میں وہ بھی اِحسان کرے کہ

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۔ ﴿الرحمٰن:۶۰﴾

احسان کا بدلہ احسان ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

اولاد کے حقوق

اولاد کی خدمت یوں تو ماں باپ دونوں کے ذمہ لازم' لیکن بچپن میں اس کو دودھ پلوانا حقیقتاً مرد کے ذمہ ہے۔ عورت اپنے بچہ کو دودھ پلا کر مرد کے احسان کا بدلہ دے رہی ہے' اِس لئے کہ مرد کے ذمہ جس طرح عورت کا کھانا' کپڑا' مکان ہے اُسی طرح اولاد جب تک بالغ ہو، اُس کا کھانا' کپڑا وغیرہ بھی مرد ہی کے ذمہ ہے اور اچھی تربیت دینے کے ماں باپ دونوں ذمہ دار۔ حدیث میں آیا......

"کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ"

تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور ہر چرواہے سے اُس کی چرائی کے گلہ کے متعلق سوال کیا جائے گا

یعنی جس طرح بکریاں چرانے والا اپنی بکریوں کا ذمہ دار ہے اِسی طرح ماں باپ اپنی اولاد کے ذمہ دار اُن کا فرض ہے کہ اُن کو بری صحبت سے بچائیں' اچھی عادتیں سکھائیں' دین کی تعلیم دلائیں' سات برس کے ہو جائیں تو نماز کی تاکید کریں' نو برس کے ہو جائیں اور کہنا نہ مانیں تو مار کر نماز پڑھائیں' لڑکیاں جب جوان ہو جائیں تو نیک صالح شریف خاندان کے لڑکوں سے ان کی شادی کر دیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی نے یتیم کو کھلانے پلانے کے لیے بلایا' اللہ نے اُس کے لیے جنت کو واجب کر دیا تاوقتیکہ وہ کوئی ایسا گناہ نہ کرے جو بخشا ہی نہیں جا سکتا اور جس کسی کے تین لڑکیاں ہوئیں یا تین چھوٹی بہنیں ہوئیں اور اُس نے اُن کو اچھی طرح اَدب سکھایا' اُن کے ساتھ مہربانی کے ساتھ پیش آیا' یہاں تک کہ اُن کے جوان ہونے کے بعد اَچھے ایماندار شریف شوہروں سے اُن کی شادی کر دی اور اِس قابل بنا دیا کہ وہ محتاج نہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص کے لیے جنت کو واجب کر دیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ

marfat.com

یارسول اللہ ﷺ اگر کسی کے یہاں دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو بھی۔ یہاں تک کہ لوگ اگر ایک کے لیے دریافت کرتے تو بھی آپ ﷺ یہی فرماتے۔

حدیث میں آیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مرد کا اپنی اولاد کو اَدب سکھانا' خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے اپنی لاڈلی' پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی تربیت فرما کر ہمارے لیے بہترین نمونہ پیش فرمادیا پھر حضرت امام حسن وامام حسین علیہم السلام کے ساتھ انتہائی محبت کا اظہار فرما کر دُنیا کو دکھادیا کہ بچوں کے ساتھ کس قدر شفقت کرنی چاہئے۔ آج بے تمیز مائیں اَپنے بچوں کو بات بات پر پیٹ کر پٹنے کی بری عادت ڈال کر اُن کے مزاج کو خراب کر دیتی ہیں۔ بعض بے تمیز یہ نہیں سوچتیں کہ ماں کی زبان کی نکلی ہوئی دُعا یا بد عا بہت جلد اولاد کو لگتی ہے۔ غصہ میں آکر انہیں کوستی' کم بخت' اندھا' منحوس وغیرہ جیسے بیہودہ لفظ بکتی ہیں۔ ایک طرف اَپنے نامہء اعمال کو کوسنے بکنے کی سیاہی سے کالا کرتی ہیں۔ دوسری طرف اَپنے بچوں کو بد دعائیں دے کر اُن کی زندگی برباد کرتی اور پھر جب وہ تکلیف پاتے ہیں تو اُن کی تکلیف سے خود رنج اُٹھاتی اور پچھتاتی ہیں۔ لیکن اُس وقت کا پچھتانا فائدہ نہیں دیتا۔

حضورِ اکرم ﷺ کو حسنین کرام کی دلداہی اِس قدر منظور تھی کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ جمعہ کا خطبہ مسجد کے منبر پر کھڑے دے رہے تھے' اِتنے میں یہ دونوں صاحبزادے جو اُس وقت بہت ہی چھوٹے چھوٹے تھے' مسجد میں آنے لگے' ابھی اچھی طرح پیروں چلنا نہ سیکھا تھا' پیر کانپنے لگے' اندیشہ ہوا کہ گر نہ پڑیں۔ حضور ﷺ وعظ کہتے کہتے منبر سے اُترے اور دونوں صاحبزادوں کو گود میں اُٹھا کر منبر پر بٹھالیا اور وعظ فرمانے میں مشغول ہوگئے۔ پس ماں اور باپ دونوں کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اولاد کا حقوق اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے اُن کے ذمہ کیا مقرر کیا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

تفصیل حقوقِ اَولاد

ہر چیز کے لیے الگ الگ حدیثیں ذکر کرنے کے بجائے ہم ایک جگہ سب باتوں کو بتائے دیتے ہیں۔ اِن میں بعض باتیں فرض ہیں اور بعض مستحب۔

ماں اور باپ کے ذمہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہو نہلا دھلا کر سب سے پہلے اُس کے سیدھے کان میں اَذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی جائے۔ کان میں اَذان کہنے میں دیر کرنے سے یہ اندیشہ ہے کہ بچہ کو شیطان ''مسان یا ام الصبیان' کمیڑے'' کا مرض نہ ہو جائے۔ چھوہارہ یا کوئی میٹھی چیز چبا کر اُس کے منہ میں ڈالے۔ ہو سکے تو ساتویں دن ورنہ چودہویں' ورنہ اکیسویں دن عقیقہ کر کے لڑکی کے لیے ایک بکرا یا بکری اور لڑکے کے لیے دو ذبح کیے جائیں۔ اِن جانوروں کا گوشت قربانی کے گوشت کی طرح اللہ کے نام پر بھی دیا جائے۔ ایک ران دائی (دائی سے مراد حقیقتہً دودھ پلانے والی ہے جو اس کام کے لیے رکھی جائے) کو دینا بھی بہتر کہ یہ شکرانہ ہے اور دوست اَحباب کو بھی تقسیم کیا جائے۔ ماں باپ کو بھی اِس میں سے کھانا جائز ہے۔ عقیقہ کرنا ایسا ہے گویا بچہ کو رہن سے چھڑالیا۔ سر کے بال اُتروائیں۔ بالوں کے برابر چاندی تول کر خیرات کریں۔ جس قدر جلد ہو سکے بچہ کا نام تجویز کریں۔ بلکہ کچے بچہ کا بھی جو کم دنوں میں ضائع ہو جائے نام ضرور رکھ دیا جائے' ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں شکایت کرے گا۔ بچہ کو جو نام دیا جائے وہ اچھے معنیٰ کا ہو بے معنیٰ' مہمل' بے ہودہ نام نہ رکھا جائے' نہ پیار و محبت میں اچھے ناموں کو بگاڑ کر لیا جائے کہ یہ بچہ کے لیے بری فال ہے۔ ماں اگر خود دودھ نہ پلائے تو نیک دیندار نمازی عورت سے دودھ پلوایا جائے کہ دودھ پلانے والی کی عادت کا اثر بچہ پر ضرور پڑتا ہے۔ بچوں کے کھانے پینے پر جو کچھ بھی صرف کیا جائے وہ پاک کمائی' حلال آمدنی سے ہو۔ رشوت' ظلم اور غبن کی آمدنی کا

marfat.com

کھانا بچپن ہی سے ناپاک عادتیں پیدا کرے گا۔ بچوں کی دلدہی کا ہر کام میں لحاظ رکھے' پہلے انہیں کھلائے پھر خود کھائے' انہیں پیار کرے' بدن سے لپٹائے' کاندھے پر چڑھائے' ہنسنے' کھیلنے' بہلنے کی باتیں کرے۔ بہلانے کے لئے بھی کبھی جھوٹا وعدہ نہ کرے' ڈرانے کے لئے بھی جھوٹ نہ بولے کہ اِس طرح بچپن ہی سے اُن کو جھوٹ کی عادت پڑے گی اور اس کا وبال ماں باپ کی گردن پر رہے گا۔ کئی بچے ہوں تو سب کے ساتھ برابری کا برتاؤ کرے' زبان کھلتے ہی سب سے پہلے اللہ' اللہ پھر پورا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو سکھائے۔ گالیاں دینے اور بے ہودہ باتیں بکنے کی عادت ہرگز نہ ڈالے کہ بچپن کی پڑی ہوئی عادت مرتے دم تک نہیں چھوٹتی۔ جب تمیز آئے اَدب سکھائے' کھانے' پینے' ہنسنے' بولنے' اُٹھنے' بیٹھنے' بڑوں کا لحاظ کرنے' ماں 'باپ' استاد کی تعظیم کرنے کی تعلیم ابتداء ہی سے دے۔ سب سے پہلے قرآن پڑھوائے کہ اُن کی بھولی معصوم زبان پر جب قرآن جاری ہوگا تو اس کا ثواب ماں باپ ہی کے نامہ اَعمال میں لکھا جائے گا۔ اُستاد یا اُستانی نیک' دیندار' پرہیزگار ہوں۔ لڑکی کو نیک عورت سے ہی پڑھوائے۔ جہاں تک ہوسکے مرد کے سپرد نہ کرے اگرچہ بوڑھا ہو' بعد ختم قرآن کریم ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔ باتوں' باتوں ہی سے اِسلامی عقیدے' سنت کے طریقے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت' اُن کے آل' اصحاب' اولیاء' علماء کی عزت اور عظمت کی تعلیم کرے۔ بے ہودہ قصہ سنانے کے بجائے (کہ اُن میں ایک طرف وقت کا ضائع کرنا' دوسرے جھوٹ بولنے کا وبال سر پر لینا ہے) نبیوں' ولیوں اور خدا کے نیک بندوں کے سچے چھوٹے' چھوٹے قصے سنائے' سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کردے اور نو برس کے ہوجائیں تو سختی کے ساتھ تاکید کرے۔ سستی کریں تو مارے لیکن نماز نہ چھوڑنے دیں' مارے تو منہ پر نہ مارے' بری محبت اور ایسے کھیل تماشوں میں جو اخلاق پر برا اثر ڈالتے ہیں انہیں ہرگز نہ لے

marfat.com

جائیں اور نہ جانے دے۔ سینما تھیٹر ویسے بھی حرام ہے۔ اِس میں جو وقت اور پیسہ خرچ کیا جائے وہ خرچ بھی حرام۔ بچوں کا دکھانا یا دیکھنے دینا' سب خطرناک ان سے ان کے اخلاق خراب ہونے کا یقین ہے۔ پڑھنے' لکھنے کے قابل ہو جائیں تو ناول' ناٹک کے قصے یا بے ہودہ عشقیہ کہانیاں تک انہیں نہ دیکھنے دے کہ ان کے پڑھنے پڑھانے سے جھوٹ کا وبال' وقت کا ضائع ہونا اور سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ جب ابتداء ہی سے ناپاک عشق ومحبت کے مضمون ذہن میں جمیں گے تو وہ آئندہ زندگی کو خراب کر دینے والے ہوں گے۔

دَس برس کی عمر کے بعد نہ ماں باپ اَپنے پاس سلائیں نہ کسی اور بچہ کو اُس کے پاس سونے دیں بلکہ بستر بالکل علیحدہ رکھیں۔ جب جوان ہو جائے تو اَپنے خاندان اور کفو میں' حسب ونسب اور دینداری کا سب سے پہلے خیال رکھتے ہوئے شادی کر دے۔ اَپنی زندگی ہی میں اِس کا خیال رکھے کہ مرنے کے بعد اُن کے لئے کم از کم اِتنا سامان چھوڑ جائے کہ وہ کسی کے محتاج نہ ہوں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

لڑکیوں کا خاص حق

لڑکیوں کا خاص طور پر یہ حق ہے کہ اُن کے پیدا ہونے پر رنجیدہ نہ ہو جیسا کہ اکثر آج کل کے مردوں اور عورتوں کی عادت ہے کہ لڑکی کے پیدا ہونے پر اِس قدر خوش نہیں ہوتے جتنا لڑکے کے پیدا ہونے پر ہوتے ہیں۔ لڑکیاں بھی اللہ کی نعمت ہیں' انہیں سینا' پرونا' کاتنا' کھانا' پکانا سکھائے' بیٹوں سے زیادہ ان کی خاطر کرے کہ لڑکیوں کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ دینے میں انہیں اور لڑکوں کو برابر رکھے' لیکن جو چیز دے پہلے لڑکیوں کو دے اور لڑکیوں کو نو برس کی عمر کے بعد نہ باپ اَپنے پاس سلائے

marfat.com

نہ بھائی وغیرہ کے پاس سونے دے' اسی عمر سے خاص نگرانی کریں۔ شادی برأت میں جہاں ناچ گانا ہو اور ڈومنیوں کی بے حیائی کی نقلیں' وہاں ہرگز نہ جانے دیں' ڈھول باجے سے انہیں قطعاً بچائیں کہ یہ ایک بڑا جادو ہے اور بہت سی خرابیوں کی جڑ' غیر بلکہ دور کے عزیز و قریب کے گھر تو کیسے خاص اپنے بھائی کے گھر تنہا نہ جانے دیں۔ ایسے بالاخانوں پر نہ رہنے دیں جن میں باہر کی طرف کھڑکیاں ہوں۔ صاف ستھرا رہنے اور شریعت کے مطابق لباس پہننے کی تعلیم دیں کہ ابتداء ہی سے اُن کو اچھی عادت پڑے۔ لباس کے نئے نئے فیشنوں سے جو بے حیائی کا نمونہ ہیں انہیں بچائیں۔ سر ڈھکنے' ستر چھپانے کی تاکید کریں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا......

پردہ کے احکام

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿النور:۳۱﴾

(یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مومن عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچا رکھیں (یعنی غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں) اور اپنے ستر کو چھپائیں' اپنا سنگار کسی کو نہ دکھائیں مگر بدن کا اتنا حصہ جو عادۃً کھلا رہتا ہے (یعنی چہرہ' پہنچوں تک ہاتھ اور گٹوں

marfat.com

تک پیر) اُپنے گریبانوں تک نقاب ڈالے رکھیں، (گلا بھی نہ کھل جائے) اور اَپنا سنگار کسی کو نہ دکھائیں، سوائے اَپنے شوہروں یا اَپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اَپنے بیٹوں کو یا اپنے شوہر کے بیٹوں کو (جو دوسری ماں سے ہوں) یا اَپنے سگے بھائی یا اَپنے سگے بھائیوں کے بیٹے یا وہ عورتیں اور غلام جوان کی ملک میں ہوں، یا اَیسے بچے جو ابھی بڑے نہیں ہوئے یا اَیسے بچے جن کو ابھی ستر کی تمیز نہیں ہے اور اَپنے پیروں کو مار کر بھی نہ چلیں جس سے اُن کے زیور کی جھانج (پیروں کے زیور کی آواز) سننے والوں کو معلوم ہو جائے۔ اے مومنو! سب مل کر اللہ کے سامنے توبہ کرو، تا کہ تم فلاح پاؤ۔

پردہ کی سخت تاکید قرآن سے ثابت، دُنیا میں آجکل جس قدر خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں وہ بے پردگی ہی کے سبب ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں جو نہایت پاک دامن اور تقویٰ و طہارت کی مجسم نمونہ تھیں۔ اللہ جل شانہ، قرآنِ کریم میں اُن کو بھی نہایت تاکید کے ساتھ پردہ کا حکم دیتا ہے اور یہاں تک تاکید فرماتا ہے کہ کسی سے بات بھی کرنی ہو تو پردہ کے پیچھے سے بات کرو۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے......

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۚ ﴿سورۃ الاحزاب پارہ ۲۲: آیت ۳۲-۳۳﴾

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو تم پرہیز گار بن کر رہو (غیر مردوں سے باتیں کرتے وقت) بات میں نرمی بھی نہ کرنا، کہیں جس کے دِل میں مرض ہے وہ للچانہ جائے اور جب بات کرنا نیکی کی بات کرنا۔ تم اَپنے گھروں ہی کے اندر

marfat.com

رہو اور پرانے جاہلیت کے دنوں میں جس طرح باہر پھرا کرتی تھیں اُس طرح نہ پھرو نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرو زکوٰۃ دو اور اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کی باتوں کو بالکل اُٹھا دے اور تم کو بالکل پاک بنا دے۔

(یعنی ایسا پاک کر دے کہ تم دُنیا کی اور عورتوں کے لئے نمونہ بن جاؤ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اَپنے حبیب ﷺ کے ذریعہ اُن کو ایسا سدھایا کہ وہ آج دُنیا کی تمام عورتوں کے لئے سب سے اَچھا نمونہ بنیں)

مسلمان عورتوں کو چاہیئے کہ اُن کے قدم بہ قدم چلیں، اللہ کی پیاری بنیں اور عزت و عظمت، شرم وحیاء اور غیرت کی تصویر بن کر تمام دُنیا کی عورتوں کو اِنسانیت کا بہترین نمونہ دکھائیں اور یہ جتائیں کہ اِسلام اور صرف اِسلام ہی ہے جس نے عورت کو ذلت کی حالت سے نکالا اور عزت کے سب سے بلند مقام پر پہنچایا۔ تاریخ عالم گواہ ہے کہ سب سے پہلی آواز جو عورت کی حمایت اور اُس کی عزت و حرمت اور حقوق کی حفاظت میں بلند ہوئی وہ حضورِ اکرم ﷺ ہی کی آواز تھی۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ہی بچیوں کو زندہ درگور اور قتل ہونے سے بچایا، ماں باپ کی آنکھوں کا تارا اور جگر کا ٹکڑا بنایا، شادی شدہ عورتوں کو شوہروں کی ٹھنڈک، دل کا چین اور رفیقہء حیات قرار دیا۔ اُن کے حقوق معین فرمائے، اُنہیں ستانے اور اُن کا دل دکھانے پر عذابِ الٰہی سے ڈرایا۔ مائیں بنیں تو اولاد کے لئے اُن کی اطاعت بلکہ اُن کی طرف محبت کی نظر دیکھنے کو ہی عبادت الٰہی ٹھہرایا۔ حیف ہے اُن عورتوں پر جو اَیسے حامی خواتین، سید المرسلین ﷺ پر جان و دل نہ واریں اور اُن کی پیروی چھوڑ کر، پردہ سے منہ موڑ کر، یورپ کی تقلید پر جان دیں۔ اَپنے آپ کو غیر محرموں کی نظروں کا کھلونا بنائیں اور اَپنی عزت اَپنے ہاتھوں گنوائیں۔ مولیٰ اِس فتنہ سے سب مسلمان خواتین کو بچائے اور اُنہیں نیک و بد میں تمیز عطا فرمائے...... آمین۔

marfat.com

ظہورِ قدسی

یہی وہ باتیں ہیں جن کا ذکر ہم نے ابتداء میں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اَپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کامل اور مکمل نمونہ بنا کر دُنیا کے سامنے بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَپنے عمل سے یہ بھی دکھا دیا کہ خدا کی عبادت اِس طرح کرو اور یہ بھی سکھا دیا کہ ماں باپ' بیوی' بچے' ہمسایہ' دوست' دُشمن' سب کے ساتھ کس طرح پیش آؤ۔ غرض کھانا پینا' رہنا سہنا' ملنا جلنا' کوئی چیز ایسی نہیں جس کا کامل نمونہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیش کر دیا ہو۔ اِس لئے اَللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس زمانہ میں دُنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ جبکہ سارا عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاج تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کامل اور مکمل دین عطا فرمایا کہ اَب قیامت تک نہ کسی نئے دین و شریعت کی ضرورت رہی اور نہ نئے نبی کی حاجت۔

یہ نبی سب سے اعلیٰ' اِن کا مرتبہ سب سے بالا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ سب سے بالا و والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا ۔۔۔ نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں ۔۔۔ شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم ۔۔۔ وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو ۔۔۔ نمکیں حسن والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی ۔۔۔ چاند بدلی سے نکلا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ
جس نے ٹکڑے کئے ہیں قمر کے وہ ہے — نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی ﷺ
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کئے — اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی ﷺ
لامکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے — ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی ﷺ
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے — بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

جب کفر و شرک' الحاد و بے دینی' ضلالت و گمراہی' اِس طرح تمام عالم میں پھیلی ہوئی تھی کہ دُنیا کا کوئی حصہ ایسا نہ رہا جہاں اُس خدائے واحد کے جاننے پہچاننے اور ماننے والے پائیں جائیں اور رسولوں کے پیغام بھلائے گئے ، اُن کی لائی ہوئی کتابیں کانٹ چھانٹ اور تبدیلیوں کا شکار ہوئیں۔

اُپنی اصل حالت پر محفوظ نہ رہیں۔ اُس وقت غیرتِ الٰہی حرکت میں آئی اور وہ جلوۂ نورِ حقیقت جو ازل ہی سے اس زمانہ میں ظہور فرمانے کے لئے معین کیا جا چکا تھا۔ اِس جسمانی دُنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

ولادتِ باسعادت

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں......

"کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْن"

میں اسی وقت نبی ہو چکا تھا جب کہ آدم علیہ السلام کا وجود بھی نہ بنا تھا

نیز فرماتے ہیں......

"اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ"

میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبیوں کا ختم کرنے والا (آخری نبی اُس وقت سے)

marfat.com

معین ہو چکا ہوں جبکہ آدم علیہ السلام ابھی گندھی ہوئی مٹی ہی کی حالت میں تھے۔

پھر آپ نے ذکرِ ولادت باسعادت کو اپنی ہی پیاری زبان میں اِس طرح بیان میں لاتے ہیں کہ......

وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دُعَاءُ اِبْرَاهِیْمَ وَبَشَارَةُ عِیْسٰی
وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْهُ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ

میں تمہیں اپنی اگلی باتیں بتاؤں میرے ہی لئے ابراہیم علیہ السلام کی دعا تھی۔ میرے ہی حق میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور میرے ہی متعلق میری والدہ ماجدہ کے وہ خواب جو انہوں نے میری پیدائش سے پہلے دیکھے۔

ملائک آمنہ خاتون کو مژدہ سناتے ہیں
ابوالقاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں
حبیب اللہ کی اُم القریٰ میں آمد آمد ہے
شواہد قدرتِ حق کے خلائق کو دکھاتے ہیں
اگر کعبہ کی دیواریں کریں سجدہ عجب کیا ہے
کہ مصداقِ دُعائے حضرت اِبراہیم آتے ہیں
فرشتے منتظر تھے آمنہ خاتون کے گھر میں
کہ اَب حضرت جمالِ حق نما اَپنا دکھاتے ہیں
حرم سے تابہ ملک شام روشن ہے زمیں یکسر
کہ دارُالملک جن کا شام ہے وہ شاہ آتے ہیں
یہ محفل محفل میلاد ہے آداب سے آ کر
سنو اخلاص سے ذکر رسول اللہ سُناتے ہیں
حکیم اب وقت پیری ہے درِ احمد پہ جا بیٹھو
حیاتِ جاودانی جس جگہ عُشاق پاتے ہیں

marfat.com

وہ نبیوں کے نبی، وہ رسولوں کے رسول، اَب صورتِ جسمانی اِختیار فرما کر رونق افزائے عالم ہوتے ہیں۔ جن کے ذکرِ ولادت کی محفل خود خالقِ عالم نے عالمِ اَرواح میں منعقد فرمائی۔ اُس میں حاضری کی سعادت اَرواحِ اَنبیاء و مرسلین علیہم السلام نے پائی۔ وہیں اُن سے اُن پر ایمان، اُن کی تصدیق کا وعدہ لیا۔ خود مالکِ عالم نے اُن کی ختم نبوت پر اَپنی شہادت کی مہر لگائی۔ اَنبیاء و مرسلین نے اِس وعدہ کو پورا کرتے ہوئے اَپنے اَپنے دور میں اُن کی آمد آمد کی خبر سنائی، اُن کی شان و عظمت بیان فرمائی۔ نظر برآں تمام عالم آنکھیں لگائے ہوئے ہے اور مشتاقِ دیدار کہ وہ آفتابِ ہدایت جلوہ فرمائے، تمام عالم کو منور بنائے اور دُنیا بھر کو راہِ ہدایت دکھائے۔ وہ دُرِّ مکنون جو حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک اور پشت خلیل علیہ السلام سے بواسطہ حضرت اسماعیل علیہ السلام، خواجہ عبداللہ کی پیشانی تک، پاک پشتوں، مقدس سلسلوں میں منتقل ہوتا ہوا آرہا تھا۔ حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا بنت حضرت وہب کی تحویل میں دیا گیا اور مادی دُنیا کا دِل لبھانے کے لئے اَب بشری صورت اِختیار فرماتے ہوئے جلوہ افروز کون و مکان ہونے والا ہے۔

مثلے ہست کہ الجنس الی الجنس یمیل ...... بہر دل بردن من صورت انساں داری

ربودی دل زمہ رویانِ عالم ...... خرامِ ناز چوں ترکانہ داری

گلشن دہر میں ظاہری بہار کا موسم ہے کہ حقیقی رُوحانی بہارِ بے خزاں کا ظہور ہونے والا ہے، ربیع الاول کا مہنہ ہے اور باختلاف روایات ۸، ۹، ۱۰، یا ۱۲ تاریخ صبح نور افروز دوشنبہ، بہار کا موسم، بہار کا وقت، عجیب و غریب پیارا سہانا سماں، اُدھر ارواحِ انبیاء علیہم السلام، جماعت ملائکہ، حورانِ عین، وارواح اولیاء مقربین، سب کی طرف سے وکیل بن کر حضرت رُوح الامین غایت ذوق شوق سے اَپنی رُوحانی نورانی زبان میں یوں رطب اللسان کہ......

marfat.com

اِظْهَرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ ...... اِظْهَرْ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
اِظْهَرْ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ...... اِظْهَرْ يَا رَحْمَةَ الْعَاشِقِيْنَ
اِظْهَرْ يَا مُرَادَ الْمُشْتَاقِيْنَ

اِدھر ہم مشتاقانِ دیدار ایک جلوہ کے طلبگار، چشم رحمت کے اُمیدوار اُنہی کی محفل اُنہی کے دربار میں، اُسی سرکار سے لو لگائے ہوئے، اُنہی کا تصور جمائے ہوئے اُنہی کی طرف منہ اُٹھائے ہوئے باادب عرض کرتے ہیں......

یا مصطفےٰ ﷺ یا مجتبیٰ ﷺ مشتاقِ دیدارِ توام
زیبائے رُخ بہر خدا مشتاقِ دیدارِ توام
اے مظہرِ ذاتِ خدا مشتاقِ دیدارِ توام
اے سیدِ خیرُ الوریٰ مشتاق دیدارِ توام
اے ذُوالکرم عالی ہمم پیغمبر خیر الامم
اے ہادی و نور الہدیٰ مشتاق دیدار توام
اے درد تو درمانِ ما ، وے عشق تو ایمانِ ما
اے شانِ تو شانِ خدا مشتاق دیدارِ توام
بر در گہ خیر الوریٰ با صد ادب بادِ صبا
گو از حکیم بے نوا مشتاق دیدار توام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ...... وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اُدھر عرض جبریل امین شرف قبول پاتی ہے اور وہ سرکار احمد مختار سید ابرار و اخیار احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الی یوم القرار بغایت جاہ جلال، اپنے قدمِ ناز سے خاکدانِ عالم کو مالا مال فرماتے ہیں۔ کاش! اِدھر ہم گنہگاروں پر بھی نظر کرم فرمائیں۔ ... آنکھوں سے حجابِ غفلت اُٹھائیں، جلوہ زیبا دکھائیں، اپنا ہی

marfat.com

والا وشیدا بنائیں' تاکہ انہیں کو دیکھیں' انہیں کی سنیں' انہی کی راہ پر چلیں' اسی پر مریں' قیامت کے دن اُنہی کے زمرہ میں اُٹھیں۔

آمدِ خاتم النبیین کے اطراف و اکناف عالم میں ترانے گائے جا رہے ہیں' وحوش وطیور دھوم مچا رہے ہیں۔ کعبہ معظمہ سے آواز بلند ہو رہی ہے کہ اَب میں بتوں کی نجاست سے پاک کیا جاؤں گا اَب مجھ میں خدائے واحد کی پوجا کرنے والے آئیں گے' دیدار پر انور کے لئے مشتاق آنکھیں اُٹھی ہیں۔ منادی غیب ندا دے رہا ہے کہ

وہ اُٹھی دیکھ لو گردِ سواری = عیاں ہونے لگے انوارِ باری
نقیبوں کی صدائیں آ رہی ہیں = کسی کی جان کو تڑپا رہی ہیں
مؤدب ہاتھ باندھے آگے آگے = چلے آتے ہیں کہتے آگے آگے
فدا جن کے شرف پر سب نبی ہیں = یہی ہیں وہ' یہی ہیں وہ' یہی ہیں
یہی والی ہیں سارے بے کسوں کے = یہی فریادرس ہیں بے بسوں کے
یہی ٹوٹے دلوں کو جوڑتے ہیں = یہی بند الم کو توڑتے ہیں
اَسیروں کے یہی عقدہ کشا ہیں = غریبوں کے یہی حاجت روا ہیں
یہی کرتے ہیں ہر مشکل میں امداد = یہی سنتے ہیں ہر بیکس کی فریاد
اُنہیں ہر دم خیالِ عاصیاں ہے = اُنہی پر آج بارِ دو جہاں ہے
فزوں رتبہ ہے صبح و شام اُن کا = محمد مصطفےٰ ﷺ ہے نام اُن کا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

بہت نزدیک آ پہنچا وہ پیارا...... فدا ہے جان و دل جس پر ہمارا
اُٹھیں تعظیم کو یارانِ محفل...... ہوا جلوہ نما وہ جانِ محفل

marfat.com

قیام برائے اَدائے سلام

خبر تھی جن کے آنے کی وہ آئے ...... جو زینت ہیں زمانے کی وہ آئے
فقیرو جھولیاں اپنی سنبھالو ...... بڑھو! سب حسرتیں دل کی نکالو
پکڑ لو اُن کا دامن بے نواؤ ...... مرا ذمّہ ہے جو مانگو وہ پاؤ
مجھے اقرار کی عادت ہے معلوم ...... نہیں پھرتا ہے سائل اُن کا محروم
کرو تو سامنے پھیلا کے دامن ...... یہ سب کچھ دیں گے خالی پا کے دامن
حسنؔ ہاں مانگ لے، جو مانگنا ہے ...... بیاں کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو مدّعا ہے

عرضِ سلام بدرگاہِ خیرالانام

مُصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم = نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم دَرُود = نوشہ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد دَرُود = ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
کنز ہر بے کس و بے نوا پر دَرُود = حرز ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں دُرود = مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آگیا = اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں = اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں = اُس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
اُن کے مولا کے ان پر کروڑوں دُرود = اُن کے اَصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
اَصدق الصادقین سید المتقین = چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
ترجمانِ نبی ، ہم زبانِ نبی = جان شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
زاہد مسجد احمدی پر دُرود = دولت جیش عسرت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شیر شمشیر زن شاہِ خیبر شکن = پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
بنت صدیق آرامِ جانِ نبی = اُس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
اُس بتولِ جگر پارۂ مصطفےٰ = حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
حسن مجتبٰی سیدُ الاسخیاء = رَاکب دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
اُس شہید کربلا ، شاہِ گلگوں قبا = بے کس دشت غربت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا = اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جان نثارانِ بدر و اُحد پر دُرود = حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شافعی، مالک، احمد، امام حنیف = چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
غوثُ الاعظم امامُ التقٰی والنقٰی = جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھون سلام
تیرے اُن دوستوں کے طفیل اے خدا = بندۂ ننگ خلقت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں = شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور = بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام = شمعِ بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا = مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

marfat.com

رضاعت

صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ حضورِ انور ﷺ نے سات دن اپنی مادرِ مشفقہ کا دودھ پیا پھر چند روز ثویبہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا' پھر حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔

یتیمی و بچپن

ابھی حضور بطنِ مادر ہی میں تھے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' رسولِ اکرم ﷺ کے والد ماجد راہی ملکِ عدم ہوئے۔ پانچ سال کی عمر تھی کہ مادرِ مشفقہ کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔ دو سال کے بعد حضرت عبدالمطلب آپ کے دادا بھی انتقال فرما گئے۔ بظاہر اس دُرِّ یتیم کا بجز خداوند تعالیٰ جل شانہٗ کے کوئی کفیل نہ تھا۔ آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کچھ عرصہ آپ ﷺ کے بزرگوں میں زندہ رہے' جو سفرِ تجارت میں بھی آپ کو ہمراہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کی اچھی عادتوں کی بچپن ہی سے شہرت تھی اور اہل عرب نے آپ ﷺ کے بچپن ہی میں آپ کو صادق اور امین کا خطاب دیا۔

عالمِ شباب

اِسی نیک نامی اور ذاتی خوبیوں کے سبب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو اَپنی تجارت کا نگرانِ کار تجویز کیا اور اَپنا مال فروخت کے لئے دیا۔ پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی شادی ہوئی۔

بعثت

چالیس برس کی عمر تک آنحضرت ﷺ اکثر غارِ حرا کی خلوت میں تشریف رکھتے۔

marfat.com

کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے کہ......

وہ شمع اُجالا جس نے کیا، چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دُنیا کے دَرباروں میں
گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں ، یہ نور نہ ہو سیاروں میں
جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اِک کملی والے نے بتلا دیا چند اِشاروں میں
وہ جنس نہیں ایمان جسے ، لے آئیں دُکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں
ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی ، بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ہم رتبہ ہیں یارانِ نبی ، کچھ فرق نہیں اِن چاروں میں

چالیس سال کی عمر میں اشاعتِ اِسلام کے لئے حسب فرمانِ باری تعالیٰ ''قُمْ فَاَنْذِرْ'' ﴿سورۃ المدثر:۲﴾ آپ ﷺ نے تبلیغ و تعلیمِ اِسلام کا بیڑا اُٹھایا۔ اِس خدمت کی اَنجام دہی میں تیراں سال مکہ معظمہ میں صرف کیے۔

ہجرت

اگرچہ اِس عرصہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر شجاع بھی دائرہ اِسلام میں دَاخل ہو چکے تھے لیکن جب کافروں' مشرکوں نے حد سے زیادہ تکلیفیں پہنچائیں۔تب مجبوراً اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مدینہ منورہ کا عزم فرمایا اور آپ ﷺ کے ساتھ اکثر صحابہ کرام رضوانُ اللہ علیہم اجمعین نے بھی ہجرت کی۔وہاں پہنچ کر اوّل آپ ﷺ نے اخوتِ اِسلامی کا سلسلہ جوڑا۔انصار و مہاجرین کو آپس میں بھائی بھائی بنایا۔آخر اہل

marfat.com

مکہ کی زیادتیوں سے تنگ آ کر آپ ﷺ نے تلوار اُٹھائی اور اکثر معرکوں میں کفار کو سخت شکست دی۔ اپنی مقدس زندگی کا پیارا نمونہ تمام عالم کے سامنے پیش فرمایا اور اُن کو دعوت دی کہ......

"اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ" ﴿سورۂ آلِ عمران:۳۱﴾

اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو' اللہ کے پیارے بن جاؤ گے۔

رحلت

آخر دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرما کر نورِ اسلام تمام عالم میں پھیلا کر اسلام اور اہلِ اسلام کی جڑ دُنیا بھر میں جما کر اِس جہان سے حجاب فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

کاش! مالکِ عالم ہمیں بھی اُنہی کے نقش قدم پر چلائے' اُنہی کی محبت میں جلائے' اِسی میں خاتمہ فرمائے' اور آخری دن اُنہی کے سایہء عاطفت میں اُٹھائے' اُن کی شفاعت کا مستحق بنائے' اور ابدی راحت کے لئے جنت فردوس میں پہنچائے' اور اپنے عاجز بندہ مؤلف کتاب عبدالعلیم صدیقی کو اپنی محبوبیت کا خلعت پہنائے۔

اٰمِيْن ...... ثُمَّ ...... اٰمِيْن

بِجَاهِ ...... طٰهٰ ...... وَيٰسٓ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ

اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ' وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

marfat.com

دُعا

مومنو! عجز و التجا کے ساتھ
اب دعا کے لئے اُٹھاؤ ہاتھ
اے خدا! صدقہ کبریائی کا!
صدقہ اس نور مصطفائی کا
سیدھا رستہ چلائیو ہم کو
پیچ و خم سے بچائیو ہم کو
مرتے دم غیب سے مدد کیجو
ساتھ ایمان کے اُٹھا لیجو
جب دمِ واپسیں ہو یااللہ
لب پہ ہو لاالہ الا اللہ
دین و دنیا کی آبرو دیجو
دونوں عالم میں سرخرو کیجو
کینہ دھو مومنوں کے سینہ سے
سینہ ہو جائے پاک کینہ سے
سب کو اک راہِ حق دکھا یارب
دور ہو اختلاف بے جا سب
دین ہو دینِ احمدی کل کا
ہو طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کل کا
ہے خدا تو بڑا سمیع و مجیب
بے مرادوں کو کر مراد نصیب
کل مریضوں کو تندرستی دے
ناتوانوں کے تن میں چُستی دے
بے وطن کو وطن میں پہنچادے
قید سے قیدیوں کو چھڑا دے
کر غریبوں سے تنگدستی دور
تنگدستوں سے فاقہ مستی دور
رکھتے کثرت سے ہیں جو اہل و عیال
کر عطا ان کو حسب حاجت مال
جو ہیں مظلوم ان کی سن فریاد
اور کر غمزدوں کے دل کو شاد
تیرے بندے ہیں سب یتیم و سیپر
تیرے محتاج کل غریب و امیر
لے خبر بے کسوں غریبوں کی!
مشکلیں کھول کم نصیبوں کی
نہ رہے کوئی خستہ دل غمگین
سب کی پوری مراد ہو آمین

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَللّٰھُمَّ

اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ

وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَافَیْتَ ، وَتَوَلَّنَا

فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ ، وَبَارِکْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ ، وَقِنَا شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَکَ رَبَّ الْبَیْتِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۔ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ ۔ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَۃَ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَاءَکَ ۔ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ عَلَیْھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَمْ یُرَدَّ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ...... اٰمِیْنَ ...... بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی

اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

اَلْفَاتِحَہ ط

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

فریاد بہ بارگاہِ سرکار بغداد

یا سیّدنا غوث الاعظم شیئاً للہ شیئاً للہ ...... سرکارِ عرب سالارِ عجم شیئاً للہ شیئاً للہ

اے آلِ نبی اولادِ علی اے محی دین مصطفوی...... اے صاحب فضل وجود و کرم شیئاً للہ شیئاً للہ

عزت والے حرمت والے طاقت والے قوت والے...... اے صاحب دولت وجاہ وحشم شیئاً للہ شیئاً للہ

یا نوراً من انوار اللہ یا سرّاً من اسرار اللہ ...... یا بحراً من البحارِ کرم شیئاً للہ شیئاً للہ

اے جلوۂ حسنِ حسین وحسن اے لختِ بتول وشیرِ زمن...... اے جانِ جانانِ عالم شیئاً للہ شیئاً للہ

ہاں اے محبوبِ سبحانی‘ قطب اقطاب ربانی ...... اے غوث وغیاث ومغیث امم شیئاً للہ شیئاً للہ

بیمار ہوں میں ناچار ہوں میں دُنیا سے بہت بیزار ہوں میں...... مونس ہے کوئی نہ کوئی ہمدم شیئاً للہ شیئاً للہ

اَب حرص وہوا نے گھیر لیا‘ نفس وشیطان نے زیر کیا...... دیتا ہوں دُہائی میں ہر دم شیئاً للہ شیئاً للہ

کشتی ہے بھنور میں آن پھنسی‘ اور کھیون ہار نہیں ہے کوئی ...... سب عرض یہ کرتے ہیں پیہم شیئاً للہ شیئاً للہ

میں آپ ہی کا کہلاتا ہوں‘ اِس نسبت پر اتراتا ہوں...... رکھ لیجئے آپ ہی میرا بھرم شیئاً للہ شیئاً للہ

میلا ہے قادری مستوں کا‘ ریتی ہے چڑھی اور رنگ رچا ...... برکھا ہو کرم کی اب چھم چھم شیئاً للہ شیئاً للہ

ہاں بادۂ عشق پلا دیجئے‘ مست عرفان بنا دیجئے...... رنگ جائیں آپ کے رنگ میں ہم شیئاً للہ شیئاً للہ

در پر یہ بھکاری آیا ہے اور خالی جھولی لایا ہے...... اے قاسمِ رزق وفضل ونعم شیئاً للہ شیئاً للہ

ہے وقت مدد یا محی الدین پھر ہو احیاءِ دین متین...... پھر فتح مبیں کا اُڑے پرچم شیئاً للہ شیئاً للہ

ہے عبد علیم صدیقی‘ وابستہ دامانِ قدری ...... ہاں صدقہ اجدادِ کرم شیئاً للہ شیئاً للہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

(خدا کی یاد دلایئے، کہ یاد دلانا مومنوں کو نفع پہنچاتا ہے)

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

المسمّٰے بہ

محافلِ میلاد مبارک میں پڑھنے کے لیے نہایت مستند

ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

(حصہ دوم)

تالیف

مبلغ اعظم حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم الصدیقی القادری الرضوی رحمۃ اللہ علیہ

﴿والد ماجد﴾

قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدر جمیعت علماء پاکستان

ناشر

اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ

marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَحْمَدِنِ الْمُجْتَبٰی مَوْلَانَا وَ شَفِیْعِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ

اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ

وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

﴿سورہ الجمعۃ:آیت:۲﴾

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ

نغمہء توحید

اللہ اللہ اللہ اللہ | اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ | اللہ اللہ اللہ اللہ

ذرّہ ذرّہ میں ' تو ہی تو | ہر گل میں شجر میں تیری بو

کوئل کرتی ہے کو ' کو ' کو | بلبل ہے چہکتی ہو ' ہو ' ہو

marfat.com

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ
اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ
تو ہی تو تھا جب کچھ بھی نہ تھا — جب کچھ نہ رہے تو ہی ہوگا
پھر کون ہے کون میں تیرے سوا — تیرا ہی جلوہ ہے ہر سو
اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ
اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ
تو ہی خالق، تو ہی مالک — ہے تیرے سوا سب کچھ ھالک
ہے وردِ زبانِ ہر سالک — یاہو، مَن ھو، یاھو، من ھو
اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ
اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ
ہے سارے جہان کی تو رونق — اے ذاتِ اَحد نورِ مطلق
اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقّ — لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُو
اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ
اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ
ہر شان میں تو، ہر آن میں تو — ہر آن ہے اک نئی شان میں تو
اے جانِ جہاں ہر جان میں تو — ہے تو ہی تو، ہر سو، ہر کو
اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ
اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ
عابد مصروفِ عبادت ہے — زاہد مشغولِ ریاضت ہے
عالم سرگرم ہدایت ہے — ہے تیری دھن میں ہر سادھو
اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

marfat.com

اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
دُنیا چھانی 'عالم میں پھرا — پر تیرا سُراغ کہیں نہ ملا
جب چشمِ بصیرت سے دیکھا — ہے دِل کے اَندر تو ہی تو
اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
نَحْنُ اَقْرَبُ سُنتا ہوں مگر — اور ایک قرب مجھے ہو اگر
ہو سمع بھی تو' اور تو ہی بصر — ظاہر باطن ہو تیری خو
اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
لاریب سمیع و بصیر ہے تو — علامِ عیوب و خبیر ہے تو
میں بے کس اور نصیر ہے تو — مشغول ہے ذکر میں ہر بُنِ مُو
اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
حکمت تیری ہے' حکیم ہے تو — سب حادث اور قدیم ہے تو
ہاں جانِ عبدِ علیم ہے تو — یاھو' یاھو' یاھو' یاھو
اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ

marfat.com

ترانۂ نعت

﴿از حضرت قبلہ مولانا شاہ محمد عبدالحکیم جناب جوش وحکیم قدس سرہٗ﴾

الٰہی نعتِ احمد سے بیاں شیریں زباں تر ہو
سخن مقبول و تکرارِ سخن قندِ مکرّر ہو
تری بوئے محبت سے دماغ جاں معطّر ہو
تری شمع تجلّی سے حریمِ دل منور ہو
تمہارے نام کے صدقے، تمہاری شان کے قرباں
نبی اللہ، احمد ﷺ ہو، مقدس ہو، مطہر ہو
تمہیں پایا، خدا پایا، تمہیں دیکھا خدا دیکھا
جمالِ حق نما اپنا دکھا دو تم کہ مظہر ہو
محمد مصطفےٰ ﷺ خیر البریۃ، رحمتِ عالم
اِمامُ الانبیا، سید شفیعِ روزِ محشر ہو
دکھایا جلوۂ برقِ تجلّی ایک عالم کو
اگر مومن کے دل میں ہو منافق کی زباں پر ہو
خدا وندا! بحقِ شاہِ بطحا احمد مرسل ﷺ
دمِ آخر زبانِ جوشؔ ہر اللہ اکبر ہو

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

مقصد تخلیق اِنسانی

اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے کہ اُس نے ہمیں اِنسان بنایا۔ ہماری ہدایت کیلئے اَپنے پیارے رسول، ہمارے آقا' سرکار محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ جنھوں نے ہمیں سیدھا رستہ دکھایا' ہر کام کا بھلا اور بُرا بتایا' ہماری ذمہ داریوں کو جتایا' خدا کے سامنے ہمارا سر جھکایا' دُنیا میں رہنے سہنے کا ڈھنگ سکھایا' دانائی اور حکمت کا سبق پڑھایا' وہ نہ آتے ہم کچھ نہ پاتے' یوں ہی جانوروں کی طرح بھٹکتے بھٹکاتے' نہ کچھ سیکھتے نہ سکھاتے' خدا کی تمام نعمتوں کے ہوتے ہوئے بھی کسی نعمت سے صحیح طور پر فائدہ نہ اُٹھاتے قرآنِ کریم میں آیا...... رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ......

''وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جوان پر اس اللہ کی آیتیں پیش کرتے' اُنھیں پاک فرماتے اور کتاب وحکمت سکھاتے ہیں' ورنہ اِس سے پہلے تو وہ سب کھلی گمراہی میں تھے''

اِنسان کو خبر ہی نہ تھی کہ ہم کیوں بنے؟ کیوں اِس دُنیا میں آئے؟ انھوں نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ کھانا' پینا' سونا' مزے اڑانا' بس یہی ہمارا کام اور سارا عالم ہمارا غلام۔ حالانکہ ذرا بھی عقل کو کام میں لاتے تو سمجھ میں آجاتا کہ اگر اِسی قدر ہمارا کام ہے تو ہم میں اور دوسرے جانوروں میں کیا فرق ہے؟ وہ بھی کھاتے پیتے، سوتے اور مزے اڑاتے ہیں۔

ہم دُنیا میں دیکھتے ہیں کہ ہر عقل مند کاریگر جب بھی کوئی چیز بناتا ہے' بنانے سے پہلے یہ سوچ لیتا ہے کہ یہ کس کام کے لئے ہوگی؟

بڑھئی نے میز' کرسی' سنار نے زیور' معمار نے مکان کیوں بنایا؟ کرسی اِس لئے کہ اِس پر بیٹھو' زیور اِس لئے کہ پہنو' مکان اِس لئے کہ اُس میں رہو۔ اِسی طرح اُس

marfat.com

زبردست حکمت والے کاریگر، تمام عالم کے بنانے والے ربِ اکبر جل جلالہ نے اِس عالم اور اِس کی کسی چیز کو بھی بیکار اور نکما نہیں بنایا۔

قرآنِ کریم میں آیا کہ جو سمجھدار ہیں وہ خدا کی کاریگری کے بھید پا کر یوں کہتے ہیں۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

اے ہمارے رب! تو نے یہ تمام عالم بیکار اور نکما نہیں بنایا

دوسری بات یوں سمجھئے کہ ہم جب بھی کسی چیز کو کوئی نام دیتے ہیں وہ کسی نہ کسی کام کو ذہن میں لے کر تجویز کرتے ہیں اور جب تک وہ اِس کام کو انجام دیتی ہے ہم اُس نام سے اُسے یاد کرتے ہیں، جوں ہی وہ اس کام کے قابل نہ رہے وہ کام دینا چھوڑ دے ہم وہ نام بھی اُس سے چھین لیتے ہیں۔ جب تک کرسی بیٹھنے کا کام دے ہم کہتے ہیں کہ یہ کُرسی ہے۔ زیور پہننے کے قابل ہو کہتے ہیں کہ یہ زیور ہے۔ مکان میں رہ سکیں کہتے ہیں کہ یہ مکان ہے۔ کرسی ٹوٹ جائے، کیل پرزے الگ الگ ہو جائیں، اِس قابل نہ رہے کہ اس پر بیٹھ سکیں، اگرچہ سامان سب کچھ موجود ہے، مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ کرسی نہیں کوڑا کرکٹ ہے۔ زیور ٹوٹ پھوٹ جائے، پہننے کے کام میں نہ آسکے ہم کہتے ہیں یہ زیور نہیں چاندی سونے کے ٹکڑے ہیں۔ مکان گر جائے، کڑیاں، تختے، اینٹ، پتھر، لوہا، چونا سب موجود مگر ہم کہتے ہیں یہ مکان نہیں کھنڈر ہے۔

ذرا سوچئے! یہ نام ہم نے پہلے کیوں رکھے تھے؟ اور پھر کیوں اِن چیزوں سے چھین لئے؟ فقط اِسی واسطے کہ نام کام کے سبب دیا جاتا ہے۔ جب تک اِن چیزوں نے نام کے قابل کام کیا ہم نے اُنھیں وہ نام دیا، انھوں نے اپنا کام چھوڑا، ہم نے اُن سے وہ نام چھینا۔

جب ہر چیز کسی کام کے لئے بنتی اور اُس کام ہی کے سبب نام پاتی ہے تو ہمیں

marfat.com

غور کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی جتنی چیزیں بنائیں سب کسی نہ کسی کام ہی کے لئے بنائیں...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ......

خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔ ﴿سورۃ البقرہ: آیت 29﴾

زمین میں جو کچھ ہے (اے انسانو!) ہم نے تمہارے لئے ہی بنایا

زمین ہمارے لئے فرش بنی' اس میں کھیتی کی گئی' درخت اُگے' پھل لگے' پھول کھلے' سب ہمارے ہی کام آئے' پتھر کھدے' کانیں نکلیں' سونا' چاندی' ہیرے' جواہرات پائے' زیور بنائے' آویزے لٹکائے' نگینے جڑے' الغرض سب کو ہم ہی کام میں لائے۔ قسم قسم کے جانور' اونٹ' ہاتھی' گھوڑے' بیل' گائے ہی نہیں وحشی جانوروں کی کھال' ہڈی' دانت اور بال تک ہمارے کام میں آئے۔

اُوپر نظر اُٹھاؤ' سورج ہمیں گرمی اور روشنی پہنچائے' چاند اندھیری راتوں کو روشن بنائے' ہمارے غلے اور میوؤں میں اپنی میٹھی روشنی کی کرنوں سے مٹھاس ڈالے اُنھیں لذیذ بنائے' ستارے ہمیں روشنی پہنچائیں' رستہ بتائیں اور اپنی خاص قسم کی کرنوں سے خاص خاص قسم کے فائدے بخشیں۔ غرض ہر طرح ہمارے کام آئیں۔

ذرا سوچئے تو سہی' یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خدا نے اِن سب چیزوں کو تو ہمارے کام کے لئے بنایا ہو مگر ہمیں یوں ہی بیکار اور نکما پیدا فرمایا ہو۔

مشین بنانے والے سے پوچھئے کہ تو نے یہ مشین کیوں بنائی؟ اِس سے کیا کام لیا جاسکتا ہے؟ کاریگر سے دریافت کیجئے کہ تیری اِس کاریگری کا کیا منشا ہے؟ اِسی طرح اِنسانوں کے بنانے والے' سارے عالم کے سجانے والے' اس زبردست کاریگر' خالق و مالک جن و بشر سے پوچھو کہ اے اللہ! تو نے ساری دُنیا تو ہمارے لئے بنائی' ہمیں کس کام کے لئے پیدا کیا؟

وہ اللہ تبارک وتعالیٰ اَپنے رسول ﷺ کی معرفت ہمیں خود ہی بتاتا ہے کہ تم نے

marfat.com

دیکھ لیا، سمجھ لیا، دیکھ لو سمجھ لو، ہر چیز پر غور کرلو...... ہم نے کسی چیز کو بیکار نہیں بنایا، سب کچھ تمہارے لئے پیدا کیا، پس اب سُنو کہ......

"سارا عالم تمہارے لئے اور تم ہمارے لئے"

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿سورۃ الذٰریٰت:56﴾

ہم نے جن وانس کو صرف اپنی ہی بندگی کے لئے پیدا فرمایا۔

اِس آیت سے صاف طور ثابت ہوا کہ سارے عالم و عالمیان، ہماری خدمت کے لئے بنے اور ہم اِس لئے پیدا کئے گئے کہ اُس خدا کو جانیں، پہچانیں، سمجھیں اور اُپنے عمل سے ثابت کریں کہ ہم بندے ہیں اور وہ اللہ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ۔

اِس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے بڑے بڑے عالموں نے فرمایا کہ "لِيَعْبُدُوْنِ" کا مطلب ہے "لِيَعْرِفُوْنَ" یعنی تمام جن وانس اِس لئے بنے ہیں کہ خدا کو جانیں اُسے پہچانیں اور یہ سمجھیں کہ ہم عبد ہیں اور وہ معبود۔

پس اگر ہم خدا کی عبادت کریں، بندگی بجالائیں، اُس کا کہنا مانیں، اُس کے حکموں پر سر جھکائیں، اُسے جانیں، اُسے مانیں، اُسے پہچانیں اور حقیقی معنوں میں اُس کے بندے بن جائیں، تب تو ہم اِنسان کہے جانے کے مستحق اور اگر ہم اِس خدمت میں اَپنے آپ کو نہ لگائیں، بندگی کے کام سے جان چرائیں، تو جس طرح ہم ان چیزوں سے جو مقررہ کام انجام دینا چھوڑ دیتی ہیں اُن کا نام چھین لیتے ہیں اُسی طرح خدا کی بندگی نہ کرنے، اُس کے حکموں پر نہ چلنے، سر نہ جھکانے اور اُس کی عبادت بجانہ لانے کے جرم میں ہم سے بھی اِنسان کا نام چھین لیا جاتا ہے، ایسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ﴿﴾

یہ لوگ تو چوپائے، بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکنے والے ہیں۔

marfat.com

چوپایہ راہ پر لگانے' ڈانٹنے ڈپٹنے اور زیادہ سے زیادہ مار کھانے سے کسی قدر دُرست ہو ہی جاتا ہے' اپنے مالک کو پہچانتا اور اُس کی فرماں برداری کرتا ہے جو اِنسانی صورت میں ہوتے ہوئے بھی خدا کی بتائی ہوئی راہ پر نہ لگے' سزا کی دھمکیاں سُن کر بھی باز نہ آئے' بلکہ تکلیفوں میں مبتلا ہونے پر بھی نہ سنبھلے' وہ حقیقۃً جانوروں سے بھی بدتر' اِس سے بہتر اینٹ اور پتھر' اِسی لئے اِرشاد ہوا کہ......

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً

تمہارے دل اس کے بعد اور زیادہ سخت ہو گئے پس یہ تو پتھر جیسے ہیں

بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله ...... وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ الله

دُنیا میں سب سے اوّل درجہ انسان کا قرار دیا گیا۔ خدائے قدوس فرماتا ہے......

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿التین:4﴾

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین بناوٹ پر پیدا فرمایا

دوسرا درجہ حیوان کا' تیسرے درجہ میں گھاس پات اور درخت اور سب سے آخری درجہ میں اینٹ' پتھر۔ جو اِنسان کام کو چھوڑے' ڈھور' ڈنگروں کی طرح رہے' وہ اِنسانیت کے درجہ سے گر کر بظاہر اگرچہ انسان کی صورت میں ہو' مگر حقیقۃً جانور کہلائے جانے کا مستحق ہے، جو اس درجہ سے بھی نیچے گرے وہ یقیناً پتھر بلکہ پتھر سے بھی بدتر۔

انسان وہی ہے جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ سمجھے' اُس کا کہنا مانے'

اور اُس کے حکموں پر چلے۔

خدا کے حکموں کے سامنے سر جھکانے ہی کو ہمارے دین کی اصطلاح میں اِسْلَام اور سر جھکانے والے کو مُسْلِم کہتے ہیں۔

marfat.com

ہمارے رسولِ مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے حکموں کے پانے والے سارے عالم کے پاس اُس کا پیغام پہنچانے والے اُس کا مبارک قانون لانے والے سب سے زیادہ خدا کی عبادات فرمانے والے اُسی کے سامنے اپنا اور ہم سب کا سر جھکانے والے اِس لئے وہ اِنسانیت کے سب سے اچھے نمونے اور وہی سب سے اعلیٰ اور پہلے مسلمان، انہی کی شان میں ارشادِ باری کہ......

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴿الاحزاب:21﴾

یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بہترین نمونہ (انسانیت) موجود ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه ...... وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

مظہرِ واحد و اَحد فرد ہیں سب صفات میں
لَیْسَ کَمِثْلِہٖ کی شان جلوہ نما ہے ذات میں
سرِّ حقیقت وجود ، کُنہ معانی شہود
نقطۂ اتصال ہیں واجب و ممکنات میں
بزمِ جہاں میں بے حجاب جب سے ہوا ہے سازِ حق
نعت نبی کی دھوم ہے، ساری ہی کائنات میں
دعویٰ عشق کی دلیل، وصلِ حبیب کی سبیل
ملتی ہے بے خودی میں اور ترکِ تلذّذ ذات میں
آپ کی اک نگاہ سے آئینہ ساں چمک اُٹھے
دل جو ہوئے تھے مُبتلا رجسِ تکدّرات میں
آب و ہوا و آگ و خاک نہ کیوں ہوں اُنکے تحت حکم
ساری ہی کائنات ہے اُن کے تصرفات میں

marfat.com

غیر نہ تھا نہ غیر ہے، غیر نہ ہو سکے کبھی
کس لئے پھر پھنسے علیم وہمِ تعینات میں

صَلَّی اللهُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله ...... وَسَلَّمْ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ الله

یہ بات ظاہر ہے کہ ہر سفید چیز چاندی اور ہر سنہری چیز سونا نہیں کہی جا سکتی۔ ہم ان چیزوں کو کسوٹی پر پرکھتے اور جانچتے ہیں کہ یہ سونا ہے اور یہ چاندی، اِسی طرح آنکھ کان، ناک، ہاتھ، پیر کی اس صورت کو آدمی نہیں کہتے، بلکہ آدمی وہی ہے جو آدمیت کا کام کرے، اِنسان وہی ہے جو اِس کسوٹی پر پورا اُترے، جو اِنسان کے لئے اُس کے پیدا کرنے والے خدائے تعالیٰ نے بنائی۔

اگر صرف صورت کے سبب کسی آدمی کا نام دیا جاتا تو خدا کی بندگی سے سر پھیرنے والوں کو جانور، چوپایوں بلکہ اینٹ پتھر سے بدتر نہ کہا جاتا۔ ابوجہل کی ظاہری صورت بھی تو آدمیوں ہی کی سی تھی اور آج ہزاروں لاکھوں پتھروں کے پجاری بھی تو بظاہر آدمیوں ہی کی سی شکل رکھتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ جب اُنھوں نے پتھروں کے سامنے سر جھکائے، اُن کو اپنا بڑا بنایا، اُن کے اِس عمل نے خود بتایا کہ وہ پتھروں سے برے ہیں۔ اِسی لئے اُن کے سامنے سر جھکاتے اور گائے، بیل، لنگور اور بندر تک کو اَپنا معبود بناتے ہیں اور اُن کی تعظیم بجالانے کو اَپنا مذہبی فرض ٹھہراتے ہیں۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اسی مضمون کو عجیب انداز میں بیان فرماتے ہیں کہ......

گر بصورت آدمی انساں بدے
احمد و بوجہل خود یکساں بدے

اگر صورت ہی کے سبب آدمی زادہ اِنسان کا خطاب پا سکتا تو ابوجہل اور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں برابر کہلاتے لیکن حقیقۃً اِن دونوں میں بڑا زبردست فرق ہے۔

marfat.com

دیکھو کہ:

احمد و بو جہل در بتخانہ رفت

درمیانِ رفت شان فرقے است زفت

سیّدِ عالم، احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو جہل دونوں اُس بتخانے میں گئے (جو ابراہیم علیہ السلام نے ایک خدا کی عبادت کے لئے بنایا تھا، مگر اس زمانہ میں وہی مبارک کعبہ بتخانہ بنا ہوا تھا) دُونوں کے جانے میں بڑا زبردست فرق ہے......اس لئے کہ

اُو درآید سر نہد چوں اُمتاں

ایں درآید سر نہد اُو رابتاں

ابو جہل آتا ہے تو غلاموں کی طرح بتوں کے سامنے سر جھکاتا ہے اور حضور احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم اُسی بت خانے میں تشریف لاتے ہیں تو بُت اُوندے منہ کے بل گر جاتے ہیں اور خاص انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو انسان ہیں اُن کے سامنے پتھر بھی سر جھکاتے ہیں اور جو پتھروں سے بھی بدتر ہیں وہی پتھروں کو دیوتا بناتے ہیں۔ اِنسانِ کامل اور تمام اِنسانوں کے لئے بہترین اِنسانیت کا نمونہ یا یوں کہو کہ اِنسانیت کے لئے کسوٹی ہمارے آقا و مولیٰ حضور نبی اکرم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مظہرِ کامل ہے حق کی شان و شوکت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں اک انداز وحدت کا
یہی ہے اصلِ عالم مادّہ ایجادِ خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا
گنہ، مغفور، دِل روشن، خنک آنکھیں، جگر ٹھنڈا

marfat.com

تعالیٰ اللہ ماہِ طیبہ عالم تیری طلعت کا
صفِ ماتم اُٹھے' خالی ہو زنداں' ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو! چلو مولیٰ نے دَر کھولا ہے جنت کا
رضائے خستہ جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن اُن کی رحمت کا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

پُرانے زمانہ میں پچھلی اُمتوں نے خدا کی نافرمانی کی' اللہ تعالیٰ نے اُن پر عذاب بھیجا' اُن کی صورتیں بدل کر بندروں جیسی بنا دیں' یہاں تک کہ وہ آپس میں لڑ کر ایک دوسرے کو پھاڑ کر سب کے سب ہلاک و برباد ہو گئے۔

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاؤں کی برکت کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد اِس قسم کے عذاب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سنگدل دشمنوں' کافروں اور مشرکوں کو بھی محفوظ رکھا۔ سرکار کو رحمت للعالمین کا خطاب دیا' سارے جہانوں کے لئے رحمت بنایا۔ آپ کی غیرت نے گوارا نہ فرمایا کہ رحمت للعالمین کے ہوتے ہوئے لوگ ایسے عذاب میں مبتلا کئے جائیں۔

راتوں کو روتے روتے مبارک آنکھیں سوجھ جاتیں' اُدھر کافر دلیری کے ساتھ کہتے کہ لاؤ دکھاؤ کہاں ہے وہ عذاب جس سے آپ ڈراتے ہیں؟ اِدھر سرکار اپنے رب کے حضور فریاد فرماتے ہیں۔ آخر مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسکین دے کر فرمایا کہ......

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ ۞

(یارسول اللہ) اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل نہ فرمائے گا جب تک کہ آپ ان میں موجود ہیں۔

marfat.com

پھر ارشاد فرمایا کہ......

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿﴾

اللہ تعالیٰ اِن پر عذاب نازل نہ فرمائیگا جب تک یہ اللہ سے مغفرت چاہتے رہیں

الغرض یہ سرکار کا صدقہ ہے کہ تمام عالم کے اِنسان اِس قسم کے عذاب سے اِس دُنیا میں بچ گئے۔ مگر عالمِ روحانی و برزخ میں اَعمال کے اعتبار سے صورتیں پاتے اور قیامت کے دن ہر ایک کے اعمال اُس کی صورت سے نمایاں کئے جاتے۔ رب تبارک وتعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے......

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ﴿﴾

جس دن (اعمال کے اعتبار سے) چہرے نورانی یا کالے کالے (ڈراؤنے) کر دیئے جائیں گے۔

آج اِس دُنیا میں وقت ہے کہ ہر اِنسانی صورت رکھنے والا خدا کے اِس اِنعام کی قدر کرے اور اَپنی زندگی کا صحیح مقصد معلوم کرتے ہوئے اَپنے آپ کو حقیقی انسان بنائے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ زندگی کا مقصد خدا کی پہچان ہے تو غور کے قابل یہ بات ہے کہ اُس ذات کو جانیں تو کیونکر جانیں' اُسے پہچانیں تو کس طرح پہچانیں' جبکہ نہ آنکھوں نے اُسے دیکھا' نہ ہاتھ سے اُس کو ٹٹول سکیں' نہ کان سے اُس کی آواز سُن سکیں' اگر عقلی گھوڑے دوڑائیں' ذہن و فکر سے کام لیں اور اُس کے متعلق اپنی طرف سے کوئی خیال قائم کریں تو وہ خیال ہمارا پیدا کیا ہوا خیال ہوگا اور وہ ربُّ العزت خالق ہے نہ کہ مخلوق' ہمارا عقل اور ذہن اُس کو گھیرے یہ ناممکن' جو گھر جائے اور ہمارے وہم و خیال میں آئے وہ خدا ہو ہی نہیں سکتا۔ پس وہ اللہ اَپنے جاننے پہچاننے کی ترکیب خود ہی بتاتا اور قرآنِ کریم میں اِس طرح اِرشاد فرماتا ہے کہ......

marfat.com

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ﴿سورۃ الجمعہ:۲﴾

اللہ وہی ہے جس نے اُمیوں (ان پڑھوں) میں ایک اَیسے رسول کو بھیجا جو انہی میں سے ہے۔

یعنی اُس اللہ نے اَپنی شان جتانے اور اَپنے عرفان کی منزل طے کرنے کے لئے ایک اَیسے فرد کو اِس عالم میں بھیجا جس کی ذات وصفات میں اَپنی ذات وصفات کا جلوہ دکھایا' اُنہیں خود پڑھایا' خود سکھایا' خود سمجھایا اور وہی باتیں دُنیا والوں کو سکھانے' پڑھانے اور سمجھانے کے لئے خدمت رسالت پر مقرر فرمایا کہ ایک طرف اللہ کی باتیں زبان سے بتائیں' دوسری طرف اَپنے آئینہ میں اُس کی صفات کا جلوہ دکھائیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اللہ اللہ جمالِ شہِ بطحا دیکھو
نورِ حق جلوہ نما ہے رُخِ زیبا دیکھو
اسمِ اللہ کا مظہر ہے جمالِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم
قابلِ دید ہوں آنکھیں تو یہ جلوہ دیکھو
حق نما آئینہ ہے شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لاریب
ہے اگر دیدۂ بینا دلِ دانا دیکھو
کنزِ مخفی کا ہے وہ نور و ظہورِ اوّل
چشمِ حق بیں سے جمالِ شہِ بطحٰی دیکھو
اللہ اللہ زہے شانِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم
نہیں مخلوقِ خدا میں کوئی ایسا دیکھو
رُخِ روشن سے اُٹھا دیجئے بُرقع شاہا
کتنے مشتاقِ زیارت ہیں خدا را دیکھو

marfat.com

ایک مدّت سے تڑپتا ہوں زیارت کے لئے
نظرِ مہر سے اس ذرّہ کو شاہا دیکھو
سُرمہ چشم اگر خاکِ درِ احمد ﷺ ہو
نورِ توحید کا ہر رنگ میں جلوا دیکھو
جن کو فردوسِ بریں کی ہو تمنا مختارؔ
اُن سے کہہ دو کہ چلو پہلے مدینہ دیکھو

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله ...... وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ الله

رسول؛ حقیقۃً خالق ومخلوق اور عابد ومعبود کے درمیان ایک واسطہ ہیں کہ خدا سے اُس کی باتیں سیکھتے اور اس عالم والوں کو سکھاتے ہیں۔ وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں فرماتے' بلکہ وہی بتاتے ہیں جو اللہ سے تعلیم پاتے ہیں۔ قرآن میں اِرشاد ہوتا ہے کہ......

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ﴿النجم:3-4﴾

یہ رسول ﷺ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں فرماتے
بلکہ وہی فرماتے ہیں جو خدا سے وحی پاتے ہیں۔

وَحی ؟ خدا کی تعلیم کا وہ طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں اور نبیوں کے لئے اِختیار فرماتا ہے۔ عالم والے دیکھیں اور خود ہی سمجھیں کہ جب یہ بھی اُمّی' وہ بھی اُمّی۔ نہ اُن کو کوئی ظاہری اُستاد ملا' نہ اِن کو' پھر انھوں نے یہ باتیں اور یہ علم وحکمت کا سبق کہاں سے سیکھا؟ یقیناً جب ظاہری کوئی اُستاد نہیں' تو باطنی سکھانے والا وہ رب ہی ہو سکتا ہے جس کی طرف یہ بلا رہے ہیں۔ وہ رب خود ہی جانتا ہے کہ اُس کی کیا شان ہے اور کیا صفات' وہ خود بتاتا ہے' خود تعلیم فرماتا ہے' ارشاد ہوتا ہے کہ......

اٰتَیْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿﴾

marfat.com

ترجمہ:- ہم نے اِس رسول کو اپنی طرف سے علم سکھایا۔

اِسی لئے اِن رسول کی شان بتائی جاتی ہے ''یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ'' یہ رسول ان کے سامنے اللہ کی نشانیاں پیش فرماتے ہیں، اُس کے وجود پر عقلی دلیلیں سُناتے ہیں اور علامتیں دکھاتے ہیں۔ ہم کسی نابینا کے سامنے ہزاروں طریقوں پر بیان کریں کہ نارنگی کا رنگ ایسا ہوتا ہے' کسی بہرے کو مختلف طریقوں سے سمجھائیں گے کہ گانے' باجے میں راگنیاں ایسی دلکش ہوتی ہیں' لیکن وہ ہرگز نہیں سمجھ سکتا' جب تک کہ آنکھوں سے پردہ نہ ہٹے اور کان میل کچیل سے صاف نہ ہوں۔

اِسی لئے اِن رسول کو طریقہ بھی سکھا دیا گیا کہ اِن دل کے اَندھوں کی قلبی آنکھوں' دِل کے کانوں اور بیہودہ خیالات سے بھرے ہوئے دماغوں کو صاف کرکے اِن کی باطنی صلاحیتوں کو کس طرح کارآمد بنائیں اور بروئے کار لائیں کہ یہ اللہ کی نشانیاں دیکھ کر سمجھ سکیں۔ اِسی لئے اِن کی شان اِس طرح ظاہر فرمائی کہ......

وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ۔ ﴿الجمعہ:۲﴾

(وہ رسول) اِن کو (ہر قسم کی آلودگی سے) پاک فرماتے ہیں (اور دِل کو آئینہ کی طرح شفاف بنا کر) اِن کو کتاب وحکمت (یعنی عقلی ونقلی علوم) سکھاتے ہیں۔

قرآنِ کریم کی تلاوت فرما کر' دلوں کو لبھا کر' اُن کے زنگ اور میل کچیل کو ہٹا کر معانی ومطالب قرآنی سمجھا کر اَسرارِ ذات وصفات اِلٰہی تعلیم فرماتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه ...... وَسَلَّمْ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

چھٹی صدی عیسوی یا آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کی تاریخ پر نظر ڈالئے کہ اُس وقت زمانہ کا کیا حال تھا؟ آدمی کہلانے والے بشری صورت آدمی کی سی مورت ضرور رکھتے تھے مگر عادت' خصلت اور طبیعت کے اعتبار سے جانور ہی نہیں جانوروں سے بھی بدتر' گھاس پات بلکہ اُن سے بھی ذلیل تر۔ یقیناً ایسے پتھر کو بھی اُن سے بہتر کہا

marfat.com

جائے تو بجا' پھر بھی نہیں کہ کسی ایک ملک کے رہنے والوں کی یہ حالت ہو۔ قرآن حکیم بتاتا ہے کہ......

وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿الجمعہ:۲﴾

(حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے) وہ سب (کے سب) کھلی ہوئی گمراہی میں (پڑے) تھے۔

یعنی انہیں یہ بھی خبر نہ تھی کہ اِنسان کسے کہتے ہیں؟ اور اُس کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟ اُسے کس رستہ پر چلنا چاہئے؟ کیا کرنا اور کیا نہ کرنا چاہیئے؟

بابل کی تہذیب بُری ہو یا بھلی ختم ہو چکی۔ مصر کی ترقی کی روائتیں افسانہ اور کہانی بن کر رہ گئیں' یونان کے فلسفہ وحکمت کے سبق دفن ہو چکے' ہندوستان اور ایران کس گنتی میں ہیں' وہ یورپ والے جو آج تہذیب کے علمبردار ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں' اندھوں کی طرح بھٹک رہے تھے۔ چوتھی صدی کے اِس واقعہ ہی سے ان کے بھٹکنے کا اندازہ لگایئے......

ایک مسیحی بادشاہ کی صدارت میں مقام ''اُنیس'' پر ایک بڑی زبردست کانفرنس ہوتی ہے' اُس میں سب سے اہم بحث یہ رکھی گئی کہ ''عورتیں آدمی ہیں یا جانور'' بہت زوردار بحث کے بعد آخر بادشاہی بیگمات کی خاطر' محض کثرت رائے سے یہ قرار دیا گیا کہ ''عورتیں ہیں تو آدمی مگر مرد کی خدمتگار''۔ اِس سے یہ اندازہ کیجئے کہ تہذیب و تمدن اور اصولِ معاشرت ومعیشت کے اعتبار سے اُس دور میں اُن مدعیانِ تہذیب کی حالت کیا تھی؟ بھلی عادتیں کیسی اور پسندیدہ چال چلن کا کیا ذکر؟ یوں کہیئے کہ دُنیا بھر کی کوئی برائی ایسی نہ تھی جو اُن کی گھٹی میں نہ پڑی ہو۔ اُن کی بے حیائی اور بے غیرتی کا نقشہ پیش کرتے ہوئے آج ہمیں شرم آتی ہے لیکن اُس زمانہ میں وہ بے شرمی کی باتیں ہی بھلی سمجھی جاتی تھیں۔ قرآن نے بتایا' تاریخ نے دکھایا کہ جا بجا ہادی اور رہبر آئے

marfat.com

اور ضرور آئے اور ہر ایک نے یہی سکھایا اور ضرور سکھایا کہ

''اِس عالم کو ایک پیدا کرنے والے نے بنایا اور اِنسان وہی ہے جو اُس مالکِ عالم کے حکموں کے سامنے سر جھکائے اور زندگی گزارنے کا جو طریقہ وہ پروردگار بتائے اُس پر چل کر آدمی بن جائے''۔

حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب نے یہی بتایا، خود مصیبتیں اُٹھائیں، تکلیفیں سہیں، خدا کے عذاب سے ڈرایا، دھمکایا اور اُس کے انعام کا وعدہ یاد دلایا مگر آخر وہ وقت آیا کہ شام وعراق، فلسطین وحجاز کہیں بھی کسی کی تعلیم کا کوئی اثر باقی نہ رہا، اگر نام نہاد کچھ افراد اُس خدا کی یاد میں لگے بھی تو اس طرح کہ بستیوں کو چھوڑ چھاڑ جنگل اور پہاڑ کے کونوں میں جا چھپے، بنی اسرائیل وبنی اسمٰعیل دونوں کے بڑے دادا حضرت ابراہیم علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام نے ایک خدا کی عبادت کے لیے مکہ معظمہ میں کعبہ مکرمہ بنایا۔ مگر وہ وقت آیا کہ کعبہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بتوں کی مورتیاں نصب ہیں اور کھلے بندوں اُن کی پوجا ہورہی ہے، مرد وعورت بالکل ننگے ہوکر اُس کعبہ کے چاروں طرف چکر لگاتے اور بتوں کی عبادت کی رسم بجالاتے۔ جب توحید کے اُس گھوارے میں شرک اور بُت پرستی کا یہ حال تھا تو دور دراز مقامات پر کیا نوبت ہوگی؟

اخلاق کی پستی، دل کی سختی، اِس درجہ پر پہنچی ہوئی کہ دُنیا بھر کے عیب اُن میں موجود، اور طرّہ یہ کہ اُن پر فخر وناز، قتل وغارت دِن رات کا پیشہ، بات بات پر لڑنا، خونریزی کرنا، چھوٹے بڑے سب کا وطیرہ، اِسی کا نام اُن کے نزدیک بہادری اور یہی بات دُوسرے ملک والوں کے مقابلہ میں اُن کو ممتاز بنانے والی، دوسروں کے قتل کا انہیں کیا اندیشہ جبکہ اُن کے بڑے بڑے خود اپنی بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کرنے، گلا گھونٹنے اور ذبح کرنے میں اپنی شان سمجھتے ہوں، اِس شرمناک داستان کو

marfat.com

کہاں تک دہرائیں، اِس مختصر وقت میں کیونکر سنائیں......

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا...... جہاں سے الگ اک جزیرہ نما تھا
قبیلہ قبیلہ کا اک بت جدا تھا...... کسی کا ہُبل اور کسی کا صفا تھا

وہ تیرتھ تھا اِک بت پرستوں کا گویا
جہاں نام حق کا نہ تھا کوئی جویا

چلن اُن کے جتنے تھے سب وحشیانہ...... ہر ایک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ...... نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ

وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اَڑ بیٹھتے تھے...... سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے...... تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے

بلند ایک ہوتا تھا گرواں شرارا
تو اس سے بھڑک اُٹھتا تھا ملک سارا

کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا...... کہیں آگے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لب جُو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا...... کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا

یونہی روز ہوتی تھی تکرار اُن میں
یونہی چلتی رہتی تھی تلوار اُن میں

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر...... تو خوفِ شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جبکہ شوہر کے تیور...... کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جا کر

نہ شفقت تھی دل میں نہ رافت تھی دل میں
نہ لڑکی کے مرنے پہ حسرت تھی دل میں

marfat.com

ہُوا اُن کی دن رات کی دل لگی تھی...... شراب اُن کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
تعیش تھا، غفلت تھی، دیوانگی تھی...... غرض ہر طرح اُن کی حالت بری تھی

بہت اِس طرح اُن کی گزری تھیں صدیاں
کہ چھائی ہوئی نیکیوں پر تھیں بدیاں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

دِلوں کی سختی کا یہ عالم نہ بڑوں کی عزت' نہ چھوٹوں کے ساتھ محبت' نہ کسی کے دُکھ سے تکلیف' نہ کسی کی بے بسی اور بے کسی پر ترس وحسرت' اُن کے دِل پتھر کی طرح سخت بلکہ سختی میں پتھر سے بھی بڑھ کر۔

اِسلام لانے سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہی کا حال دیکھئے۔آپ کے خاندان کی ایک باندی لُبَیْنَہ نامی کے کانوں میں اِسلام کی آواز پہنچی' اگرچہ کافروں کے ہاتھوں بکی ہوئی تھی مگر فطری آزادی رنگ لائی' اِسلام کی سچائی دِل میں اُتری اور وہ سچے دِل سے مسلمان ہوگئی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جونہی خبر ملی' غصہ میں لال پیلے ہوگئے' اُسے مارنا پیٹنا شروع کیا' بے تحاشا مارتے مارتے تھک جاتے تو فرماتے''ذرا دم لے لوں پھر ماروں گا' تو اِسلام کیوں لائی؟ مسلمان کیوں بنی؟ بتوں کی پوجا کیوں چھوڑی؟''

اِسلام کے خلاف دل میں وہ سختی کہ لُبَیْنَہ کے سوا جس مسلمان پر قابو پاتے مار پیٹ میں کمی نہ فرماتے۔پہلوان تھے' بہادر تھے' کشتی لڑنے میں بھی کمال رکھتے تھے' ہر ایک اُن کے رُعب سے تھرّ اتا تھا۔مگر اللہ اکبر اِسلام کا نشہ جس کو مست بناتا' ایک عمر کیا ہزاروں اَیسے مخالفین کے بس میں نہ آتا' مکہ کے بڑے بڑے سُورما سب اِسی قسم کی سختیوں پر اُترے ہوئے تھے۔ایک دن قریش کے بڑے بڑے سرداروں نے مل جل کر یہ فیصلہ کیا کہ کسی طرح حضور نبی کریم ﷺ ہی کا خاتمہ کردیا جائے۔حضرت عمر

marfat.com

رضی اللہ عنہ جو اپنی بہادری میں مشہور و یکتا اور اِسلام کے مقابلہ کے لیے اُن سب میں بے ہمتا تھے۔ تلوار نیام سے نکالتے لات وعزّیٰ اور بڑے بڑے بتوں کی قسم کھاتے اور فرماتے ہیں کہ آج تلوار نیام میں نہ ڈالیں گے جب تک کہ (معاذ اللہ) محمدِ عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سر بدن سے جُدا نہ کر دیں۔ یہ کہہ کر اُٹھے اور سرکار روحی فداہٗ کے قیام گاہ کی طرف بڑھے، راستہ میں اتفاقاً حضرت نعیم بن عبداللہ مل گئے، اُن کے تیور دیکھ کر پوچھا۔ ''خیر تو ہے! ننگی تلوار لئے آج کہاں چلے؟'' بولے ''آج محمدِ عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فیصلہ کرنے جاتا ہوں''۔ اُنھوں نے کہا: پہلے اَپنے گھر کی تو خبر لو، خود تمہارے بہنوئی سعید اور بہن فاطمہ بھی اِسلام لا چکے ہیں اور دامِ محبت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر جوش میں آئے اور پہلے بہن ہی کے گھر کا راستہ لیا۔ جوں ہی دروازے پر پہنچے، اَندر سے کچھ پڑھنے کی آواز کان میں آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اُس وقت تلاوتِ قرآن میں مشغول تھیں۔ یہی آواز تھی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سُنی، دروازہ کھٹکھٹایا، بہنوئی آئے، دروازہ کھولا، اُن سے پہلا سوال یہی کیا کہ ''کیا تم مسلمان ہو گئے ہو؟'' وہ بے چارے چپ رہ گئے۔ تیور بدلے ہوئے ہیں، ننگی تلوار ہاتھ میں ہے، غضب میں آ کر بار بار یہی سوال، آخر انہیں مارنا شروع کیا۔ بہن آئیں اُن کی بھی خبر لی۔ یہاں تک کہ اُن کا بدن بھی لہولہان ہو گیا۔ پٹ رہی ہیں، خون بہہ رہا ہے، تلوار سر پر ہے۔ مگر اللہ رے اِستقامت وہمت جوش میں آ کر فرماتی ہیں۔

''اے عمر! چاہے مارو چاہے چھوڑو، قتل کرنا ہے کر ڈالو، ہم تو ایک اللہ کے بندے اور رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار بن چکے، اِسلام اَب دِل سے نہیں نکل سکتا''۔

سر کٹے، کنبہ چھٹے یا گھر لٹے
دامنِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہاتھوں سے چھٹے

marfat.com

اِس اِستقلال و اِستقامت کا اَثر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قلب پر ایسا پڑا کہ دِل بھر آیا اور بے اختیار فرمایا۔ ''آخر مجھے بھی تو بتاؤ کہ اِسلام میں کیا ہے؟ میں نے دروازے پر سنا کہ تم کچھ پڑھ رہی تھیں' مجھے بھی سناؤ' مجھے بھی دکھاؤ''۔ بہن یہ سن کر قرآنِ کریم کے وہ اجزاء جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ڈر سے چھپا دیئے تھے' پھر نکال کر لائیں اور آ کے سامنے رکھ دیئے۔ اُٹھا کر دیکھا تو یہ سورۃ تھی۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿الحشر:۱﴾

آسمان وزمین میں جو کچھ ہے اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے' وہی عزت وحکمت والا ہے

پڑھتے پڑھتے جب اس آیت پر پہنچے کہ......

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﴿﴾

اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ

بے ساختہ بول اُٹھے کہ......

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

کلمہ پڑھ کر اُٹھے اور سرکار کے دربار کی طرف بڑھے۔ حضورِ اکرم ﷺ اُن دنوں اَرقم کے مکان میں چھپے ہوئے تھے' دُشمن چاروں طرف تاک میں لگے ہوئے' اِس لئے دروازہ بند تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازہ پر پہنچے' دستک دی۔ یہ خبر آستانِ نبوت پر پہنچ چکی تھی کہ آج عمر رضی اللہ عنہ اِس ارادہ سے نکلے ہیں۔ اِس لئے جو صحابہ گھر میں حضورِ اکرم ﷺ کے پاس تھے گھبرا گئے' لیکن حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے ہمت کی اور فرمایا: ''کچھ پروا نہیں' دروازہ کھول دو' اگر سر جھکانے کے لئے آئے ہیں' رحمت کا دامن کھلا ہے اور اگر سرکشی مقصود ہے تو اُنہی کی تلوار ہوگی اور اُنہیں کا سر''۔ دروازہ کھلا حضرت

marfat.com

عمر رضی اللہ عنہ زبانِ حال سے گویا یوں کہتے ہوئے آگے بڑھے......

نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں
لئے ہوئے یہ دلِ بے قرار ہم بھی ہیں
کِھلا دو غنچۂ دل صدقہ بادِ دامن کا
اُمیدوارِ نسیمِ بہار ہم بھی ہیں
تمہاری ایک نگاہ کرم میں سب کچھ ہے
پڑے ہوئے تو سرِ راہ گزار ہم بھی ہیں
ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
ترے فقیروں میں اے شہرِ یار ہم بھی ہیں
جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم
تو پھر کہیں گے کہ ہاں! تاجدار ہم بھی ہیں
ہماری بگڑی بنی' اُن کے اختیار میں ہے
سپُردِ انہی کے ہیں سب کاروبار ہم بھی ہیں
حسن ہے جن کی سخاوت کی دھوم عالم میں
اُنہی کے تم بھی ہو اک ریزہ خوار ہم بھی ہیں

جوں ہی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا......

"اے عمر! ہم سے کب تک جُدا رہو گے؟"

محبت بھرے انداز میں اِس جملہ کا اَدا ہونا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کانپ گئے اور پکار اُٹھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بے ساختہ بلند آواز میں فرمایا: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

marfat.com

ساتھ ہی سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اِس زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ مکہ معظمہ کی پہاڑیاں گونج اُٹھیں۔

وہ دِل جس میں کفر تھا' شرک تھا' اِسلام سے دُشمنی تھی' عناد تھا' آئینہ کی طرح چمک اُٹھا' جلوۂ توحید سے دمک اُٹھا' آن کی آن اور لحظہ کے لحظہ میں کایا پلٹ گئی۔ یہ ہے اُن رسولِ اُمّی ﷺ کے تزکیہ فرمانے اور دِلوں کو پاک بنانے کی شان۔ کاش! ہم پر بھی وہی نظرِ کرم پڑ جائے جو ہمارے دِلوں کو بھی آئینہ کی طرح چمکا دے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله ...... وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ الله

وہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لانے اور اِسلام کا اقرار فرمانے کے بعد کفر' شرک' تکبر' ظلم' فسق' فجور' اور ہر اُس رُوحانی بیماری سے جو اُن کو خدا سے دور کیے ہوئے تھی۔ نجات پاتے اور آدمیت و عرفانِ الٰہی کے اُس بلند مقام پر پہنچ جاتے ہیں کہ خود حضورِ اکرم ﷺ اُن کی شان میں فرماتے ہیں۔

لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﴿ترمذی شریف﴾

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتے۔

اَللہ کی پہچان کے اُس بلند مقام پر پہنچ کر خدا کی صفتوں کا ظہور اُن کی صفات میں اور خدا کی قدرت کا جلوہ اُن کی ذات میں' حق اُن کی زبان پر جاری اور کمال مقامِ عبدیت میں خوف و خشیت الٰہی ہر وقت اُن پر طاری' خدا کے ساتھ جو راز و نیاز ہیں اور اُس کے تقرب میں جو درجہ حاصل اُس کو تو خدا ہی جانے' بحیثیت اشرف المخلوقات تمام کائنات پر جو برتری حاصل ہے' اُس کا نمونہ دیکھئے کہ جاندار' درخت اور پتھر ہی نہیں' اگر یوں کہیے کہ پانی' ہوا' مٹی اور آگ سب پر اُن کی حکومت' تو بے جا نہ ہو۔ مثال کے لیے ملاحظہ ہو......

ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے جنگل میں آگ لگی' جنگل جلاتے جلاتے آگ مدینہ کی

marfat.com

بستی کے قریب آ پہنچی' شہر والے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دربار میں فریاد لائے۔ حضرت نے فرمایا۔ "جاؤ آگ کے سامنے جا کر کہہ دو کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی بستی ہے۔ اے آگ خبردار! آگے نہ بڑھ' لوٹ جا۔ اِس حکم کا پانا تھا کہ آگ بجھ گئی اور بستی بچ گئی۔

آپ نے سنا ہوگا ملک مصر میں اِسلام سے پہلے کفر کی حکومت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتوحات کا سلسلہ بڑھا۔ ملک مصر بھی فتح ہوا۔ کفر کی جگہ اِسلام کا علم لہلہایا۔ شرک کی جگہ توحید کا چاند جگمگایا۔ مصر میں "نیل" ایک بڑا دریا ہے' جیسے ہندوستان میں گنگا' اُسی پر وہاں کھیتی باڑی کا دارومدار۔ اگر اُس میں زوردار پانی آجائے تو ملک میں پیداوار ہوجائے' پانی کم آئے تو قحط پڑجائے۔

مصر کے رہنے والے اُس دریا کی عزت ہی نہیں پوجا کرتے اور ہر سال اس خاص انداز سے بھینٹ چڑھاتے کہ ایک سب سے زیادہ' خوبصورت کنواری لڑکی کو سجاتے' زیور پہناتے' ڈولی میں بٹھاتے' برأت بنا کر' ڈھول باجے بجا کر دریائے نیل کے کنارے لاتے' چند روز خوب جشن مناتے اور آخر اُس لڑکی کو سب سازوسامان کے ساتھ بیچ دھار میں ڈال کر دریائے نیل میں بہاتے۔

اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ اگر دریائے نیل کو یہ بھینٹ نہ دی جائے گی' دریا میں طغیان نہ آئے گی' کھیتی کو پانی نہ ملے گا' قحط پڑے گا اور مخلوق تباہ ہوجائے گی۔

اِسلام نے شرک مٹایا' کفر کی رسموں کو چھڑایا۔ مسلمان والیٔ مصر نے حکم دیا کہ "اَب مصر پر خدا کی حکومت قائم ہوچکی ہے' نہ بتوں کی پوجا ہوگی' نہ دریا پر بھینٹ چڑھائی جائے گی"۔ اِدھر اُس بیہودہ رسم کو روکا' اُدھر امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سارا حال لکھا۔ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے والیٔ مصر کے اِس حکم کی تعریف کی اور دریائے نیل کے نام ایک تحریری فرمان بھیجا کہ......

marfat.com

''اے نیل کے دریا! اگر تو اپنی قوت' اپنی طاقت سے بہتا اور رُکتا ہے تو رُک جا ہمیں تیرے پانی کی ضرورت نہیں اور اگر تو اللہ کے حکم سے بہتا ہے تو میں اُسی اللہ تعالیٰ سے جو واحد وقہار ہے' سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری کر دے''۔

ڈولے کی بجائے اِس فرمان کو دریا میں ڈالا گیا' وہ دِن ہے اور آج کا دِن دریائے نیل اسی شان کے ساتھ بہہ رہا ہے اور فارق اعظم رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہے۔

آج ہم تم ریڈیو کے ذریعے دُور دُور کی آوازیں سُنتے اور بڑی بڑی دُور بینوں کے ذریعے فاصلہ کی چیزوں کو دیکھتے ہیں' اِس لئے کہ دُنیا والوں نے اِس زمین کے کرہ اور اِس فضائے آسمانی کے بعض بھید معلوم کر لئے ہیں۔ اِنسانیت کا وہ مقام جس پر حضورِ انور ﷺ کے سچے غلام پہنچتے اور اپنے قلب کو گناہوں کے میل کچیل سے پاک کرتے ہوئے آئینہ کی طرح شفاف بناتے ہیں نہ ریڈیو کی مشین کے محتاج رہتے ہیں' نہ دور بینوں کے، اُن کا قلب ہی بجلی کی مشین اور اُن کے دِل کی آنکھیں ہی سب سے بڑی دور بین۔

ایک دِن کا ذکر ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کی مسجد میں ممبر رسول ﷺ پر خطبہ جمعہ فرماتے ہوئے ایک دَم للکار کر پکارتے ہیں۔

یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلُ (الحدیث)

اے ساریہ! پہاڑ

حاضرین حیران ہیں کہ وعظ کے درمیان ساریہ کو کیوں پکارا؟ یہاں پہاڑ کا کیا ذکر؟

ساریہ رضی اللہ عنہ فوج کے سردار ہیں' سینکڑوں میل کے فاصلہ پر کافروں کے مقابلہ میں فوجوں کو لڑا رہے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد قاصد مدینہ منورہ میں یہ خبر لاتے ہیں اور

marfat.com

یہ قصہ سناتے ہیں کہ......

''جمعہ کا دن ہے' خطبہ کا وقت ہے' ہم ایک پہاڑی پر مورچہ جمائے دشمن سے مقابلہ کر رہے ہیں' آخر دشمن میدان چھوڑ کر بھاگے۔ ہم پہاڑی سے اُترے اور جو سامان وہ چھوڑ کر بھاگے تھے اُس پر قبضہ کرنے میں مشغول ہوئے اِتنے میں نہایت زور شور کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز ہم نے سنی کہ ''اے ساریہ! پہاڑ'' ہم سب حیران رہ گئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہاں کہاں؟ آخر پہاڑ کی طرف دیکھا تو دشمن کی فوج کا علمبردار میدان سے پہاڑ پر پہنچ چکا تھا جس پر ہم نے پہلے مورچہ جمایا تھا۔ دشمن کی فوج میدان سے بھاگی' ہم جب میدان میں اُتر آئے وہ دوسرے راستے سے اُسی پہاڑی پر قبضہ جمانے کے لیے بڑھی۔ اِس آواز کو سن کر ہم سب پھر اس طرف متوجہ ہوئے اور اِس سے پہلے کہ دشمن کی فوج پہاڑ پر چڑھے۔ ہم نے پتھروں اور تیروں سے اُس کا بُھرکس کر دیا اور اُن پر فتح پائی۔

دل کی صفائی کی یہ شان کہ میدانِ جنگ آنکھوں کے سامنے ہے اور ہوا و فضا پر یہ حکومت کہ مسجد نبوی سے میدان جنگ تک بغیر کسی ظاہری آلہ کے آواز پہنچاتے ہیں۔ یہ ہیں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تزکیہ یعنی دل کی صفائی فرمانے کے نمونے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو اِن ہی نمونوں پر چلائے اور اَپنے محبوبین میں داخل فرمائے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

تزکیہء باطن

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بنی آدم کے وجود میں ایک چھوٹا سا گوشت کا ٹکڑا ہے' اگر اِس میں کوئی خرابی آجائے سارا جسم خراب ہوجائے' وہ درست رہے' سارا جسم دُرست ہوجائے۔ خبردار رہو! وہ گوشت کا ٹکڑا تمہارا قلب ہے' جس طرح اِس گوشت کے ٹکڑے میں جسے ہم دل کہتے ہیں' خراب مادہ جمع ہوجانے سے جسم بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہوجاتا ہے اور اِنسان کسی جسمانی کام کا نہیں رہتا' اِسی طرح اِس "قلب حقیقت" یعنی "روحانی دل" کو جب کفر و شرک اور گناہوں کے ناپاک اثرات گندہ کر دیتے ہیں' اِنسان کی حقیقی' روحانی صورت بگڑ جاتی ہے اور وہ کسی روحانی ترقی کے قابل نہیں رہتا۔ بلکہ یوں کہیئے کہ اِنسانیت کے سب سے زیادہ عزت والے مقام سے گرتا اور حیوانات' نباتات' جمادات سب سے نیچے درجہ میں پہنچ جاتا ہے۔ قرآنِ کریم فرماتا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ (التین: ۴۔۶)

ترجمہ:۔ یقیناً ہم نے اِنسان کو بہترین بناوٹ پر پیدا فرمایا پھر (اِس کی بداعمالیوں کے سبب) ہم نے اِسے سب سے نیچے درجہ (اسفل سافلین) کی طرف لوٹا دیا۔ مگر جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کیے اُن کے لیے بے اندازہ اَجر ہے

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ......

كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔ (ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے)

اور فطرت ہی کا نام اِسلام ہے یعنی خداوند قدوس کے سامنے سر جھکانا اور اَپنے آپ کو اَپنی فطرت کے مطابق بنانا۔ دوسری حدیث میں آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے اُس کا حقیقی دِل آئینہ کی طرح صاف ہوتا ہے۔ جب جوانی کو

marfat.com

پہنچتا' بیہودہ صحبتوں میں رہ کر بری باتیں سیکھتا اور خدا کی نافرمانی کرتا ہے۔ ایک گناہ کرنے سے ایک کالا نقطہ قلب پر لگتا ہے' دوسرے گناہ سے دوسرا' اسی طرح گناہ کرتے کرتے کالے کالے نقطے قلب پر لگتے جاتے اور اُسے کالا بناتے اور انسان کی اخلاقی و روحانی صورت کو مسخ کر دیتے ہیں۔ اِس قلب کو ان کالے نقطوں سے صاف کرنے ہی کا نام ہے تزکیہ۔ جب تک یہ صاف نہ ہو اللہ کے معرفت کے علم کی تصویر اِس میں کیونکر کھنچے اور حکمت و دانائی کے بھید کس طرح کھلیں' قلب کی صفائی کی پہلی تدبیر یہ ہے کہ اِس کو شرمندگی کے ساتھ آنسو بہا کر سچی توبہ کے پانی سے منہ دھوئیں' لا الہ کی دھونکنی سے اللہ کی محبت کی آگ کو دھونکیں' الا اللہ کی ضربیں لگا کر اِس کالے لوہے جیسے دل کو کوٹیں' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُلفت کے دریا میں غوطہ دیں' اللہ اللہ کرتے ہوئے اِسے رگڑیں اور صیقل کریں' اِس عمل سے رفتہ رفتہ وہ کالا دِل صاف و شفاف آئینہ بن جائے گا جس میں اللہ کا نور نظر آئے گا۔ یہی نور کائنات کے ذرہ ذرہ کو چمکائے گا' اُن کے اسرار پر آگاہ بنائے گا۔ ربُّ العالمین نے فرمایا: حدیث قدسی میں آیا: میری سمائی نہ زمین میں ہو سکتی ہے' نہ آسمان میں' میں تو مومن کے صاف دِل میں جلوہ دکھاتا ہوں۔ جلال الدین رومی قدس سرہ السامی اِسی دِل کے متعلق فرماتے ہیں۔

دل چہ باشد منبع اسرارِ حق ...... دل چہ باشد مطلع انوارِ حق
دل بود مرأۃِ وجہ ذوالجلال ...... دردلِ صافی نماید حق تعالیٰ
رَدتو زنگارا ز رُخِ او پاک کن ...... بعد ازاں آں نور را اِدراک کن

دِل اللہ کے نور کے طلوع کی جگہ ہے' دِل اللہ کے بھیدوں کا مخزن ہے' دِل اللہ کا جمال دیکھنے کا آئینہ ہے' صاف دِل ہی میں خدا کا جلوہ نظر آتا ہے۔ آپ بھی اَپنے دِل سے گناہوں کے زنگ کو دور کیجئے پھر اِس نور کا مطالعہ فرمایئے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ...... وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

گناہ اور اُس کی حقیقت

قرآنِ کریم نے گناہ اور معصیت کو ظلم کے نام سے یاد کیا۔ دُنیا کے ماہرین اخلاق کے نزدیک ظلم کے معنی ہیں ''کسی چیز کا بے موقعہ استعمال''۔ ہر چیز کے اِستعمال کا موقعہ ومحل بنانے والا ہی جانے، پس کائنات کی تمام چیزوں کے اِستعمال کا طریقہ وہی ہے جو کائنات کا خالق، مالکِ مطلق بتائے۔ اُس کے بتائے ہوئے طریق کے خلاف جو اِستعمال بھی ہو وہ غلط، اِسی کو ظلم اور اِسی کو گناہ کہتے ہیں۔

شرک وکفر

ابھی آپ نے سنا کہ اِنسان خدا کو جانے، اُس کو پہچانے، اُس کی اطاعت اور اُسی کی بندگی کے لیے بنا۔ یہ آپ نے سمجھ لیا کہ ساری دُنیا اِنسان کے لیے اور اِنسان خدا کے لیے پیدا کیا گیا۔ پس اگر کسی نے مالکِ حقیقی ربُّ العالمین جل جلالہٗ سے سر پھیرا اُس کا انکار کیا یا اُس کی ذات وصفات میں کسی اور کو شریک ٹھہرایا۔ اَپنا رشتہ خدا سے توڑا غیرِ خدا سے ناتا جوڑا، اُس نے اِنسانیت کی جڑ ہی کاٹ دی۔ دَرخت جب تک اپنی اصل زمین میں جما ہوا کھڑا ہے، دَرخت کہا جاتا ہے۔ جب جڑ کو چھوڑ دیا، زمین سے علیحدہ ہوا اَب دَرخت نہیں کہا جا سکتا، لکڑی کا ڈھیر ہے۔ کچھ دنوں اگر بڑھیوں کی کاریگری سے بن سنور کر خوبصورت شکلیں اختیار کرتے ہوئے ظاہرہ عزت کی جگہ حاصل کر بھی لے مگر آخر چولہے میں جلایا جائے۔ اِس طرح بلا تمثیل جس نے اصل کائنات مالکِ عالم سے رشتہ توڑا، کافر ومشرک بنا۔ آج دُنیا میں چند روز بن سنور کر رہ لے لیکن آخر یقیناً جہنم کی آگ کا ایندھن بنے گا۔ قرآن کریم نے صاف بتایا کہ

marfat.com

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ﴿البقرہ:۲۴﴾

اُس آگ سے ڈرو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور وہ کافروں کے لئے رکھی گئی ہے۔

دوسری جگہ ارشاد باری ہے کہ......

اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَا وَاَغْلٰلًا وَّ سَعِیْرًا ﴿الدھر:4﴾

ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں، طوق اور جہنم بنا رکھا ہے۔

شرک وہ سب سے بڑا ظلم، وہ سب سے بڑا گناہ ہے کہ خدائے قدوس فرماتا ہے کہ

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿سورہ لقمٰن:۱۳﴾

شرک تو بہت ہی بڑا ظلم ہے

یہ بھی جتادیا گیا......

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ﴿﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے اِس کے سوا جس گناہ کو چاہے بخش دے۔

خدا بچائے شرک وکفر وہ زبردست نا قابل علاج مرض ہیں کہ اِن کے ہوتے ہوئے اور عمال خواہ کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں، سب بیکار۔

اُوْلٰٓئِکَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ ﴿﴾

یہ کافر و مشرک وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال بھی اکارت گئے۔

حکومت کا باغی خواہ کتنے ہی اچھے کام کیوں نہ کرے، بغاوت کا جرم ہوتے ہوئے کسی بھلی بات کو دیکھا ہی نہ جائے گا، نظر ہی نہ ڈالی جائے گی، کافر و مشرک خدا کے باغی، اِن سے بچو، اِن سے دُور رہو، یہ دُنیا کی بدترین مخلوق ہیں، اِن کے ساتھ ہمارا

marfat.com

میل جول کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔

سچے دل سے توبہ کرتے ہوئے' توحید الٰہی کا اقرار' دل اور زبان سے لا الٰہ اِلَّا اللہ کی شہادت' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھائے ہوئے اُصولوں کے مطابق ایک اللہ کی ذات پر ایمان' اور اُس کے رسولوں کی تصدیق' کفر و شرک کی جڑ اکھاڑنے والی ہے۔ شرک و کفر کے داغ لا الٰہ الا اللہ کی آگ میں جلتے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے پانی سے دُھلتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ آئینۂ دِل سب سے پہلے اس ظلمت سے پاک کیا جائے۔ پھر سر سے پیر تک ایک ایک عضو پر غور کیجئے' ایک طرف خدا کے کلام میں ہر چیز کا طریق استعمال مطالعہ فرمایئے' دُوسری جانب اِنسانِ کامل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی تصویر معائنہ فرمایئے۔

تکبر

مانا کہ غیر خدا کو سجدہ نہ کیا' مانا کہ خدا کے وجود کا انکار بھی نہ کیا' لیکن اگر دل و دماغ میں اپنی بڑائی کا خیال سمایا ہوا ہے' اَپنے آپ کو دوسروں سے بڑا اور برتر سمجھا جا رہا ہے' مالدار کو مال کی زیادتی پر تکبر' حسن و جمال والے کو اَپنے جمال کا غرور' علم والا علم کے نشہ میں چور' دُنیا کے کسی بڑے منصب پر پہنچ جانے والا اَپنے عہدہ پر مست' شراب سے زیادہ مخمور' اِس مرض کو تکبر و غرور کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور قرآنِ کریم اس گروہ کے متعلق فرماتا ہے......

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيَاتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

اللہ کی نشانیاں دیکھنے اور اُسے پہچاننے کے لیے پردہ بن جاتی ہے

تکبر کے معنی ہیں اَپنے آپ کو دوسروں سے بڑا جاننا' اِس بڑا جاننے سے ایک

marfat.com

قسم کا سرور اِنسان کے دِل میں پیدا ہوتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کو "تکبر کی ہوا" کہتے ہیں اور اِسی سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْخَةِ الْكِبْرِ" (اے اللہ! میں تکبر کی ہوا سے تیری پناہ میں آتا ہوں) کہہ کر پناہ مانگی ہے۔

تکبر کی تین قسمیں ہیں۔

اوّل یہ کہ خدا کے مقابلہ میں (معاذ اللہ) اپنے آپ کو بڑا سمجھے یا اُس کی برابری کا دعویٰ کرے۔ جیسے نمرود اور فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا "اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى" (میں تمہارا سب سے بڑا رب) کہا

دوسرے یہ کہ رسول کے مقابلہ میں اَپنے آپ کو بڑا اور اُن کو (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِكَ) حقیر سمجھے، جیسے کفارِ مکہ نے کیا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہوئے یہ کہا کہ

لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝

یہ قرآن مکہ اور طائف کی بڑی بستیوں کے کسی آدمی پر کیوں نہ اترا؟

یعنی اترتا تو قریش کے کسی بڑے مالدار سردار پر اترتا۔

تیسرے یہ کہ اپنے آپ کو اور مخلوق کے مقابلہ میں بڑا جانے، جیسے اِبلیس نے آدم علیہ السلام کے مقابلہ میں اَپنی بڑائی کا دعویٰ یہ کہہ کر کیا کہ

اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

میں آدم سے اچھا ہوں انھیں تو نے مٹی سے بنایا اور مجھے آگ سے پیدا کیا۔

تکبر کا خیال اِنسان کے دماغ میں اِس لیے اور اُس وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ وہ اَپنے وجود میں کسی اَیسے کمال کا یقین کرتا ہے جو اُس کے نزدیک دوسرے میں نہیں پایا جاتا۔ مثلاً ایک عالم اَپنے اَندر علم کا کمال پاتا ہے اور دوسرے کو اِس کمال سے خالی دیکھتا ہے اِس لئے اَپنے آپ کو بڑا جان کر اکڑتا ہے اور توقع رکھتا ہے کہ دوسرے اُس کی عزت کریں اور اُسے بڑا سمجھیں۔

marfat.com

علم پر اکڑنے والے نام نہاد مولوی اور کالجوی یونیورسٹیوں کے سند یافتہ گریجویٹ، بیرسٹر اور ڈاکٹر صاحبان غور کریں کہ علم کا کمال سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تو کجا اُن کے برابر بھی نہ کسی کو حاصل ہوا نہ ہو، وہ ربّ علیم، جس کا علم قدیم اور تمام عالموں کو گھیرے ہوئے، اُن کو اَپنے علم کا مظہر اور آئینہ بناتا اور اُن کے علم کی شان یوں بیان فرماتا ہے کہ۔

عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ﴿﴾

یارسول اللہ! آپ کے رَب نے آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہ جانتے تھے۔

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اَپنے رَب سے علم پا کر یوں فرمایا کہ......

اُوْتِيْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿الحدیث﴾

مجھے اگلوں اور پچھلوں سب کا علم دیا گیا

علم کی اِس شان کے باوجود انھیں مالکِ عالم اِس طرح ہدایت فرماتا ہے کہ......

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿﴾

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِن مومنوں کے لیے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تواضع کے ساتھ اَپنے بازو جھکا دیجئے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع کا یہ حال کہ کبھی اَپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے پیر پھیلا کر نہ بیٹھتے، کبھی اکڑ کر آگے نہ چلتے، دوسروں کو اَپنے سے آگے چلنے کا موقعہ دیتے، ہمیشہ سلام کرنے میں پہل کرتے، یہ نہیں کہ دوسرے کے سلام کے منتظر رہیں کہ ہمیں بڑا سمجھ کر یہ سلام کرے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه

وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

marfat.com

اِسی طرح ایک عابد وزاہد اپنی عبادت اور نیک اعمال پر ناز کرتے ہوئے اگر دوسرے ایسے آدمیوں کو جو اُس کی برابر عبادت اور نیک کام نہیں کرتے حقیر وذلیل جانتا اور اَپنے آپ کو اُن سے بہتر سمجھتا ہے' تکبر کے مرض میں مبتلا ہے۔ یہ نہیں سوچتا کہ اِس اکڑ کے سبب ابلیس کو لعنت کا طوق پہنایا اور ذلت کے گڑھے میں گرایا گیا۔ کیا خبر ہے؟ کہ اُس دِن جب عبادت اور اِن اعمال کی جانچ پڑتال ہوگی' تکبر اور ریا دکھاوے کے سبب یہ سب نیک کام بے کار ہو جائیں اور گناہوں پر شرمندہ ہو کر سچے دل سے توبہ کرنے والا گنہگار نجات پا جائے۔ بعض روایتوں میں آیا کہ ایک بار ایک گنہگار بدکار ایک عابد وزاہد کے پاس اِس نیت سے آیا کہ اُس کی صحبت کی برکت سے یہ بھی نجات پا جائے۔ عابد وزہد صاحب نے اُس کو اپنی مجلس سے یہ کہہ کر نکلوا دیا' تجھ گندے ناپاک کو یہ حوصلہ ہو گیا کہ پارساؤں کے برابر بیٹھے۔ وہ بے چارہ شرمندہ ہو کر چلا گیا اُس زمانہ کے پیغمبر علیہ السلام کے پاس وحی آئی کہ ہم نے اُس بدکار گنہگار کو اُس کے نیک خیال کے سبب بخش دیا اور عابد وزاہد کے تمام نیک اَعمال اُس کے تکبر کے سبب ضبط کر لیے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَیسا گناہ جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی' وہ تکبر ہے۔

اِسی طرح جو صاحب جمال اُپنی خوبصورتی پر ناز کرے' دوسرے کو اَپنے سے بدصورت اور کمتر سمجھے' ذرا سوچے کہ اس حسن وجمال کا دینے والا خدا اُس نے جس کو جتنا چاہا دیا' کسی کی صورت کو حقیر جاننا' اُس کے ناک' نقشہ' رنگ وروغن کا مذاق اُڑانا' اَپنے آپ کو اُس سے بہتر سمجھنا' خدا کی کاریگری پر اُنگلی اٹھانا ہے۔ جس حسن پر ناز ہے کچھ خبر ہے؟ کہ یہ کتنے دن کا مہمان ہے' ذرا کسی بیماری کا حملہ ہوا حسن رخصت' ورنہ جوانی کے چند روز اِس حسن کی بہار دیکھ لیجئے' بڑھاپا آیا' جھریاں پڑیں' کھال لٹکی' کمر

marfat.com

جھکی، دانت ٹوٹے، رخساروں میں گڑھے پڑے، آج آئینہ میں اپنی صورت دیکھ کر اکڑتے وقت ذرا بڑھاپے کی اُس صورت کا تصور جمائیے اور وہ شکل خیال میں لائیے۔

کبیر نامی ایک مشہور سادھو ہندی زبان میں فرماتے ہیں۔

جُوبَنُ دَھَن پَاوُنَا دِنُ چَارَا
جَاگِیُ گَرَبُ کَرِے سُو گُنوَارَا
پسُوُکِیُ کَھال کِی بَنَے پَنہِیا
نَوبَتُ مَنُڈھے نَگَارَا
نَرُتیِری چَام کَا مَ نہِیں آوی
جَل بَل ہُو گَئی سَارَا

حسن و دولت چند روزہ مہمان
فکر میں رہتے ہیں اس کی دہقان
جانور کی کھال کی مشکیں بنیں
نوبت اور نقارے سب اُس سے منڈھیں
تیرا چمڑا ہے بھلا کس کام کا
بعد مردن جل گیا یا گل گیا

اِسی طرح جو صاحب مال آج دولت پر مغرور ہے، زریں لباس، بہترین پوشاک، نفیس زیور، پہن کر اکڑے، بڑے بڑے مکانوں، کشادہ بنگلوں میں رہ کر ناز کرے، نرم نرم گدیلوں اور زرق برق مسہریوں پر پیر پھیلاتے ہوئے، معمولی کھٹیا یا زمین پر سونے والوں، ٹوٹے پھوٹے، جھونپڑوں میں رہنے والوں، پھٹے پرانے پیوند لگے کپڑے پہننے والے، کمزوروں محتاجوں، غریبوں اور مفلسوں کو حقارت کی نظر سے دیکھے، ذرا سوچے اور

marfat.com

غور کرے کہ یہ مال، یہ مکان، یہ سامان چند روز کا مہمان۔

کیا لے گیا سکندر دُنیا سے وقت رخصت

تھے دونوں ہاتھ خالی باہر کفن سے نکلے

آج بڑھیا کپڑے پہن کر، چاندی، سونے اور جواہرات کے زیور سے سج کر کسی تقریب میں شرکت کے وقت معمولی لباس پہننے والی غریب بہنوں کو اپنے سے کمتر سمجھیں، رئیس و مالدار مرد اپنے دوشالے، بہترین عبا و قبا یا سوٹ بوٹ، ٹائی، کالر پر ناز کرتے ہوئے خستہ حال غریبوں کے پاس بیٹھنا اپنی عزت کے خلاف جانیں، لیکن کل وہ دِن آنے والا ہے، جب رئیس و گدا...... غنی و بے نوا سب کفن کے تین کپڑوں میں منوں مٹی کے اندر دبا دیئے جائیں گے۔ اگر اُس وقت قبرستان کی قبروں میں آرام فرمانے والے وہ غریب و مسکین جن کو آج دُنیا میں یہ مغرور اپنی مجلس سے دُور رکھتے ہیں، وہاں کھڑے ہو جائیں اور دھکے دینے لگیں تو کیا حال ہو؟

حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ شریعت اِسلام کے زبردست عالم اور ہمارے مذہب کے برگزیدہ امام، بڑے مالدار تاجر تھے، معمولاً اچھا لباس پہنتے، مگر جب علماء و فقراء اور طلباء کی مجلس میں درس دینے کے لئے جاتے، معمولی درجہ کا عبا زیب تن فرماتے۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت ایسا کیوں کرتے ہیں؟۔ فرمایا: میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اِن مساکین کے پاس بیٹھتے وقت مجھے اپنے اچھے لباس کے سبب تکبر کی ہوا نہ لگ جائے۔

تکبر وہ گناہ ہے جسے مالکِ عالم کی غیرت کسی طرح گوارا نہیں فرماتی۔ آج ہمارے سماج میں اکثر خرابیوں کا اصل سبب تکبر کا مرض ہے۔ اگر یہ دُور ہو جائے دُنیا بھی سدھر جائے اور آخرت بھی بن جائے۔ ربُّ العالمین فرماتا ہے......

حدیث قدسی میں آتا ہے......

marfat.com

اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْ اَحَدٍ مِّنْھُمَا اَلْقَیْتُہٗ جَھَنَّمَ وَلَا اُبَالِیْ (اَوْکَمَا قَالَ)

تکبر میری چادر ہے، بڑائی میرا ازار ہے، جس نے اِن میں میرے ساتھ جھگڑا کیا، میں اُسے جہنم میں ڈالتا ہوں اور مجھے اِس کی کچھ پروا نہیں ہوتی۔

قرآنِ کریم میں آیا...... مولیٰ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ

ہر سرکش، لڑاکو برباد ہی ہوا۔

حضورِ انور ﷺ نے فرمایا: جس دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبّر ہوگا، وہ جنت میں نہ جائے گا۔

ایک حدیث میں یہ بھی آیا کہ قیامت کے دن تکبّر کرنے والوں کو چیونٹیوں کے رُوپ میں اُٹھایا جائے گا، تاکہ وہ پیروں میں روندے جائیں۔

حضورِ انور ﷺ کو مالکِ عالم جَلّ مجدہٗ نے ہر قسم کا کمال اور ہر اعتبار سے جمال اِس درجہ کا عطا فرمایا کہ قرآن کریم میں آیا......

وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ

اور آپ پر اپنی سب نعمتیں پوری کر دیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

ہر رتبہ کہ بود در امکاں بر دست ختم
ہر نعمتے کہ داشت خدا شد بر و تمام

ایک عارف فرماتے ہیں......

حسنِ یوسف دمِ عیسےٰ یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

marfat.com

اِس کمال کے باوجود سرکارِ دوعالم ﷺ کی تواضع کا یہ حال کہ ایک مرتبہ ایک ضعیف' بیمار' مسکین وناچار' حضور ﷺ کے حجرہ کے دروازہ پر آیا۔ حضور ﷺ اُس وقت کھانا تناول فرمارہے تھے' جولوگ خدمت میں حاضر تھے' اُس کے پھٹے پُرانے کپڑے اور خستہ حالت کو دیکھ کر اُس سے دور ہٹنے لگے۔ حضورِ انور ﷺ نے اُسے بُلایا' اپنے پہلو میں بٹھایا اور اپنے ساتھ کھانا کھلایا' قریش کے کافروں میں سے ایک شخص نے حقارت کے ساتھ اُس کی طرف دیکھا' خدا کی شان وہ شخص اُسی بیماری اور اُسی تباہ حالی میں گرفتار ہو کر مر گیا۔

مدینہ کی بُڑھیوں میں سے ایک بڑھیا سے کسی نے کہا کہ مکہ معظمہ سے محمد (ﷺ) نامی ایک بزرگ یہاں آئے ہیں' جو نبوت کا دعویٰ فرماتے ہیں' ایک نئے دین کو سکھاتے' اُسی کو سچا بتاتے اور بت پرستی کو مٹاتے ہیں' اُن کی آواز میں وہ اثر ہے کہ جو اُن کی آواز سُن لیتا ہے اُنہی کا کلمہ پڑھتا اور اُنہی کا ہو جاتا ہے۔ یہ سُن کر بڑھیا ڈری کہ کہیں میرے کانوں میں اُن کی آواز نہ پڑ جاوے' گٹھری' پوٹلی سنبھالی کہ مدینہ سے باہر کہیں چلی جائے۔ کمزوری کے سبب اُٹھ نہ سکتی تھی۔ سامان کی گٹھری راہ پر رکھ کر بیٹھی کہ کوئی راہ گیر آئے' گٹھری اُٹھائے اور منزل پر پہنچائے۔ اِتفاقاً حضورِ اکرم ﷺ کا گزر اُسی راہ سے ہوا' بوڑھی کو پریشان دیکھ کر حال پوچھا' گٹھری سر پر رکھی' بوڑھی کا ہاتھ پکڑا اور جس طرف اُس نے کہا چل دیئے۔ جب اُس کی منزل پر پہنچے گٹھری رکھ دی۔ بڑھیا نے تہ دِل سے شکریہ ادا کیا اور کہنے لگی کہ آپ نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا' آپ پر میری جان قربان' ایک نصیحت کرتی ہوں کہ ''خبردار! محمد عربی (ﷺ) کے پاس نہ جانا' اُن سے نہ ملنا' میں اُنہی کے ڈر سے بھاگ کر یہاں آئی ہوں کہ کہیں اُن کی آواز میں نہ سن لوں' جو اُن کی آواز سنتا ہے بے دِین ہو جاتا ہے''۔

marfat.com

چلتے چلتے حضرت سے اقرار لینے لگی کہ اُن سے نہ ملنا۔ تب حضور ﷺ نے فرمایا:
کہ "بڑی بی! وہ محمد عربی (ﷺ) میں ہی ہوں' میں ایک خدا پر ایمان لانا سکھاتا' توحید کا سبق پڑھاتا' بتوں کی پوجا چھڑاتا اور اللہ سے ملنے کا رستہ بتاتا ہوں"۔ اِتنا سنتے ہی بڑی بی بے قرار ہو گئیں اور عرض کرنے لگیں "میری جان' آپ ﷺ پر قربان۔ آپ ﷺ جیسے اخلاق کا انسان دُنیا میں نہ کوئی ہوا' نہ ہو۔ آپ غلط رستہ نہیں بتا سکتے۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اَب اِن قدموں کو چھوڑ کر کہاں جاؤں؟ تکلیف فرمایئے' مجھے پھر مدینہ لے جایئے کہ اَب مرتے دم تک اِن قدموں سے رخصت نہ ہوں گی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمْ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

الغرض تکبر بہت سی بیماریوں کی جڑ' بہت سی مصیبتوں کا سبب' اور بندہ و مولیٰ کے درمیان بڑا زبردست حجاب و پردہ ہے۔ جب تک تکبر کا ذرا شائبہ بھی نفس میں ہے' اللہ کی پہچان' اللہ کے عرفان کی پہچان کا دروازہ نہیں کھلتا۔

غیبت' جھوٹ' حسد' اور کینہ' بہت سے ایسے گناہ جو دِل کالا کرتے اور خدا کے جلوہ کے قابل نہیں رکھتے' ذرا غور کیجئے تو تکبر ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ غیبت کے معنی ہیں "کسی کو پیٹھ پیچھے برا کہنا" قرآنِ کریم میں اِس کو ایسا گھناؤنا گناہ بتایا گیا ہے کہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ
لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ؕ

ایک دوسرے کی غیبت نہ کرنا' تم میں سے کوئی اُسے پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔

marfat.com

یعنی غیبت کرنا ایسا ہے جیسے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا۔ کسی کی برائی انسان اِسی شان سے کرتا ہے کہ اپنے کو بے عیب اور اُس کو عیبی جانتا ہے۔ اِس لیے حقیقۃً یہ بھی تکبر ہی کی ایک شاخ ہے۔ غیبت ہی کے سلسلہ میں انسان کتنی تہمتیں لگا بیٹھتے ہیں۔ کسی نے کسی کے متعلق کوئی بات کہی' سننے والے نے بغیر تحقیق کئے کے اُسے دوسروں سے نقل کیا۔ حکم تو یہ تھا کہ تحقیق کرتے' قرآنِ کریم میں آیا۔

اِذَا جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا

جب کوئی گنہگار تمہارے پاس کوئی خبر لائے' پہلے اُس کی تحقیق کرو۔

یہاں بے سوچے سمجھے' بغیر چھان بین کئے' پہلے اسے تسلیم کرلیا' پھر خود دوسروں کو سنایا۔ اِسی طرح ایک بے ہودہ بات کا چار طرف چرچا ہوا۔ سب غیبت میں گرفتار اور بعض اوقات تہمت کے گنہگار بنے' جس کی سزا شریعت میں اسی دُرّہ ہے۔

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو غیبت سے اِس قدر نفرت تھی کہ ایک بار ایک صحابی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی شخص کی غیبت کرنے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً کانوں پر ہاتھ رکھے' انہیں بند کیا اور فرمایا میں نہیں سننا چاہتا' صحابی نے عرض کیا کہ ''حضور! یہ بات تو میں اُس کے سامنے بھی کہہ دوں''۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا کرو گے دگنا گناہ ہوگا۔ ایک برا کہنے کا' دوسرا مسلمان کا دِل دکھانے کا۔ زبان سے برا کہنا تو بڑی بات ہے۔ کسی کے متعلق حقارت وذلت اور برائی کا خیال دِل میں لانا بھی مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔ قرآن میں آیا۔

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

بعض گمان بھی گناہ ہوتے ہیں

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے اپنی جوانی کے زمانہ میں ایک بار مسجد میں نماز کے بعد ایک شخص کو دیکھا کہ بھوک بھوک کہہ رہا ہے۔ دِل میں یہ خیال آیا کہ ہٹا کٹا'

marfat.com

مستعد، لوگوں کے سامنے سوال کرتا ہے۔ حالانکہ سوال کو اللہ و رسول ﷺ نے حرام فرمایا۔ جب تک کہ تین دن کا مسلسل فاقہ اور مرنے کا اندیشہ نہ ہو جائے۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے زبان سے کچھ نہ کہا۔ محض ایک خیال تھا جو دل میں آیا، رات کو پچھلے وقت جب یادِ خدا میں محو ہوئے، مراقبہ کی حالت میں دیکھتے کیا ہیں کہ ایک اِنسان کی نعش اُن کے سامنے ہے اور کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اِس کا گوشت کھاؤ۔ حضرت جنید رضی اللہ عنہ پریشان ہو کر فرماتے ہیں کہ آدمی کا گوشت کیسے کھائیں؟ جواب ملا کہ آج دِن میں مسجد کے اَندر اَپنے بھائی کا گوشت خوب کھایا، اَب کیوں ہچکچاتے ہو؟ اُس وقت متنبہ ہوئے کہ اللہ اکبر! اس بھوک بھوک کہنے والے کے متعلق براخیال کرنا بھی غیبت اور مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر تھا"۔

ایک زمانہ کے بعد ایک دِن حضرت جنید رضی اللہ عنہ اُس واقعہ کو یاد فرما کر رونے لگے اور فرمایا کہ چالیس برس گزر گئے ایک شخص کی تلاش میں ہوں کہ اُس سے اَپنی خطا معاف کراؤں ۔ مگر اَفسوس کہ وہ نہیں ملتا ایک دِن دَجلہ کے کنارے کھڑے تھے۔ دوسرے کنارے پر اُس شخص کو دیکھا جو مسجد میں ایک دِن بھوک بھوک کہہ رہا تھا۔ دِل میں ارادہ کیا کہ اُس کنارے پر پہنچ کر اُس سے معافی طلب کریں۔ اُس نے نظر اُٹھائی اور کہا کہ جنید رضی اللہ عنہ! جب مراقبہ میں نعش سامنے لائی گئی اور مردار کھانے کو کہا گیا، تب ہوش آیا؟ یہ خبر نہ لی کہ ہم نے اُس وقت سات دِن سے کچھ نہ کھایا تھا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

جھوٹ

جھوٹ بولنے کی عادت آج اِس قدر عام ہوگئی ہے کہ بہت سے آدمی تو اِس کو عیب ہی نہیں سمجھتے' بلکہ ہُنر خیال کرتے ہیں' بازاروں میں دلاّل اور تاجر وہی سب سے زیادہ کامیاب اور ماہر سمجھا جاتا ہے جو جھوٹ بولنے میں زیادہ مشاق ہو۔ کچہریوں میں سب سے بڑھیا وکیل' بیرسٹر وہی خیال کیا جاتا ہے جو جھوٹی باتیں بنانے کی سب سے زیادہ مشق رکھتا ہو۔ جھوٹی قسمیں کھانے' جھوٹے حلف اُٹھانے' اور جھوٹی گواہیاں دینے والے پیشہ ور چند ٹکوں کے بدلے اَپنے اِیمان کو بیچنے کے لیے دِن رات تیار' وہ سمجھتے ہی نہیں کہ جھوٹ بولنے والے پر خدا کی کتنی مار پڑتی ہے۔

ایک مرتبہ ایک صحابی نے حضورِ انور ﷺ سے عرض کیا کہ "یارسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص فلاں گناہ کرلے' پھر بھی مسلمان رہ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! گنہگار ہوگا' مگر ایمان نہ جائے گا۔ اِسی طرح متعدد گناہوں کے متعلق پوچھتے رہے اور حضور ﷺ یہی جواب دیتے رہے۔ آخر میں پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر کوئی جھوٹ بولے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اَب اِیمان جاتا رہے گا۔ اور اگر تم اِس کے لیے قرآن سے دلیل چاہتے ہو تو پڑھو' قرآنِ کریم میں رَبُّ العالمین فرماتا ہے کہ

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ط

یقیناً جھوٹ تو وہی بولتے ہیں جو بے ایمان ہوتے ہیں

دُنیا والے آج اِس مغالطہ میں مبتلا ہیں کہ بغیر جھوٹ بولے تجارت و وکالت چلتی ہی نہیں' دُنیا کی کوئی نعمت ملتی ہی نہیں۔ اور نعمتوں کا دینے والا ربُّ العالمین فرماتا ہے کہ نعمت ورحمت کیسی؟

فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ط

marfat.com

جھوٹوں پر تو ہم اللہ کی لعنت (پھٹکار) بھیجتے ہیں۔

مسلمان یعنی صحیح معنیٰ میں اِنسان کی پہچان حضورِ انور ﷺ پیارے پیارے دو بول کے موہنے جملے میں کس خوبی کے ساتھ بیان فرماتے ہیں اِسے دل سے یاد رکھیے۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ ؕ (بخاری شریف)

مسلمان تو وہی ہے کہ اُس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں

یعنی نہ وہ اپنی زبان سے کسی مسلمان کو ستائے نہ ہاتھ سے دُکھ پہنچائے' غیبت کرنا' جھوٹ بولنا' تہمت لگانا' کسی کو دھوکا میں ڈالنا' کسی کو گالی دینا' کوسنا' یہ ہے زبان سے ستانا' آج سوچئے کہ اگر کوئی دوسرا شخص آپ کی غیبت کرے' آپ پر تہمت لگائے' گالیاں سنائے' دھوکا دے' جھوٹ بولے' دِل دکھائے اور آپ کو ستائے' اپنے ہاتھوں سے مارے پیٹے یا آپ کا مال چُرائے تو آپ کا کیا حال ہوگا؟ کتنا غصہ آئے گا؟ کتنی تکلیف ہوگی؟ سمجھ لیجئے کہ آج جس طرح آپ کسی کے ساتھ پیش آرہے ہیں' کل کوئی دوسرا بھی آپ کے ساتھ اسی طرح پیش آئے گا۔ دُنیا میں اگر بچ بھی گئے تو آخرت میں جو کیا ہے سامنے آجائے گا۔

بہتر یہ ہے کہ جنہیں دھوکہ دیا ہے' جن پہ تہمت لگائی ہے' جن کی غیبت کی ہے' جن کو ستایا ہے' آج اُن سے معافی مانگ لیجئے' اُن کے حقوق اَدا کیجئے' ورنہ کل قیامت کے دِن سب بھید کھل جائیں گے۔ اُس وقت سخت رسوائی ہوگی۔ ابھی وقت ہے' موت قریب ہے' اِس سے پہلے کہ ملک الموت جان نکالنے کے لیے تشریف لائیں۔

موت کو یاد کیجئے۔

اِس سے پہلے کہ خدا کے سامنے' اَگلوں پچھلوں کے مجمع میں شرمندہ ہونے کا موقعہ آئے۔ آج شرمندہ ہو کر' آنسو بہا کر' تڑپ کر' بلبلا کر' اُس رَب کے دَربار میں

marfat.com

توبہ کیجئے۔

توبۃ النصوح

آپ کا بچہ قصور کرتا ہے' اگر اُس پر اکڑتا اور بے پروائی کرتا ہے' آپ کا غصہ بڑھتا ہے' لیکن اگر ڈر کے مارے ہانپتا' کانپتا' روتا' آنسو بہاتا' تلملاتا' آپ کے سامنے آتا اور معافی طلب کرتا ہے' آپ کا دِل خود بخود بھر آتا ہے' معاف فرماتے' چمکارتے اور کلیجہ سے لگاتے ہیں۔ وہ مالک تو ہزاروں ماؤں سے زیادہ مہربان' ہمیں پہلے ہی بتا رہا ہے' فرما رہا ہے کہ......

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ

(ہمارے سوا) کون ہے جو بے چین کی پکار پر اُسے (محبت بھرا) جواب دیتا ہے

وہ رب ہمیں خود دعوت دیتا' بلاتا اور فرماتا ہے۔

تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ

خدا کے دربار میں توبہ کرو

پھر وعدہ دیتا ہے کہ......

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

(سورۃ الزمر: آیت:53)

(یارسول اللہ!) آپ اِن سے فرما دیجئے کہ اے میرے بندو! تم نے اپنی جانوں پر کتنے ہی ظلم کیے ہوں اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جانا' یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہ بخش دے گا' وہ تو غفور رحیم ہے۔

پھر یقین دلاتا اور فرماتا ہے کہ......

marfat.com

مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

اللہ تعالیٰ اُن پر عذاب نہ کرے گا جبکہ وہ استغفار کرتے،

گناہوں پر مغفرت چاہتے رہیں۔

پھر ہمیں توبہ کا طریقہ بتاتا ہے......

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (سورۃ النساء: آیت:64)

یارسول اللہ! وہ لوگ اپنی جانوں پر کتنے ہی ظلم کیوں نہ کرلیں، آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں، اللہ سے بخشش طلب کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں، یقیناً اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پائیں گے۔

حدیث میں آیا کہ......

اَلتَّوْبَةُ النَّدَمُ

توبہ حقیقت میں شرمندگی کا نام ہے۔

زبان سے لاکھ بار توبہ توبہ کہیں، بے کار۔ سچی شرمندگی کے ساتھ ایک بار دِل سے توبہ کی جائے اور یہ عہد ہو کہ آئندہ اِس گناہ کے قریب نہ جائے، یقیناً اللہ کی بارگاہ میں قبول کی اُمید۔ ظلم کیسے ہی ہوں، گناہ کتنے ہی ہوں، یہاں تک کہ شرک و کفر ہی کیوں نہ ہو، طبیب قلوب، شفیع ذنوب، رحمت عالم، فضل مجسم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں سر جھکائیں، شرمندگی کے ساتھ حاضر ہوں، تلملا کر فریادی بنیں اور عرض کریں کہ

اے شافع اُمم! شہِ ذی جاہ! لے خبر
للہ لے خبر مری للہ لے خبر
دریا کا جوش ناؤ کا بیڑا نہ ناخدا
میں ڈوبا تو کہاں ہے مرے شاہ لے خبر

marfat.com

منزل کڑی ہے رات اندھیری میں نابلد
اے خضر لے خبر مری اے ماہ لے خبر
پہنچے پہنچنے والے تو منزل، مگر شہا
اُن کی جو تھک کے بیٹھے سر راہ لے خبر
مجرم کو بارگاہِ عدالت میں لائے ہیں
تکتا ہے بے کسی میں تری راہ لے خبر
اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر
مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا
تیرا ہی تو ہے بندۂ درگاہ لے خبر
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه
وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

ایک وہ خوش نصیب تھے‘ جنھوں نے سرکار کی ظاہری زندگی کا مبارک زمانہ پایا‘ بے پردہ و بے حجاب دربار میں حاضری کا بارملا‘ ظاہرہ آنکھوں سے جمال رعنا ورُخ زیبا دیکھنا نصیب ہوا‘ اُن آنکھوں پر ہماری آنکھیں قربان جو......

از حضرت کافی رحمۃ اللہ علیہ

دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
گلِ نظارہ کو آنکھوں سے اٹھاتے جاتے
ہر سحر رُوئے مبارک کی زیارت کرتے
داغ حرماں دلِ محزوں سے مٹاتے جاتے
سَرِ شوریدہ کو گیسو پہ ‘ تصدق کرتے

marfat.com

دلِ دیوانہ کو، زنجیر پنھاتے جاتے
پائے اَقدس سے اُٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو
روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے
قدمِ پاک کی گر خاک ہی ہاتھ آ جاتی
چشمِ مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے
دشت طیبہ میں ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے
دھجیاں جیب و گریباں کی اُڑاتے جاتے
کافی کشتہء دیدار کو زندہ کرتے
لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

آج ہماری آنکھیں اس نعمت سے محروم......ہم دن رات اِسی رنج میں مغموم وہ مدینہ میں ہماری ظاہری آنکھوں سے مستور......ہم ہند میں اُس سرزمین سے ہزاروں میل دور مولا تعالیٰ نے گناہ بخشوانے کے لیے اُن کا در بتایا......خود حضور ﷺ نے وعدہ فرمایا...کہ

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔

جس نے میری قبرِ انور کی زیارت کی اُس کا بخشوانا میرے ذمہ کرم پر واجب ہو گیا۔

پھر یہ بھی جتایا کہ......

مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ

جس نے میرے اِس عالم سے پردہ کرنے کے بعد میری زیارت کی اُس نے گویا میری ظاہر زندگی میں اَپنی ظاہری آنکھوں سے میری زیارت کی۔

بلکہ اِنتہائی شفقت ومحبت کے ساتھ آپنے دربار میں حاضر ہونے پر تاکید وتنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ......

marfat.com

مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِی فَقَدْ جَفَانِی

جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا اُس نے مجھ پر ظلم کیا

اِس لئے گنہگار حاضری مدینہ طیبہ کے لئے تڑپتے اور دِن رات درد بھرے دِل سے تمنائیں کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ......

مرے دل میں ہے آرزوئے مدینہ...... چلوں ہند سے کاش سوئے مدینہ
مری جاں ہو قبرِ مبارک پہ قرباں...... مری خاک ہو خاکِ کوئے مدینہ
نہ ہے جان تن میں نہ پہلو میں دل ہے...... سدھارے وہ پہلے ہی سوئے مدینہ
الٰہی! بحق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اب دکھا دے...... ہے کب سے مجھے جستجوئے مدینہ
نہ ہے زور وقوت، نہ ہے مال و دولت...... مگر شوق رہبر ہے سوئے مدینہ

یہ مختار عاصی بھی پہنچے خدایا
طفیلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہ کوئے مدینہ

اِس دربارِ پرانوار کا دروازہ حقیقۃً آج بھی کھلا ہوا ہے، قسمت والے ہیں جو وہاں حاضری کا شرف پاتے، اپنا دُکھڑا سناتے، اُن مبارک جالیوں کو آنکھوں سے لگاتے اور اپنی عرض اِن الفاظ میں پیش فرماتے ہیں کہ......

یا شفیع المذنبین! بارِ گناہ آوردہ ام
بر درت ایں بار باپشتِ دوتاہ آوردہ ام
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بدرگاہت پناہ آوردہ ام
ہمچو کاہِ عاجزم، کوہِ گناہ آوردہ ام
چشمِ رحمت برکشا، موئے سپیدِ من نگر
گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام
غیر تو ملجا و ماوئی نیست در ہر دوسرا

marfat.com

رحم کن یا سیّدی حالِ تباہ آوردہ ام

عجز و بے خویشی و دل ریشی و درد

ایں ہمہ بر دعویٰ عشقت گواہ آوردہ ام

گرچہ عصیاں بے حد و اما نظر بر رحمت

آیتِ لَا تَقْنَطُوْا برخود گواہ آوردہ ام

متعدد آثار اِس اَمر پر گواہ کہ بعد وصال سرکار ﷺ بعض گنہگار حاضرِ دربار ہوئے' فریادی بنے اور عرض کیا کہ......

یارسول اللہ علیک السلام! ہم خدا کے بھیجے ہوئے' اَپنے گناہوں کو بخشوانے سرکار کے آستانے پر حاضر ہیں' توبہ کرتے ہیں' گناہوں سے باز آتے ہیں' آپ بھی استغفار فرمائیں اور ہمیں عذابِ الٰہی سے بچائیں

سُننے والوں نے سنا' دیکھنے والوں نے دیکھا قبرِ انور سے آواز آئی کہ......

"مبارک ہو' تیرا گناہ بخشا گیا"

مبارک ہیں وہ جو سعادت حاصل کریں' خوش نصیب ہیں وہ جو یہ مژدہ سُنیں' دور اُفتادہ گنہگار خواب ہی میں دیدار کی تمنا کرتے اور دَرد بھرے دل سے یوں کہتے ہیں کہ

خوش نصیب ایسی عطا ہوں مرے مولیٰ آنکھیں

دیکھیں جی بھر کے جمال شہِ بطحا آنکھیں

جلوہ فرما ہوں کبھی عالمِ رویا میں حضور ﷺ

ہم بصد شوق رکھیں زیرِ کفِ پا آنکھیں

ہوں مشرف جو زیارت سے رُخِ انور کی

ایسی دے اپنی عنایت سے خدایا آنکھیں

حیف محروم ہیں حضرت کے درِ دولت سے

marfat.com

ورنہ انوارِ صفا دیکھتیں کیا کیا آنکھیں
اے خدا! تیری عنایت ہو تو پھر بھی دیکھیں
ٹکٹکی باندھ کے وہ گنبدِ خضریٰ آنکھیں
آپ کا نورِ بصیرت ہے جن آنکھوں میں ہنوز
اہل بینش کی اُن آنکھوں پہ ہیں شیدا آنکھیں
آرزوئے درِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جو بیتاب ہے جوش
شوق سے دیکھتی ہیں، سوئے مدینہ آنکھیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

لیکن خواب میں زیارت پر نہ ہمیں اختیار، نہ اس حالت کی توبہ کا ظاہر میں اعتبار، حکمِ کردگار ہر زمانہ، ہر وقت، ہر ملک اور ہر مقام کے واسطے اپنی اصل پر برقرار، کہ حاضرِ دربار، سیّد ابرار واخیار، احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم ہو جائیں۔ اِس لئے حاضری کی آسان صورت مولیٰ تعالیٰ ہی نے بتائی اور سکھائی......

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ

(سورۃ الاحزاب: آیت:56)

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر رحمت بھیجتا اور اُس کے فرشتے ان پر رحمت لے کر آتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اُن کے لیے دعائے رحمت کرو (درود بھیجو)
اور اَدب کے ساتھ اُن کے دربار میں سلام بجالاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ......

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً

marfat.com

آدمیوں میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہے
جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہے۔

صحابہ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ
''یا رسول اللہ ﷺ جو لوگ آپ سے دُور ہیں اور جو لوگ آپ کے بعد آئیں گے، کیا حضور ﷺ کو اُن کے درُود کی خبر ہوتی ہے؟''

حضور ﷺ نے فرمایا کہ......

أَسْمَعُ صَلٰوةَ أَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَأَعْرِفُهُمْ وَتُعْرَضُ عَلَيَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ ؎

اَپنے محبت والوں کے دُرود کو خود اللہ کے سنوانے سے سنتا ہوں اور میں انہیں پہچانتا ہوں اور دوسروں کے درُود میرے سامنے فرشتوں کے ذریعہ پیش کئے جاتے ہیں۔

پس دربارِ سرکار میں حاضری کا بہترین ذریعہ کثرتِ دُرود۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انہیں دور سمجھا ہے ورنہ وہ آقا و مولیٰ (روحی فداہ) تو ایمان والوں سے اُن کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں، قرآنِ کریم میں ارشاد ہے کہ......

اَلنَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (سورۃ الاحزاب: آیت:6)

نبی مکرم ﷺ تو ایمان والوں سے اُن کی جان سے بھی زیادہ قریب (یا اُن کی جان سے بھی زیادہ پیارے) ہیں۔

لغت میں وِلاءِ کے معنی ہیں قرب و نزدیکی، اَوْلیٰ کے معنی ہوئے سب سے زیادہ قریب، مومن کی تعریف حضورِ اکرم ﷺ نے یہ بتائی کہ......

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ ؎

تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک کہ میری ذات اُس کو اپنی جان، مال، اولاد،

marfat.com

اُپنے والدین اور تمام آدمیوں سے زیادہ پیاری نہ ہو جائے۔

پس ایمان کامل اُسی وقت حاصل ہوگا جب دِل میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی محبت اِس درجہ پر پہنچے' یقیناً وہ مقام نصیب ہو کہ سرکارِ دوعالم ﷺ اَپنے رب کے سنوانے سے بے پردہ و بے حجاب اُس مومن کامل کے دُرود و سلام کو سُنیں اور جواب دیں۔ یہی ہے حضور کی ترکیب' مومن جب اس مقامِ محبت میں کامل ہو جاتا ہے' نہ صرف یہ کہ حضور ﷺ اُس کے کلام و سلام کو سنتے بلکہ یہ خود بھی حضوری کا لطف پاتا ہے۔

صاحب حال حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ اِسی مقام پر فرماتے ہیں

لِیْ حَبِیْبٌ عَرَبِیٌّ مَدَنِیٌّ قَرَشِیٌّ
کہ بود دردِ غمش مایہء شادی و خوشی
فہم رازش چہ کنم او' عربی من عجمی
لافِ مہرش چہ زنم او' قرشی' من حبشی
گرچہ صد مرحلہ دوراست ز پیشِ نظرم
وَجْهُهٗ فِیْ نَظَرِیْ کُلَّ غَدَاۃٍ وَعَشِیٌّ
جامی اربابِ وفا جز رہِ عشقش نروند
سرِ مبادت کہ ازیں راہِ قدم باکشی

مشہور حدیث ہے کہ......

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ

جو شخص کسی سے محبت رکھتا ہے اُسی کا ذکر کرتا ہے۔

حضرت جوش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ......

محبت جس کی ہوتی ہے اُسی کا ذکر کرتے ہیں
زباں پر میری جز نامِ محمد ﷺ اور کیا آئے

marfat.com

پس اگر سرکار سے محبت ہے درُود کی کثرت ہے کہ یہی "یاد" کی بہترین صورت ہے۔ اِسی میں عاشق کو لذت اور اِسی میں اُس کے دل کا چین اور جان کی راحت۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

عشق و محبت صرف محبوب کی صورت دیکھ کر ہی نہیں پیدا ہوتی بلکہ اُس کی باتیں سنتے سنتے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص ہمارے سامنے کسی حسین و جمیل کے حسن و جمال کا ذکر بار بار کرے' یا ہم خود بار بار اُس کی یاد دِل و زبان پر لائیں' نفسیاتی اُصول پر یقیناً جیسے جیسے یہ سلسلہ بڑھے گا' محبت بھی بڑھتی جائے گی' یقیناً محبوب کی ہر ادا بھائیگی' اُس کی صورت' اُس کی سیرت دِل میں جگہ پائے گی' بلکہ رفتہ رفتہ وہی صورت' وہی مورت اس پیکر میں اُتر آئے گی۔

اَب اس یاد کی کیفیت پر غور کیجئے ذِکرؔ... ذاکرؔ... مذکورؔ... یادؔ... یاد کرنے والا... جس کی یاد کی جائے' یہ تین چیزیں ہیں۔ اِبتدائی دور میں ہم کسی کو یاد کرنا چاہتے ہیں مگر غیر کی یاد درمیان میں آتی ہے' دِل کو اَپنی طرف لگاتی ہے اور اُس یاد کو بھلاتی ہے۔ یہ ہے درجہ کہ ذاکر (یاد کرنے والا) ذکر (یاد) پر غالب آنا چاہتا ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ یہ کوشش جاری رہے' آرام طلب نفس ہزار روکے' لاکھ منع کرے' وسوسے اور خطرے کتنے ہی کیوں نہ آئیں' دُنیا کی دلچسپیاں کتنا ہی کیوں نہ رِجھائیں اور اَپنے اَندر پھنسائیں' ہم باز نہ آئیں' یادِ محبوب کیے جائیں کہ......

مَنْ لاگت لاگت ہے...... بھُوں بھاگت بھاگت ہے
دل لگتے لگتے لگتا ہے...... غفلت جاتے ہی جاتے جاتی ہے

جب نفس پر غلبہ پائیں اِسی یاد میں ڈوب جائیں' کچھ مدت میں اپنے آپ یہ حالت پیدا ہو گی کہ ذکر (یاد) ذاکر (یاد کرنے والے) پر غالب آجائے۔ اِس درجہ کہ

marfat.com

اَب اِس یاد کو روکے بھی تو نہ رُکے‘ غافل ہونا چاہے‘ بھی تو نہ ہو سکے۔

؎ نے زتارو نے زچوب و نے زپوست

خود بخود می آید ایں آوازِ دوست

اِس مقام پر ذکر محبوب ذاکر وطالب پر اِس درجہ غالب اور وہ ذکر سے اِس قدر مغلوب کہ گویا خود درمیان سے غائب. غلبہ ذکر اُس وقت وہ کیفیت طاری کرتا ہے کہ جس طرح ذکر ذاکر پر غالب آیا رفتہ رفتہ مذکور جس کی یاد کی گئی ذکر پر غالب آجاتا ہے‘ اب نہ ذاکر ہے نہ ذکر نہ مذکور ہی مذکور ہے اور ہر اعتبار سے اس کا ظہور۔

(مثنوی معنوی)

نُور‘ او‘ در یمن و یُسر و تحت و فوق

بر سرد در گردنم مانند طوق

محبّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس ذکر مقبول محبوب الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ومستغرق ہو کر اس مقام پر فائز ہوتا ہے فنافی الرّسول کہلاتا ہے۔ اقوال‘ اعمال‘ افعال ہر حال میں سراپائے رسول جلوہ نما ہے یہی مقام محبوبیت اور اسی کی طرح اس مبارک آیت میں اشارہ کہ......

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (سورہ اٰل عمران: 31)

یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام! آپ ان سے فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ کو چاہتے ہو میرا اتباع کرو۔ میرے سانچے میں ڈھلو‘ میرے وجود میں اپنے آپ کو گم کرو۔ اللہ (جل جلالہ) تم کو اَپنا محبوب بنالے گا۔

اور اللہ کا محبوب بننے والوں کی شان کا حدیث قدسی میں اِس طرح بیان اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میرا محبوب بندہ مقامِ محبوبیت پر پہنچ کر میری ہستی میں ایسا گم ہو جاتا ہے کہ......

marfat.com

بِیْ یَسْمَعُ بِیْ یُبْصِرُ بِیْ یَبْطِشُ بِیْ یَمْشِیْ

مجھی سے سنتا ہے، مجھی سے دیکھتا ہے، مجھی سے پکڑتا ہے، مجھی سے چلتا ہے یعنی صفاتِ ربانی اس آئینہ میں جلوہ دکھاتی ہیں اور ؎

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

یعنی اس کیفیت کا ظہور ہوتا ہے کہ اگرچہ آواز بندۂ خدا کے گلے سے نکلتی ہے مگر اُس کا حکم خدا کا حکم، اُس کا فرمان خدا کا فرمان، یہی وہ مقامِ محبوبیت ہے جس کو ایک اعتبار سے "مقامِ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یا مقامِ اِنْسَانِ کَامِلْ" سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دوسرے اعتبار سے فَنَا فِی اللّٰہِ وَبَقَا بِاللّٰہِ کا درجہ دیا جاتا ہے اِسی کیفیت کی تمنا ایک طالب زار اِس انداز پر کرتا ہے ؎ (از علیم)

اے جانِ جہاں اے روحِ رواں ، بس تو ہی رہے اور میں نہ رہوں
میں تجھ میں ہوں گم، تو مجھ میں عیاں ، بس تو ہی رہے اور میں نہ رہوں
اوّل بھی تو ہی ' آخر بھی تو ہی ' باطن بھی تو ہی ' ظاہر بھی تو ہی
میں جو کچھ ہوں ، ہوں تجھ میں نہاں ، بس تو ہی رہے اور میں نہ رہوں
فِیْ اَنْفُسِکُمْ کا بھید ملے ، وَ ھُوَ مَعَکُمْ کا رمز کھلے
ہو سمع بھی تو ' اور تو ہی زباں ' بس تو ہی رہے اور میں نہ رہوں
یہ میں اور تو کا فرق مٹے گر فضل سے تیرے پردہ اُٹھے
پھر تو ہی عیاں ہو ، تو ہی نہاں ، بس تو ہی رہے اور میں نہ رہوں
کہتا ہے علیم خستہ جگر ' دن رات یہی با دیدۂ تر
اے جلوہ نمائے کون و مکاں بس تو ہی رہے اور میں نہ رہوں

اِسی مقام کی دعوت دینے' زبانی پیغام پہنچانے اور اپنا نمونہ دکھانے کے لیے

marfat.com

حضور نبی اُمی فداہُ ابی واُمی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دِلوں کی صفائی کا وہ طریقہ سکھایا کہ نہ صرف ہزلیات وسیئات اور خرافات وتوہمات کے داغ قلب سے دور ہوں بلکہ تمام حجابات اُٹھ جائیں اور پردۂ علم سے تجلیاتِ حکمت جلوہ دکھائیں' آئینہ قلب میں انوارِ حقیقت پرتوفگن ہوں' اَسرارِ معرفت ودیعت کئے جائیں اور تخلیق اِنسانی کا منشا پورا ہو جائے رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ مولیٰ تعالیٰ ہمیں تمہیں سب کو یہ سعادت اور یہ حالت نصیب فرمائے......

اٰمین ...... ثُمَّ ...... اٰمِیْن

بِجَاہِ ...... طٰہٰ ...... وَیٰسٓ

صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

محفل میلادِ مبارک

محفل میلادِ مبارک کیا ہے؟ یادِ محبوب رب العالمین ﷺ کی ایک صورت۔

اس میں کیا ہوتا ہے؟ اور کیا ہونا چاہیئے؟ ذکر پاک سرکارِ رسالت ﷺ اُن کا حلیہ' اُن کی شکل' اُن کے حسب' اُن کے نسب' اُن کے اخلاق' اُن کے عادات کا بیان اور کھڑے بیٹھے ہر حالت میں اُن پر صلوٰۃ وسلام' محفل میلاد کیوں منعقد کی جاتی ہے؟ محض اِسی لیے کہ جن کی محبت عین ایمان ہے اُن کی محبت صحیح معنی میں پیدا ہو' اُن کے اتباع و پیروی کا سودا ہو' دِل زنگارِ معاصی سے پاک ہو اور محبوب کا جلوہ اُس میں ہویدا ہو' یا جس قدر محبت ہے اُس میں اضافہ ہو' وہ ترقی پائے اور آخر اس درجہ عشق تک پہنچائے' جہاں ماسوائے محبوب نیست و نابود ہو جائے کہ......

اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَا سِوَی الْمَعْشُوْقِ

عشق وہ آگ ہے جو معشوق و محبوب کے سوا سب کچھ جلا دیتی ہے۔

اِسی غرض سے محمود د مسعود کو حاصل کرنے کے لیے محفل میلاد شریف ایک بہت مجرب اور سب سے زیادہ مستحسن عمل ہے۔ اَکابر سلف صالحین اور اولیائے کاملین کا معمول اور ساری دُنیا کے سچے مسلمانوں میں مقبول۔ اِس عمل کی اصل قرآن کریم میں اِس طرح موجود ہے کہ مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ

میں تو تمہیں یاد رکھتا ہی ہوں تم بھی تو ہمیں یاد کیا کرو۔

marfat.com

پھر حدیث قدسی میں اُسی مولائے کریم جل مجدہ کا ارشاد ہے کہ

جَعَلْتُ ذِكْرَكَ ذِكْرِيْ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا ہے۔

نیز ارشادِ خداوندی کہ......

اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ ﴿سورۃ الضحیٰ:۱۱﴾

البتہ آپ اپنے رب کی نعمت کا بیان فرمائیے۔

اَب سوچئے کہ وجود باوجود سرکارِ دوعالم' خلقت و پیدائش محبوب رب اکرم' ولادت باسعادت' سیدِ بنی آدم' بعثت حبیب معظم' روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ زبردست نعمت ہے' جس کا صدقہ اور طفیل تمام نعمتیں بلکہ تمام عالم و آدم۔ اِسی لیے مولیٰ تعالیٰ نے کسی نعمت کا اِحسان اِس طرح نہ جتایا کہ جس طرح پورے زور و قوت کے ساتھ اِس نعمت کے متعلق فرمایا کہ......

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج

﴿پارہ نمبر ۴ سورۃ آلِ عمران' آیت نمبر ۱۶۴﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنین پر بڑا ہی اِحسان فرمایا کہ اُن کے لیے اُن ہی میں سے ایک ایسے رسول عظیم الشان کو مبعوث فرمایا جو انھیں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں دکھاتے' اُن کے دِلوں کو صاف اور پاک بناتے' اور کتاب و حکمت سکھاتے ہیں۔

اِس نعمت کے تذکرہ اور اِسی اِحسان کے مظاہرے کے لیے عالمِ اَرواح میں محفل سجائی جاتی ہے۔ بہترین و پاکیزہ ترین مخلوق یعنی نبیوں اور رسولوں کی جماعت بلائی جاتی ہے اور سب سے پہلی "عِيْدِ مِيْلَادُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم" عالمِ اَرواح میں جس شان سے منائی جاتی ہے اُس کی اَجمالی کیفیت تاریخی واقعہ کی حیثیت میں اِس طرح سنائی

marfat.com

جاتی ہے کہ......

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ؕ ﴿پارہ نمبر۳ سورہ آلِ عمران، آیت نمبر۸۱﴾

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اُس زمانہ کو یاد فرمائیں جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ ہم تمہیں کتاب وحکمت عطا فرمائیں گے، پھر تمہارے پاس ایک ایسے عظیم الشان رسول تشریف لائیں جو اُس کی تصدیق فرمائیں جو تمہارے ساتھ ہو، البتہ ضرور تم پر لازم ہے کہ اُن پر ایمان لاؤ اور اُن کی مدد کرو، پھر اللہ نے فرمایا: بولو! تم سب نے اقرار کیا، میں اِس پر تم سے عہد لے رہا ہوں۔ سب نبیوں کی روحوں نے جواب دیا کہ ہم نے اقرار کیا۔ اللہ نے فرمایا کہ تم سب اُن کی نبوت ورسالت کی گواہی دو اور میں یعنی اللہ بھی تمہارے ساتھ اُن کے گواہوں میں سے ہوں۔

انعقاد محفل میلاد میں اِسی سنت الٰہی پر عمل ہے، یہی عمل بے عملوں کو باعمل، عالموں کو کامل، کاملوں کو اکمل بنانے اور حاضری دربار پر انوار کی کیفیت قلب پر طاری کرنے میں بے حد نافع ومجرب اور احسن واجمل ہے، اَحباب کو دعوت دی جاتی ہے، خلقت بلائی جاتی، محبوب کی محبوب سیرت بیان کی جاتی ہے اور اس سے سبق لینے کے لیے یہ نوید پہنچائی جاتی ہے کہ پوری طہارت، کامل نظافت، صفائی اور صحیح نیت کے ساتھ باادب اِس محفل پاک میں آئیں، ذکر مبارک سنیں اور انبیاء ومرسلین علیہم وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والتسلیم کے میثاق کی طرح اُن پر ایمان، اُن کی تصدیق اور اُن کی پیروی کا عہد کریں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه ...... وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

marfat.com

تعین وقت

وقت معین و مقرر کرنے کا اُصول ہر سمجھدار اِنسان کا معمول' قرآنِ کریم نے یہی بتایا' شریعت نے یہی طریقہ سکھایا' فریضہء نماز کے لیے بھی اوقات کو معین فرمایا۔

قرآن پاک میں آیا......

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

﴿النساء:۱۰۳﴾

نماز مومنوں پر اوقات کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔

روزوں کے لیے رمضانُ المبارک کو خاص کیا گیا۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوا...

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

﴿سورئہ البقرہ۔۱۸۵﴾

تم میں سے جو کوئی بھی رمضان کے مہینہ کو پائے اُس میں روزے رکھے۔

حج کے لئے بتایا گیا کہ......

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ﴿سورۃ البقرہ﴾

حج کے مہینے تو مقررہ ہیں

یہ تعین اوقات کیوں ہے؟ اِس لیے کہ اوقات کی پابندی کے بغیر زندگی کا نظام ترتیب ہی نہیں پا سکتا۔ کھانے' پینے' سونے' جاگنے' نہانے' دوستوں سے ملنے' ملانے' مدرسوں میں اسباق پڑھنے' پڑھانے' سارے دینی و دنیوی کاموں کے لئے وقت معین کرنے کی ضرورت...... کہ اِسی میں سہولت۔

marfat.com

محفل کی زینت

کسی نیک محفل کے لیے صاف' پاک فرش بچھانا' چراغ سلگانا' قمقمے جلانا' حاضرین کوعطریات میں بسانا' مقام کومہکانا' تہذیب وتمدن کے لوازمات میں سے ہیں' قرآنِ کریم میں ایسے ہی اُمور کے متعلق' کوتاہ بینوں کے لئے تنبیہات اور اِیمان والے مہذب ومتمدن اِنسانوں کے لئے ہدایات کہ......

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّیِّبٰتِ ط

(یارسول اللہ ﷺ!) آپ فرما دیجئے کہ اللہ کی حلال کی ہوئی زینت اور پاکیزگیوں کو جو اُس نے اَپنے بندوں کے لئے بنائی ہیں' کس نے حرام کیا؟

مسند ومنبر ونعت خوانی

عالمِ دین' بہ اِتباعِ سنت سید المرسلین ﷺ مسند ومنبر پر جلوہ افروز کہ خطیب کے شایانِ شان یہی صورت' اگر کہیں عالم فاضل میسر نہیں' علماء کی تحریریں سنانے اور اُن کی تقریریں پہونچانے کے لئے دین دار ذِکرِ میلاد پڑھنے والے اس مسند پر بیٹھیں' کبھی کبھی ذوق وشوق بڑھانے' آتشِ محبت کو بھڑکانے' طبیعتوں کو گرمانے اور رُوح کو وجد میں لانے کے لیے خوش آواز نعت خواں' حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے طریق پر عمل کریں کہ وہ بہ تعمیل ارشادِ نبوی ﷺ منبر پر چڑھتے اور نعت رسول ﷺ کے قصیدے پڑھتے' کفار اِس عمل سے جلتے اور عشاق کے دِل بہلتے' حضورِ اکرم ﷺ ہمت بڑھاتے اور فرطِ مسرت میں اپنی چادر مبارک کا خلعت مرحمت فرماتے۔ اِسی مبارک سنت پر عمل ہے' اور اِس قسم کی مبارک محفل کے لیے اذنِ عام......

marfat.com

از حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب بیدلؔ قدس سرہٗ

آؤ مشتاقانِ محفل ' محفل میلاد میں
رحمتیں بیحد ہیں نازل محفل میلاد میں
عطر ملنا ' بانٹنا شیرینی ' سُلگانا بخور
ہیں یہ اُمّت کے مشاغل محفل میلاد میں
ذکرِ حق ' نعت پیمبر ' اجتماعِ مومنین
جمع ہیں یہ سب فضائل محفلِ میلاد میں
گھر میں جب دھوپ آگئی گویا کہ سورج آگیا
خود بدولت خود ہیں شامل محفل میلاد میں
قاریٔ میلاد جب اُٹھ کر لگے پڑھنے سلام
سب اُٹھے محفل کی محفل محفل میلاد میں
حیف اس پر جب کھڑے سب ہو جائیں وہ بیٹھا رہے
ہو کے پابند سلاسل محفل میلاد میں
کچھ تو اِس محفل میں پایا ہے جو یوں آداب سے
سر کے بل آتا ہے بیدلؔ محفل میلاد میں

علمِ نفسیات کے ماہرین جانتے ہیں' بلکہ معمولی علم وعقل رکھنے والے بھی مانتے ہیں کہ اِنسان کے خیال اور تصور کی طاقت اُس کے وجود میں زبردست اِنقلاب پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ اگر اِدھر اُدھر کے خیالات کو دِل سے ہٹائیں' ایک نقطہ پر دھیان جمائیں' محبوب ومطلوب کے تصور میں ڈوب جائیں' یہ کامل توجہ اَیسا بے خود بناتی ہے کہ مطلوب ومحبوب کی مکمل صورت سامنے آجاتی ہے۔

marfat.com

مومن و مسلم دیدار پر انور، سید ابرار و اخیار، احمد مختار ﷺ کا طالب دِیدار ہے اور حضوری کا طلبگار، چونکہ یہ مشاہدہ محبت میں اضافہ، اِتباع سنت میں ترقی اور بالآخر جیسا کہ ابھی بتایا گیا مقامِ محبوبیت و اِنسان کامل تک رسائی کا ذریعہ، پس اِسی غرض و غایت کے لیئے محفل سجائی جاتی ہے، خلقت بلائی جاتی ہے، قلبی آنکھوں سے دیدار پر انور کا متمنی محبوب ﷺ کی آمد آمد کے لیے صرف چاندنی و قالین کا فرش ہی نہیں بچھاتا بلکہ اپنی آنکھوں کو فرش راہ بناتا ہے، خس و خاشاک ظاہری سے زمین محفل ہی کو صاف نہیں کرتا بلکہ ماسوائے محبوب بیہودہ خیالات کو بھی دل سے ہٹاتا ہے، جھاڑ اور فانوس اور بہترین روشنی کے قمقموں ہی سے مجلس کو نہیں سجاتا بلکہ آیاتِ قرآنی و اَحادیث نبوی و بیانِ سیرت طیبہ سن کر شمع ایمانی کو روشن کرتا اور مردہ دل کو جلاتا ہے۔

ذکر محبوب شروع ہوا آنکھوں میں ایک سماں بندھا، اللہ اللہ! کیا وقت تھا جب کچھ بھی نہ تھا......

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهٗ شَيْءٌ غَيْرُهٗ (الحدیث)

اللہ ہی اللہ تھا اور اُس کے غیر کا پتہ نہ تھا۔

مولیٰ تعالیٰ خود فرماتا ہے......

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (حدیث قدسی)

میں (اللہ تعالیٰ) ایک چھپا ہوا خزانہ تھا، مجھے یہ بات بھائی کہ میں پہچانا جاؤں، پس میں نے خلقت کو پیدا کیا۔

وہ اللہ اَپنے آپ کو پہنچوانے، اپنے کمالات کی نمائش فرمانے کے لئے ایک نورانی، روحانی آئینہ بناتا ہے، اُس میں اَپنا جلوہ دیکھتا اور دوسروں کو دکھاتا ہے۔ اُس آئینہ کا نام محمد مصطفیٰ (رُوحی لہٗ الفِدَاء ﷺ) رکھا جاتا ہے۔ حدیث میں آیا۔

marfat.com

حضور ﷺ نے فرمایا......

یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ ط

اے جابر رضی اللہ عنہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں کے بنانے سے پہلے تمہارے نبی (ﷺ) کے نور کو پیدا فرمایا۔

شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

اُنچہ اوّل شد پدید از جیب غیب
بود نور پاک اُو بے ہیچ ریب
چوں شد آں نور معظم آشکار
در سجود اُفتاد پیشِ کردگار
قرنہا اندر سجود افتادہ بود
عُمر ہا اندر رکوع استادہ بود
سالہا ہم بود مشغولِ قیام
در تشہد ماند ہم عمرے تمام
از نماز نور آں دریائے راز
فرض شد بر جملہ' اُمت نماز

سب سے پہلے سرکارِدوعالم، نورِ مجسم، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کے نورِ پاک کا ظہور ہوتا ہے۔ وہ نور مبارک حجابِ عظمت تک بلند ہوتا ہے اور بارگاہِ الٰہی میں سجدہ بجالاتا ہے، کبھی رکوع کی کیفیت اُس پر وارد، کبھی قیام کی حالت اُس پر نمودار، اُس نورِ پاک کی یہ نورانی اَدائیں ذاتِ باری کو ایسی بھاتی اور اِتنی پسند آتی ہیں کہ آئندہ اُن کے اُمتیوں کے لئے عالمِ اَجسام میں یہی اَدائیں نماز کی صورت میں فرض کی جاتی ہیں۔

یہی نور ہے اور تمام کائنات اِسی نور سے ظہور...... سرکار فرماتے ہیں۔

marfat.com

أَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُّوْرِيْ ؎

میں اللہ کے نور کا ظہور ہوں اور ساری مخلوقات میرے نور کا ظہور

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل

خواص اس برزخِ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدّد کا

عالمِ اجسام میں بصورتِ بشریٰ اس نورِ معظم کی پہلی تجلی پیکر مبارک حضرت آدم علیہ السلام ہوئی اور انہیں خَلِیْفَةُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ کا نام دیا جاتا ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ اپنا نسب نامہ اِس طرح بتاتے اور اَپنے ذِکرِ ولادت کو خود ہی بیان فرماتے ہیں......

اَهْبَطَنِيَ اللّٰهُ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ وَحَمَلَنِيْ فِي السَّفِيْنَةِ مَعَ نُوْحٍ وَقَذَفَنِيْ فِي النَّارِ فِيْ صُلْبِ اِبْرَاهِيْمَ ؎

زمین پر اللہ تعالیٰ نے میرا ظہور پشت آدم (علیہ السلام) میں فرمایا جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہیں میرے نور کا اس وجود میں ظہور' حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آتشِ نمرود میں ڈالے جاتے ہیں' میرا نور اُس وقت اُن کی پشت میں مستور' اُسی نور سے جمال حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پُر نور' اُسی نور کا جبین حضرت خواجہ عبداللہ میں ظہور' یہی نور ہے جو اپنے کمال ظہور کے لئے حضرت آمنہ خاتون علیہا السلام کو ودیعت (سپرد) کیا جاتا ہے جہاں صورتِ جسمانی اختیار فرما کر

محمد...... و ...... احمد

روحی فداہ...... ﷺ...... نام پاتا ہے

حلیہ مبارکہ

نورانی صورت، جسمانی مورت، موہنی طلعت، کیسی دلربا، میانہ قد، موزوں اندام، سُرخ و سپید رنگ، پیشانی کشادہ، ابرو پیوستہ، بلند بینی، سبک چہرہ، دہانہ کشادہ، دندان مبارک سچے موتیوں سے زیادہ چمکدار، نہ بالکل ملے جُلے نہ درمیان میں زیادہ فاصل، گردن اونچی، سر بڑا، سینہ کشادہ، ریش مبارک گھنی، آنکھیں سیاہ و سرگیں، پلکیں بڑی بڑی، شانے گوشت سے بھرے ہوئے، مونڈھوں کی ہڈیاں چوڑی چکلی، سینہ مبارک میں ناف تک بالوں کی ہلکی تحریر، شانوں اور کلائیوں پر باریک روئیں، ہتھیلیاں گوشت سے بھری ہوئی، کلائیاں لانبی، پاؤں کی ایڑیاں نازک اور ہلکی، پاؤں کے تلوے بیچ سے ذرا خالی رُوحی وَقَلْبِی فِدَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ
وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى وَارِثِ حَالِهٖ

بصورتِ آدم، ظہورِ اوّل کے وقت ملائکہ حکمِ سجدہ پاتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں ارشاد خداوندی کہ......

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا ﴿سورۃ البقرہ:۳۴﴾

جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو، تو انہوں نے سجدہ کیا۔

اَب ظہورِ آخر کا وقت آتا ہے......مولا تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﴿سورۃ الاحزاب:۵۶﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

اِسی ارشاد کا ایک مظاہرہ ہے، رحمت کردگار، دولت کدۂ آمنہ خاتون پر نثار ہے، تمام مکان بقعۂ انوار ہے، ملائکہ صفیں باندھے مولد شریف میں حاضر ہیں، حورانِ بہشتی

marfat.com

استقبالِ سرکار کی منتظر، ارواحِ انبیاء ومرسلین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین خراجِ تصدیق وتائید و نصرت پیش کرنے کے لئے حسبِ وعدہ سراپا انتظار، ہمیں اسی آئیہ مبارکہ میں حکم دیا جاتا ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿سورۃ الاحزاب:۵۶﴾

اے ایمان والو! تم بھی اسی پر درود بھیجو (اور جس طرح آداب بجالاتے ہوئے سلام کرنا چاہیئے) (اسی انداز پر) سلام عرض کرو۔

اِسی حکم کی تعمیل ہے کہ ہم محفل ذکر میلاد مصطفوی میں حاضر اور بیٹھے بیٹھے صلوٰۃ و سلام میں مشغول کہ حالتِ نماز صورت قعود میں بھی "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" (اے نبی کریم ﷺ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں) کہنا شریعت میں منقول اور مسلمانوں کا معمول۔

ابھی ابھی بتایا گیا کہ ذکر سید المرسلین عین ذکر ربّ العالمین۔ ذکر الٰہی کے لئے قرآنِ کریم میں فرمایا گیا...... سمجھداروں کو جتایا گیا کہ

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ

سمجھ دار وہ ہے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں (کبھی) کھڑے ہوکر (کبھی) بیٹھ کر اور کبھی اپنی کروٹوں پر۔

ہمیں سمجھایا گیا کہ ذکر کھڑے ہوکر ہو یا بیٹھ کر، حالت رکوع میں ہو یا سجود میں ہر طرح مستحسن ومحمود، اِس کی اصل قرآنِ کریم میں موجود، پس جو شخص حالت قیام میں اللہ کے محبوب پر صلوٰۃ وسلام کو ناجائز ٹھہرائے، بدعت بتائے...... اُس کا فرض ہے کہ قرآن وحدیث سے اس پر دلیل لائے۔

اندازِ سجود خاتم النبیین ﷺ میں غیر خدا کے لئے حرام اور ذات واجب الوجود کے لئے مخصوص، جس کے لئے احادیث میں بہت سے نصوص، قیام کی حرمت پر یا کراہت

marfat.com

پر نہ کوئی دلیل، نہ کوئی برہان۔ اِس لئے مباح اپنی اصل پر قائم اور اچھے نتیجے کے سبب اپنے مقام پر مستحسن و مستحب۔

ابھی ابھی فلسفہ ونفسیات کا یہ نکتہ سمجھایا گیا کہ تصور وخیال کو ہماری زندگی کے کارناموں میں بڑا دخل ہے۔ جب یہ تصور بندھا کہ ہم دربارِ سرکار میں حاضر ہیں اور عالمِ خیال ہی میں سہی، دیدار کے اُمید وار، مشتاقانہ و والہانہ انداز میں مستانہ وار بھکاری بنیں، جھولیاں پھیلائیں، سچے منگتا کی طرح آداب بجالائیں، مالک وقاسم ﷺ کی بارگاہ میں قصیدہ خوانی کریں، اُن کی شانِ عطا کو وسیلہ بنائیں کہ......

ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں.........ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں
ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں.........چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
اُن کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے.........مالک کل کہلاتے یہ ہیں
رب ہے معطی، قاسم یہ ہیں.........رزق اُس کا ہے، کھلاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں.........کون بنائے، بناتے یہ ہیں
کہد و رضا سے خوش ہو خوش رہ.........مژدہ رضا کا سُناتے یہ ہیں

ہاں! ہاں! تصور جمایئے، خیالاتِ این وآں کو بھلایئے، جبینِ نیاز کو جھکایئے اور اپنی فریاد انھیں اِس طرح سُنایئے......

ظلمت عالم پر چھائی ہے، اے نورِ ہدایت جلوہ دکھا
آفت دُنیا پر آئی ہے، اے آیہء رحمت جلوہ دکھا
عصیاں کے شعلے بھڑکتے ہیں، الحاد کی بجلی گرتی ہے
اے ابر کرم رحمت برسا، اے نجمِ سعادت جلوہ دکھا
دجال فریب میں لاتے ہیں، بہلاتے ہیں پھسلاتے ہیں
دین حق سے بھٹکاتے ہیں، اے ختم رسالت جلوہ دکھا

marfat.com

اے حُسنِ ازل کے ظہور تم ' اے مظہرِ خاصِ نورِ قدم
اے جانِ صباحت جلوہ دکھا ' اے کانِ ملاحت جلوہ دکھا
اے دعوتِ ابراہیم ذرا ' چہرے سے نقاب کو اپنے اُٹھا
موسیٰ علیہ السلام کی اشارت! جلوہ دکھا 'عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت جلوہ دکھا
قدسی دربار میں حاضر ہیں ' حوریں سرکار میں حاضر ہیں
سب استقبال میں حاضر ہیں ' ہے وقت ولادت جلوہ دکھا
مشتاقِ جمالِ علیمِ حزیں ' بکمالِ خشوع جھکا کے جبیں
کرتا ہے عرض کہ اے شہ دیں ' اے صاحب قدرت جلوہ دکھا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

سبحان اللہ! کیا نورانی سماں ہے گویا چاند تارے بھی استقبالِ سرکار میں زمین کی طرف جھک آئے ہیں۔ حضرت آمنہ خاتون علیہا السلام فرماتی ہیں کہ قبل ولادت باسعادت ایک نور مجھ سے بلند ہوتا ہے ' جس سے تمام پردے اُٹھ جاتے ہیں ' شام کے محلات تک آنکھوں کے سامنے آتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں......

شب میلاد محمد چہ شب روشن بود
کز حرم تا بہ حدِ شام منور گردید
حرم و شام چہ؟ کز مشرق و مغرب نورش
ہمہ را گشت محیط و ہمہ جا در گردید

بہار کا وقت ہے ' بہار کا سماں ' اور ربیع الاول یعنی بہار کا پہلا مہینہ ' شب دوشنبہ (پیر کی رات) ہے اور صبح کو باختلاف روایات ۸۔۹۔۱۰ یا ۱۲ تاریخ ' جبریل امین بہ

marfat.com

غایت ذوق وشوق تمام عالم کے وکیل بن کر تمنائے دیدار میں اِس طرح عرض گذار کہ

اِظْهَرْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ .... اِظْهَرْ یَا خَاتِمَ النَّبِیِّیْنَ
اِظْهَرْ یَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ .... اِظْهَرْ یَا نُوْرَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اُدھر اُفقِ مشرق سے صبح کی پسیدی ظاہر ہوئی اِدھر

(از حضرت محسن کاکوروی)

اُس وقت دیارِ عرب کے .... مطلع سے تجلیات رب کے
برجِ شرف قریشیاں میں .... اور ہاشمیوں کے خانداں میں
کعبہ کی زمین نامور سے .... اور عبدالمطلب کے گھر سے
اسلام کا آفتاب چمکا .... بے پردہ وبے حجاب چمکا

وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُهٗ لَا یُوْلَدُ .... وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَخَدُّهٗ یَتَوَرَّدُ
وُلِدَ الْحَبِیْبُ مُکَحَّلًا وَّ مُطَیَّبًا .... وَالنُّوْرُ مِنْ وَّجَنَاتِهٖ یَتَوَقَّدُ
جِبْرِیْلُ نَادٰی فِیْ مَنَصَّةِ حُسْنِهٖ .... هٰذَا مَدِیْحُ الْکَوْنِ، هٰذَا اَحْمَدُ
یَا عَاشِقِیْنَ تَوَلَّهُوْا فِیْ حُبِّهٖ .... هٰذَا خِتَامُ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدُ
صَلُّوْا عَلَیْهِ بُکْرَةً وَّعَشِیَّةً .... اَلْفَ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ وَزِیْدُوْا

marfat.com

عرضِ سلام بحالت قیام

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْک　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْک
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْک　　صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْک
سید اولاد آدم علیہ السلام　　رحمتِ عالم ' نورِ مجسم
حاضرِ دربار ہیں ہم　　عرض یہ کرتے ہیں پیہم
یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْک　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْک
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْک　　صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْک
تم شفیعِ عاصیاں ہو　　سید و شاہِ شہاں ہو
چارہَ بے چارگاں ہو　　درد مندِ بے کساں ہو
یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْک　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْک
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْک　　صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْک
سیدی! بیمار ہوں میں　　اور ضعیف و زار ہوں میں
سخت عصیاں کار ہوں میں　　اپنے اوپر بار ہوں میں
یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْک　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْک
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْک　　صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْک
نفس و شیطاں نے ستایا　　اچھے کاموں کو بھلایا
سب گناہوں میں پھنسایا　　در پہ ہوں فریاد لایا

marfat.com

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ　　صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ

ہاں! مری بگڑی بنا دو　　اور گنہ سب بخشوا دو
زنگ سینہ سے مٹا دو　　اور دل کو جگمگا دو

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ　　صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ

رُخ سے پردہ کو ہٹا دو　　جلوۂ زیبا دکھا دو
قیدِ غم سے اب چھڑا دو　　مجھ کو مولیٰ سے مِلا دو

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ　　صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ

یہ علیم خفتہ قسمت　　تھام کر دامانِ رحمت
مانگتا ہے اپنی حاجت　　باز ہو بابِ اجابت

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ　　صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ

marfat.com

دُعاء

اے بے چینوں کی فریاد سننے والے مولیٰ! اے بے کسوں کی پکار کا جواب دینے والے آقا: اے ماں باپ سے زیادہ مہربان داتا! تیرے گنہگار بندے اور بندیاں سخت بے تابی و بے چینی کے ساتھ تلملا کر تجھے پکارتے اور فریاد کرتے ہیں' ہماری پکار سن لے۔

ہم اقرار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ تو یکتا و بے ہمتا ہے اور حضرت سرکار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے محبوب بندے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تو نے ہمیں انسان بنایا' عزت و خلافت کا خلعت پہنایا' ہمیں دولت دی' سلطنت بخشی' زمین میں وراثت عطا کی۔ مگر آہ' آہ' آہ ہم نے تیری نعمتوں کی قدر نہ جانی' تو نے ہمیں سنوارا' ہم نے اپنی صورتوں کو بگاڑا' تیری راہ کو چھوڑا' تیرے حکموں سے منہ موڑا' تجھ سے اپنا رشتہ توڑا' نفس و شیطان کے جال میں پھنسے' گناہ کیے اور وہ بھی ایسے سخت کہ جانور بھی اُن سے پناہ مانگیں' نافرمانیاں کیں اور ایسی شدید کہ اُن سے پتھر بھی لرز جائیں۔

اے مولیٰ! اقراری مجرم' روسیاہ' گنہگار' بدکار' عصیاں شعار' شرمسار' تیری رحمت و مغفرت کے اُمیدوار' آنکھوں سے آنسو بہاتے' بے قراری سے تلملاتے' تیرے عذاب سے ڈرتے' تیری ناراضی سے گھبراتے' ہاتھ پھیلائے' شرم سے سر جھکائے' گڑگڑاتے تیرے دربار میں حاضر ہیں۔ اگر تو عذاب دے' ہم اُس کے سزاوار' بخشش دے تو عزیز و غفار' تو نے فرمایا' تو نے یقین دلایا کہ سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِی اور لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِس لئے رحمت کے طلبگار ہیں' عفو کے اُمیدوار ہیں۔ ہمارے پاس کوئی نیک عمل نہیں جسے وسیلہ بنائیں' کوئی طاعت و عبادت نہیں جس کا

marfat.com

آسرا لگائیں' مگر ہاں! تیرے محبوب کملی والے تاجدار' سید ابرار' احمد مختار ﷺ کا دامن رحمت ہاتھ میں ہے' اُن کے نام لیوا کہلاتے ہیں' جنہوں نے ہمارے لئے ساری ساری رات آنسو بہائے اور ہماری مغفرت کے لئے دعائیں فرمائیں۔

تیرے جاہ وجلال' تیرے فضل وکمال' تیرے جود وعطا اور تیرے محبوب سرکار محمد مصطفیٰ (روحی لہٗ الفداء) ﷺ کی ذات والا صفات کو وسیلہ بناتے ہیں' اپنی عزت' اُن کی رحمت کا صدقہ' صدیق وفاروق وعثمان وعلی وفاطمہ زہرہ حسن وحسین شہید کربلا کا واسطہ' اہل بیت اطہار' اُصحاب کبار وشہدائے بدر وحنین واُحد کا طفیل' غوث اعظم و سلطان الہند واولیائے اُمت کا تصدق' اَپنے جملہ محبوبین ومقبولین ومقربین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے صدقہ میں ہمارے گناہ معاف فرمادے' ہماری بگڑی بنادے' ہمیں اَپنی محبت کا جام پلادے' ہمیں اَپنا متوالا بنادے' ہماری ڈوبتی کشتی ترادے' ہمارے بیڑے کو پار لگادے' ہم منجدھارے میں پھنسے ہیں' نہ عزت رہی نہ دولت' نہ حشمت رہی نہ سلطنت' نہ حکومت رہی نہ طاقت' خلافت اسلامیہ مٹ چکی' قبلہ اوّل بیت المقدس پر یہودی چھائے ہوئے ہیں' قبلہء مسلمین وحرمین' محترمین پر دشمن دانت جمائے ہوئے ہیں۔ عراق' شام' مصر ومراکش' افریقہ وملایا ہر طرف دشمن ہی دشمن آڑے آئے ہوئے ہیں۔ وہ ہندوستان جہاں تیرے خاص بندوں نے علم توحید بلند کیا' سات سو برس تک حکومت کی اور تیرے دِین کا بول بالا رکھا' ہم نااہل تیری اِس امانت کو نہ سنبھال سکے' وہ ہمارے ہاتھوں سے نکلا اور آخر ہم محکوم بن کر ہی وہاں رہ سکے' ہمارے خون بہائے گئے' ہماری خواتین کی عفت وعصمت تباہ کی گئی۔ مسجدیں شہید ہوئیں۔ خانقاہیں اُجاڑی گئیں' اولیاء صالحین کی قبریں تک کھودی گئیں' ہمارے گھروں میں آگ لگائی گئی' گھر سے بے گھر کیا گیا' ہمارے جوان مرد ہلاک کئے گئے' بوڑھے قتل ہوئے' عورتیں بیوہ ہوئی' یتیم بلبلاتے رہے۔

marfat.com

اے غیرت والے مولیٰ! ہم لٹ گئے' مٹ گئے' صرف اِس لئے کہ تیرے کہلاتے تھے' تیرا نام لیتے اور مسلمان کہے جاتے تھے۔

اے عظمت والے!......اے عظمت والے!

اے غلاموں کے سر پر تاج عزت رکھنے والے! اے بے پناہوں کو پناہ دینے والے! سن لے! سن لے! ہم بے کسوں' بے بسوں کی سن لے! ہم سیہ کاروں کے سبب اپنے دین کو بدنام نہ ہونے دے' دِین کی عزت رکھ لے' علم توحید کو سرنگوں نہ ہونے دے' ہمیں قوت دے' طاقت دے' عزت دے' حمیت دے' غیرت دے برصغیر ہند میں جو چھوٹی سی آزاد خود مختار

پاکستانی حکومت

تو نے محض اپنے فضل سے عطا فرمائی' اِس کی حفاظت فرما' اِسے قوی سے قوی تر بنا اور صحیح معنوں میں اِسلامی دولت' اِسلامی سلطنت اور الٰہی مملکت بنا' جہاں تیرا قانون' تیرے احکام جاری ہوں' تیرے دِین کا علم بلند ہو اور تیرے نام کا اَبدالآباد تک بول بالا رہے۔

مولیٰ! مولیٰ! اے رحم و کرم والے مولیٰ! ہماری دُعائیں قبول کر' ہمارے بیماروں کو تندرستی دے' مصیبت زدہ کی مصیبت دور کر' ہمیں فقر و فاقہ سے بچا' حقیقی غنا عطا فرما' اپنا بنا اور اپنی راہ پر چلا۔

اور اپنے بندہ محمد عبدالعلیم صدیقی سے وہ خدمتیں لے جن سے تو راضی ہو' اِسے اَپنی رضامندی اور محبوبیت کا خلعت پہنا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِكَ وَنُوْرِ عَرْشِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَعَوْنِنَا وَمُعِيْنِنَا وَغَمَالِنَا وَمُغِيْثِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمين۔ اٰمين۔ اٰمين بِسِرِّ اَسْرَارِ الْفَاتِحَه

marfat.com

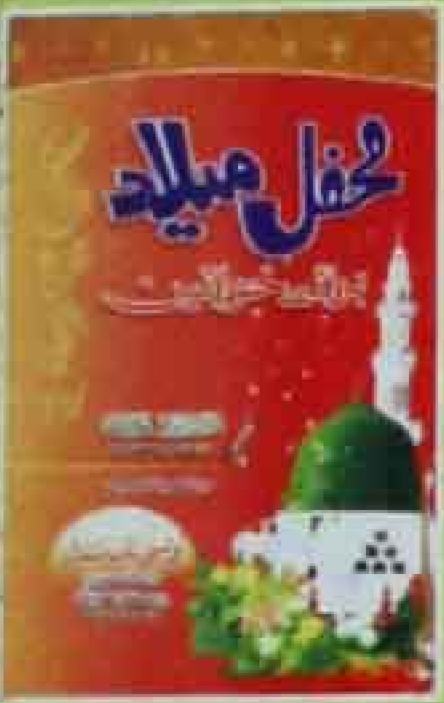

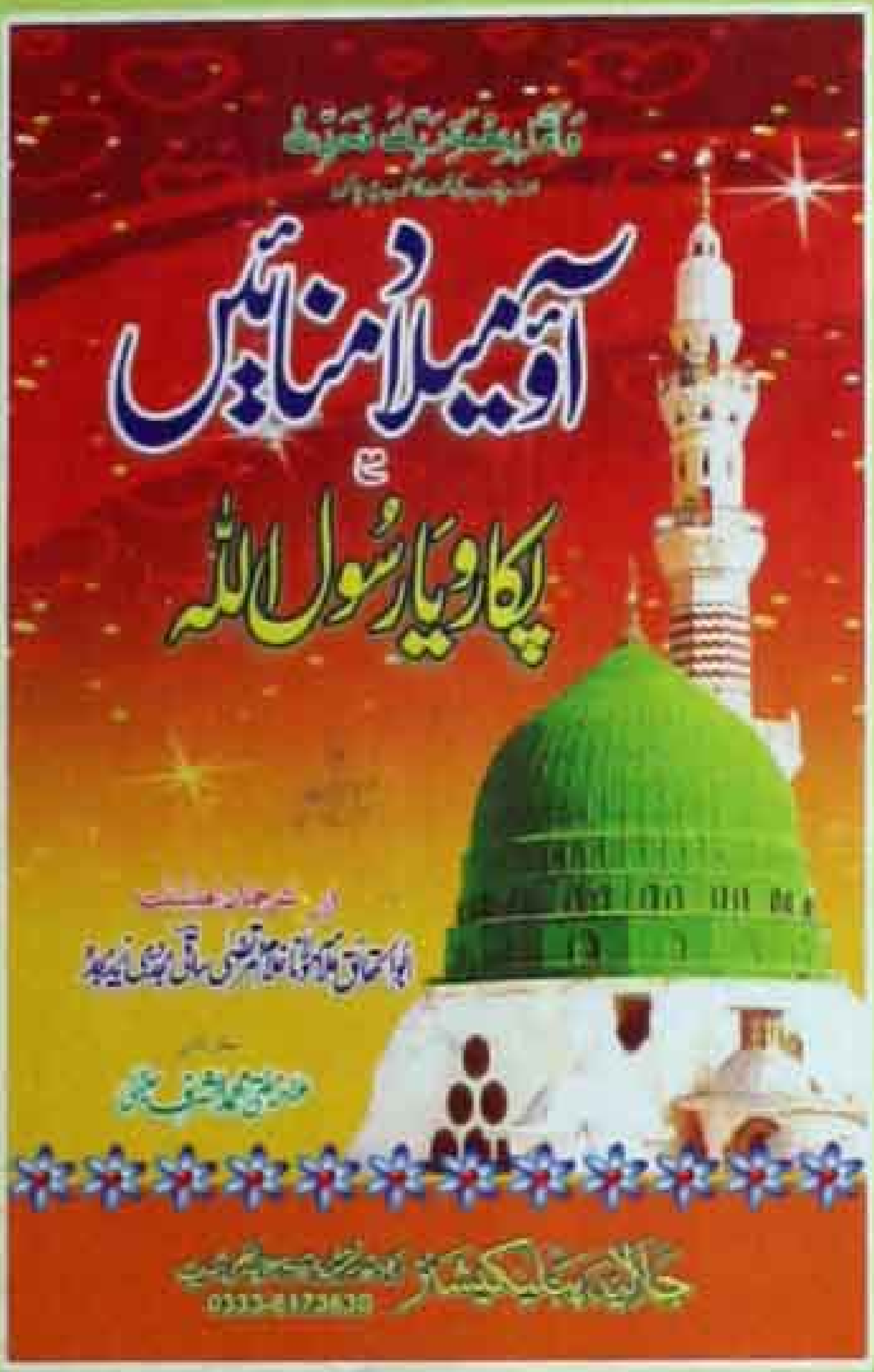

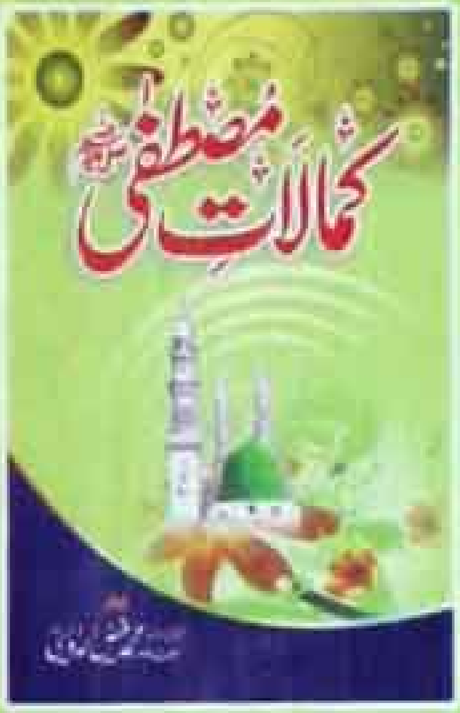

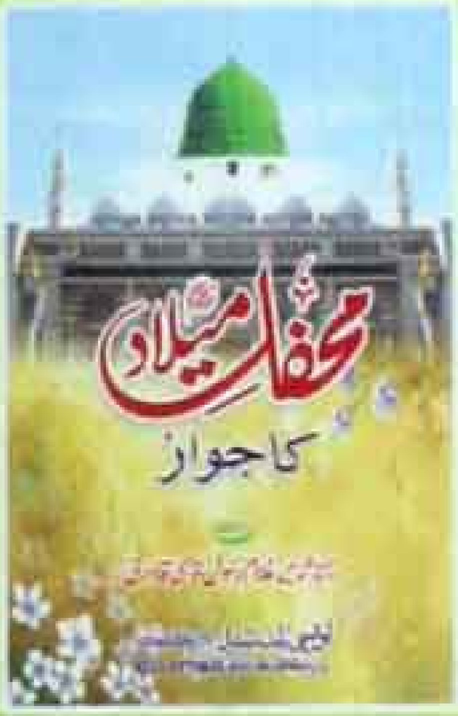

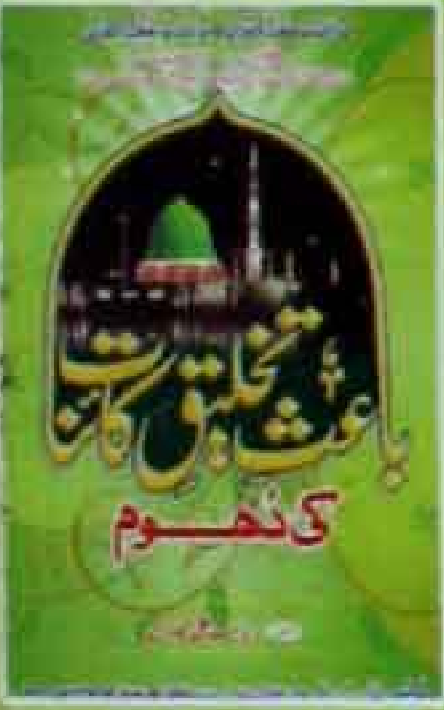

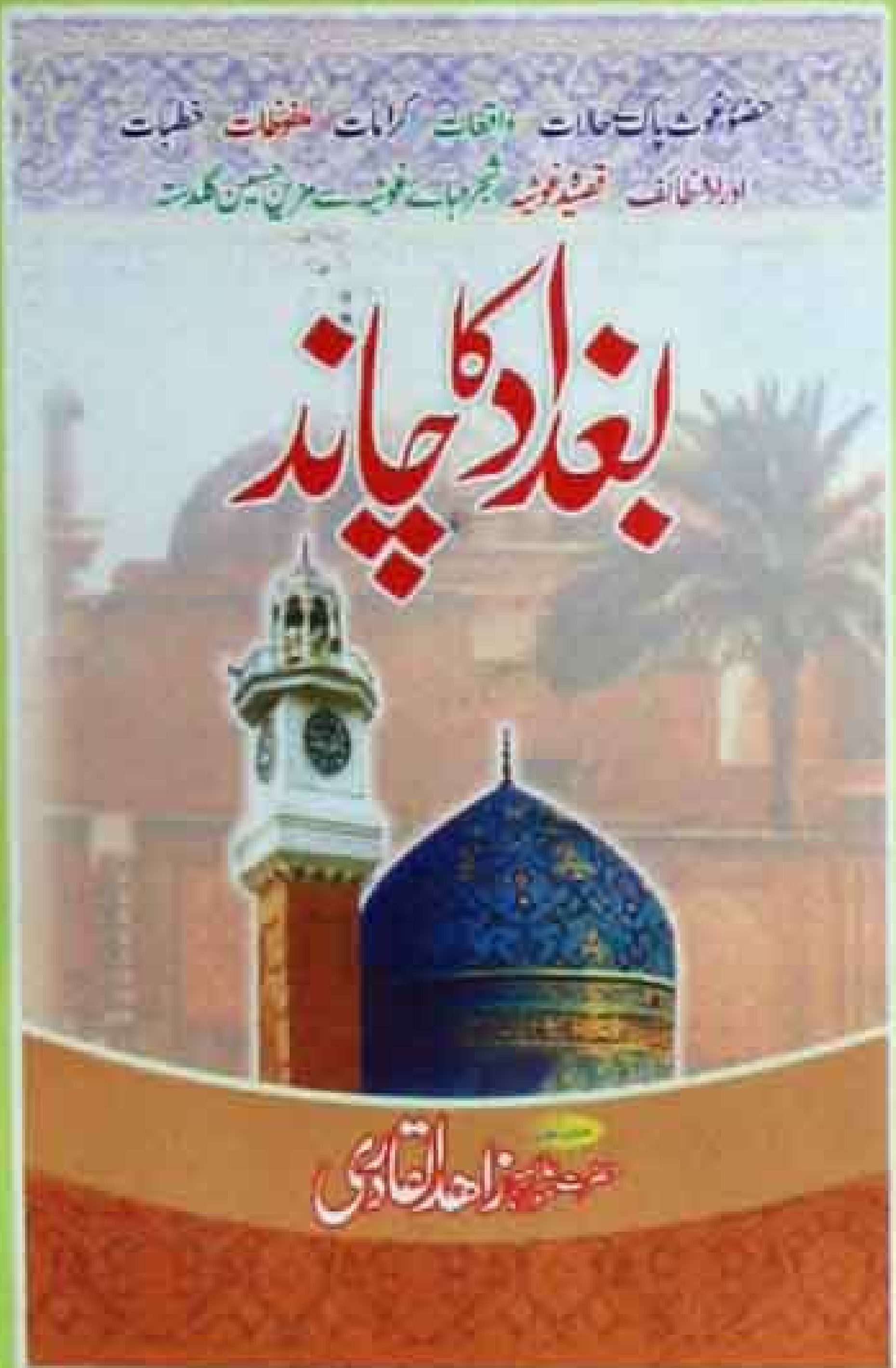

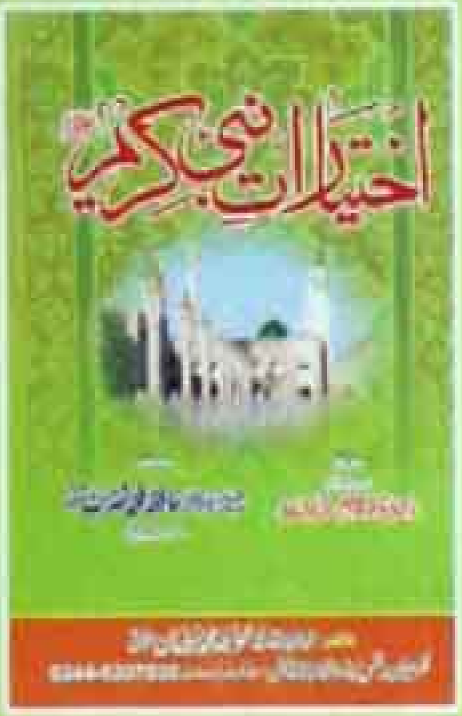

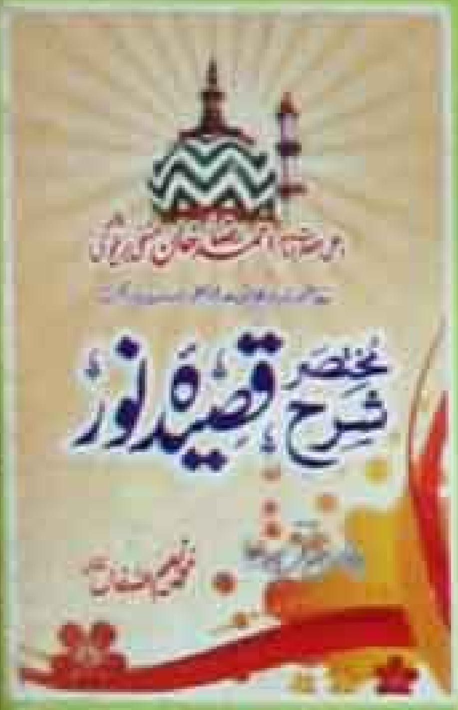

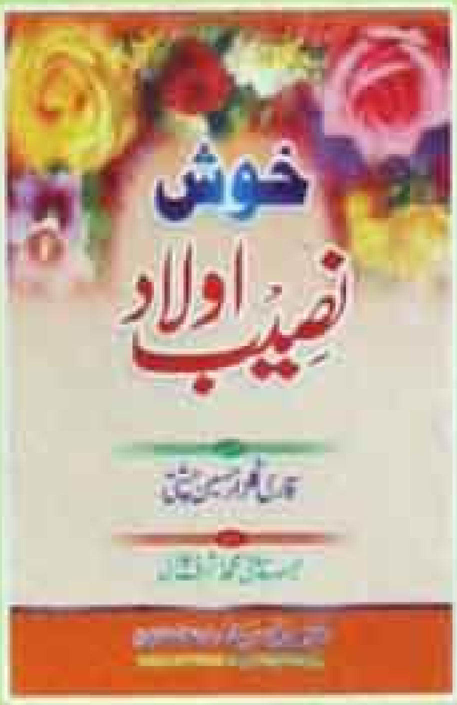

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ
پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630